READER BURAQ

مجھے ہجر نہ دے
تحریر: صبا مغل

"اج بھی لیٹ۔۔۔اس کے اندر داخل ہوتے ہی رابعہ نے کہا۔۔۔وہ نڈھال سی ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھی ۔۔۔یہ ایک ملٹی نیشنل کمپنی کی آفیس کا کیبن تھا۔۔۔

"ہمم کیا کروں ہو ہی جاتی ہے لیٹ ناچاہتے ہوئے بھی۔۔۔

"تو مس غنی اپ کو باس نے بلایا ہے۔۔رابعہ نے باس کا میسج دیا اسی کے انداز میں۔۔۔اس کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔۔

"باس نے۔۔شٹ دن کے شروعات میں بے عزتی تو بس پورا دن بے عزتی ہی بے عزتی۔۔۔کلس کر سوچا اس نے۔۔۔

@@@@@@

دروازہ ناک کر کے اندر آئی۔۔۔اجازت مانگے بغیر وہ اندر اگئی۔۔۔شاید وہ اس طرح کرنے کی عادی تھی ۔۔۔

"سوری سر آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔۔بغیر سلام دعا کے وہ ڈائریکٹ اپنی بات کہے گی۔۔۔

فرسٹ اف آل یہ اپ کے گھر کا کوئی دروازہ نہیں کہ جسٹ ناک کیا اور آ گئیں بغیر اجازت مانگے اور بغیر اجازت ملے اور سیکینڈلی یہ کبھی مت بھولیئے گا کہ اپ کے باس کا روم ہے گریٹنگ کرنا اور پھر ان کی اجازت ملنے پر اپنی بات کہنا رول ہے۔۔۔

وہ شاک ہو کر اس کے ہلتے لب دیکھ رہی تھی۔۔۔نئے بندے کو باس کی کرسی پر دیکھ کر دنگ رہ گئی وہ سر ایاز کو ایکسپیکٹ کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اس کی مجبوریوں کو سمجھتے ہوئے تھوڑی اہمیت دیتے یا پھر کبھی کبھار زیادہ بے عزتی کر جاتے کیونکہ وہ بھی زیادہ ہی پھیل جاتی تھی جس کی وجہ سے ان کو عزت افزائی کر کے دوبارہ ٹریک پے لانا پڑتا تھا۔۔۔

"پانچ دن کے بعد آئیں ہیں اور وہ بھی لیٹ، ایک اپ ہی آفیس کی ایسی اسٹاف ہیں جو اتنی کیئرلیس۔۔۔

وہ لمحے کے لیئے سر اٹھا نہ سکی اور سر تھا کہ جھکتا چلا گیا۔۔۔

"مس غنی۔۔۔ان کے تنبہی انداز پر اس نے سر اٹھایا۔۔

"یس سر وہ نظریں جھکا گئی دوبارہ۔۔۔

"آئندہ سے اپ لیٹ ہوئیں تو مجبوراً مجھے اپ کو ٹرمینیٹ کرنا پڑے گا۔۔۔میری وارننگ فرسٹ اور لاسٹ ایک ہی ہوتی ہے۔۔۔

"جی سر۔۔۔وہ اب تک نظر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

"یو مے لیو۔۔۔انہوں نے غصے سے کہا۔۔۔

"یس سر۔۔۔اور وہ جلدی باہر نکلی۔۔۔

@@@@@@@

فیمل ٹوائلٹ گئی اور وہاں پر رکئے انسو بہا کر آئی۔۔۔

"یا خدا کیا کروں مجھے یہاں سے چلے جانا چاہی ئے۔۔۔ابھی اتنا سوچا تھا کہ کسی کے قدموں کی چھاپ دروازے کے قریب محسوس ہوئی تو جلدی چہرہ صاف کر کے وہ باہر نکلی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔ن ئے باس نے خوب عزت کی کیا۔۔۔رابعہ نے زیر لب مسکرا کر کہا۔۔۔

"خوب دوستی نبھائی بتا نہیں سکتی تھی نیا باس ایا ہے۔۔۔

"کمال کی دوست تو تم ہو۔۔۔پانچ دن کوں سا تم نے رابطہ رکھا جو تمہیں بتاتی۔۔۔جب چھٹی پے جاتی ہو غائب ہو جاتی ہو اور دوستی کی دہائی ایسے دے رہی ہو۔۔۔جیسے دوستی کے میدان میں تم نے تو اعلی جھنڈے گاڑ دی ئے ہوں۔۔۔رابعہ اس کے طنز پر خوب سنا رہی تھی۔۔۔اور وہ چپ ہو گئی۔۔۔

"اچھا یار سوری مجھے بتانا چاہی ئے تھا ن ئے باس کا تا کہ تم فارم میں ہو کر جاتی۔۔جانتی ہوں سر ایاز سے تم ریلکس ہو کر بات کر لیا کرتی تھی۔۔۔کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی۔۔۔اب کے رابعہ نے فکر سے کہا۔۔۔

اس کے چہرے کے سرخ پن سے رابعہ کو احساس ہوا کہ ضرور کچھ گڑ بڑ ہوئی ہے اسی لیے ایک دم اپنا لہجہ بدل کر نرم لہجے میں فکر مندی سے اس سے پوچھا۔۔

"پرابلم کیا ہونی ہے بس تھوڑی اکڑ اور غرور زیادہ ہے اسی لئے فسٹ لاسٹ وارننگ دی اگر لیٹ ہوئی تو جاب سے نکال دیں گے۔۔۔کیا پتا ان کے نکالنے سے پہلے میں خود ہی جاب چھوڑ دوں۔۔۔اس نے کاندھے اچکا کر کہا وہ خود کو اب تک سنبھال چکی تھی۔۔۔

"پاغل ہو کیا۔۔۔اتنی بہتریں جاب چھوڑنے کی بات کیسے کی۔۔۔کراچی کی سب سے بڑی کمپنی میں ہم جاب کر رہے ہیں اور خود کو سدھارنے کے بجائے جاب چھوڑنے کا تم نے کہا کیسے۔۔۔رابعہ ایسی ہی تھی اس کے لی ئے احساس فکر رکھنے والی۔۔۔

"اچھا بابا غلطی ہو گئی اب ایسا نہیں سوچوں گی اور خود کو سدھاروں گی۔۔۔اب کام کریں بہت کام ہے اج ۔۔۔اس نے کہا۔۔۔

پھر پورا دن وہ مصروف رہی ایون لنچ کا ٹائم نہ مل سکا۔۔۔

@@@@@@

"اولال دوپٹے والی تیرا نام تو بتا۔۔۔وہ غصے میں پلٹی۔۔۔اس کی انکھوں میں شدید غصہ۔۔۔وہ کیمیسٹری ڈیپارٹمینٹ میں اپنی بچپن کی فرینڈ کو نوٹس دینے آئی تھی جو پوائنٹ میں اسے پکڑنے کو دی ئے تھے اور جو غلطی سے رہ گ ئے تھے اس کے پاس۔۔۔اب وہی دینے آئی تھی۔۔

اس بیہودہ لڑکے کا اپنے اوپر ایسا کمنٹ اسے زہر لگا۔۔۔ بلیک شلوار قمیص پر لال دوپٹا وہی ایک ہی تو تھی وہاں لڑکی۔۔۔

"رکو اپنا نام بتا کر جاؤ۔۔۔ عمر نے لوفرانہ انداز میں کہا۔۔۔اب کے وہ اس کا راستہ روک چکا تھا۔۔۔

"ہٹو میرے راستے سے ورنہ تمہارے گال پہ مجھے اپنا نام لکھنا پڑے گا۔۔۔ مریم نے غصے سے کہا اور اپنا ہاتھ گھمایا اس کے سامنے۔۔۔

"تو پھر اپنے ہونٹوں سے لکھ دو جانِ من۔۔۔وہ بلا کا ڈھیٹ شخص تھا۔۔۔وہ اسے ہونٹ اور گال کا اشارہ دے رہا تھا۔۔۔

وہ کلس کہ رہ گئی۔۔۔

سب تماشائی تھے تماشہ دیکھ رہے تھے کوئی ایسا نہ تھا جو اسے روکے اس بدتمیزی سے۔۔۔اسلامی مدینہ ریاست قائم کی جائے گی ایسی دعویداری کی گئی تھی اور حالت یہ تھی اس ملک کی کہ لگ ہی نہیں رہا تھا یہ کسی

درس گاہ کا منظر ہے بلکہ یہ تو چوراہا لگ رہا تھا جہاں بڑے گھر کے لڑکے کسی بھی لڑکی کا تماشہ بنا سکتے تھے

---کیسی بے بسی تھی اس کے چہرے پر رقم

اس سے پہلے واقعی وہ اس کے چہرے پر ایک تھپڑ مارتی کسی نے اس کا بازو دبوچا اور خود کی طرف کھینچا---

"چلو یہاں سے---نور نے اسے انکھیں دکھائیں اور اسے کھینچ کر لے جانے لگی---

"چھوڑو مجھے ابھی بتاتی ہوں اسے اس کی اوقات سمجھتا کیا ہے خود کو---وہ غصے سے بولی---

"شٹ اپ---وہ اس کی سنے بغیر اسے لے جا رہی تھی کھینچتی ہوئی---عمر اسے گہری نظروں سے جاتا دیکھ رہا تھا---مریم اسے گھور رہی تھی اور عمر اسے ایک انکھ مارنا نہ بھولا وہ اس کی ڈھٹائی پر اس کا خون کھول اٹھا

"تو مس نور جانتی ہیں اسے--- تمہیں بھی جان لیں گے لال دوپٹے والی---وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا---

وہ وہیں کھڑا تھا جبکہ باقی تمشائی لوگ اِدھر اُدھر ہو گئے چہ مگوئیاں کرتے ہوئے---

"کیا بات ہے یار لگتا ہے تیرا اگلا ٹارگٹ یہ ہے---جمشید نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا اور کہا--

"ہممم تم جانتے ہو عمر گیلانی کو ٹارگٹس بہت پسند ہیں---اس کا انداز مغرورانہ تھا---کچھ لمحے ٹھر کر دوبارہ کہنے لگا کہ---

"ہممم تم تو مجھے جانتے تو ہو میں اپنے ٹارگٹ سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا---عمر نے شانِ بے نیازی سے کہا تھا

"ہم تجھے اچھے سے جانتے ہیں یارا---اسی وقت اس کے دو اور دوستوں نے اکر کہا تھا---

"یہ بات تو تم لوگ جانتے ہو پر وہ لڑکی نہیں جانتی اور بہت جلد میں اسے یہ بات سمجھانے والا ہوں---عمر نے پُرسوچ انداز میں کہا--

"آگے کا کیا پلان ہے۔۔۔ جمشید نے پوچھا۔۔

"اس پر نظر رکھو یونی میں اور اس کے پل پل کی خبر دو۔۔۔ وہ انگلی پر اپنی گاڑی کی چابی گھماتا ہوا چلا گیا اور اس کے دوست اس کے پیچھے چلنے لگے۔۔

@@@@@@

"کیا ضرورت تھی مجھے روکنے کی ایک تھپڑ مارتی تو سیدھا ہو جاتا۔۔۔ مریم نے غصے سے کہا۔۔ نور اسے کھینچتی ہوئی گارڈن میں لے آئی تھی۔۔۔ مریم کا چہرہ غصے سے لال بھبوکا ہو رہا تھا سوچ سوچ کر کے کتنا بدتمیز شخص تھا۔۔

"پاگل ہو تم۔۔ اور انتہائی بیوقوف بھی جسے غصے میں اتنا بھی اندازہ نہیں ہے کہ کس سے دشمنی مول لے رہی ہو۔۔ وہ کوئی عام رہا چلتا گلی کا گنڈا نہیں تھا تمہیں پتا ہے وہ کس کا بیٹا ہے۔۔۔ نور نے اس سے زیادہ تیز لہجے میں کہا وہ بھی ضبط کی انتہا پر تھی۔۔۔ مریم اسے غصے میں گھور رہی تھی۔۔۔

"شکر ہے تم نے غصے میں تھپڑ نہیں مارا اور نہ تم سوچ بھی نہیں سکتی وہ کیا کر سکتا ہے۔۔۔ نور نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"جس کا بھی بیٹا ہو آئی ڈونٹ کیئر واقعی میں , میں اسے تھپڑ مار دیتی اگر بیچ میں تم نہ آتی۔۔۔

"وہ عاصم احد گیلانی کا بیٹا ہے , یہ شہران کا ہے سیاست کا ایک بہت بڑا جانا مانا نام ہے ان کا۔۔۔ ہماری حیثیت ان کے سامنے چیونٹی کے برابر ہے سمجھی۔۔۔ نور نے اسے واضع لفظوں میں فرق بتایا ان کی اور اپنی حیثیت کا۔۔۔

"جانتی ہو جب یہی چیونٹی ہاتھی کے ناک یا کان میں گھس جائے تو اسے نچاتی ہے اسی لئے چیونٹی کو بھی ہلکا نہ لو سمجھی۔۔ مریم نے فخریہ لہجے میں کہا پر نور اس کی بات سے ذرا بھی امپریس نہیں ہوئی بلکہ طنزیہ کہا۔۔

"یہ کہاوتیں کہانیوں کتابوں میں اچھی لگتی ہیں حقیقت سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔۔ہم عام عوام کا ان لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔۔ہو سکے تو معافی مانگ کر بات ختم کر لینا ورنہ ہمارے گھر بیٹھنے کی نوبت نہ آجائے۔۔۔

نور اس کی بات چٹکیوں میں اڑا کر اسے سمجھانے لگی۔۔۔

"تم سمجھ رہی ہو میں اس کا گریبان پکڑ کر اسے دوبارہ لڑنے چلی جاؤں گی بس نہ لڑائی ختم ہو گئی ہے۔۔۔ میں اس کے منہ دوبارہ نہیں لگنا چاہتی پر اگر میرے منہ لگا تو میں بھی چھوڑنے والی نہیں ہوں۔۔۔مریم نے چڑ کر کہا۔۔

"اف مریم تم نہیں سدھر نہیں سکتی یہ گلی محلے کی معمولی لڑائیاں نہیں کل کو یہ مسئلا بڑا بھی ہو سکتا ہے ۔۔۔تم دور رہنا اس عمر سے۔۔۔نور نے ماتھا پیٹا اس کے انداز پر۔

"میں تو اس بے ہودا شخص سے دور ہی رہنا چاہتی ہوں۔۔مریم نے کلس کر کہا۔

"اچھا بس خیال کرنا۔۔نور نے آرام سے کہا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مریم نے کہا۔۔کچھ دیر وہ باتیں کرتی رہیں اور پھر مریم نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے نور بعد میں ملتے ہیں ابھی میں کلاس لینے جا رہی ہوں۔۔۔

"ٹھیک ہے میں تمہارا لائبریری میں ویٹ کرتی ہوں پھر واپس ساتھ چلیں گے میری ویسے بھی اب کوئی کلاس نہیں ہے۔۔نور نے اسے تفصیل سے اگے کا پروگرام بتایا۔۔

پھر مریم کلاس لینے چلی گئی جبکہ نور لائبریری کی طرف چلی گئی۔۔

@@@@@@@@@

آج بہت کام کی وجہ سے اسے لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔وہ جانے والی تھی اسی وقت اکرام صاحب اگ ئے جو باس کے آرڈرز پہنچاتے تھے سب کو ایک طرح سے انچارج سی حثیت تھی ان کی۔۔

"مس غنی۔۔۔اس کے کیبن اکر اسے بلایا۔۔۔

"جی سر۔۔۔

"نیلم تین دن کی چھٹی پر ہیں اس لی ئے یہ تین دن باس کی سیکیٹری کے کام اپ انجام دیں گی اور مس رابعہ اپ ان کے کام دیکھ لجی ئے گا۔۔اکرام صاحب نے باس کا فیصلہ بتایا جسے سن کر وہ شاک ہو کر دیکھنے لگی چند لمحے لگے اسے خود کو سنبھالنے میں اور اس نے سنبھل کر کہا"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ رابعہ ان کی سیکرٹری..

"مس غنی ہم نے آپ سے رائے نہیں مانگی جو کہا ہے وہی آپ کو کرنا ہے پہلے بھی سر آیاز کے کام آپ ہی کرتی تھیں ان کی سیکریٹری جب چھٹی پر ہوتی تھیں۔۔

اکرام کے دوٹوک انداز پر وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔

"سوری سر۔۔کل سے سنبھال لوں گی سارا کام۔۔اس نے شرمندگی سے کہا۔۔۔

اتنا کہہ کر اکرام صاحب چلے گئے ان کے جاتے ہی رابعہ نے کہا۔۔۔

"یار جب تک سر آیاز تھے تب تک تم نے بہت مزے لے لئے۔۔۔یہی اکرم صاحب کتنی عزت کرتے تھے تمہاری اور کس طرح بات کرتے تھے اور دیکھو آج انکا لہجہ۔۔رابعہ کے لہجے میں افسوس ہی افسوس تھا

۔۔

"تم ٹھیک کہے رہی ہو۔۔اس نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

@@@@@@@

"اف یہ منحوس یہاں بھی اگیا۔۔۔مریم نے منہ بنا کر کہا۔۔وہ اس وقت دونوں کینٹین میں تھیں۔۔۔

نور نے پلٹ کر دیکھا وہ اپنے گروپ کے ساتھ کینٹین میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے چلتے ہیں یہاں سے۔۔۔ ہمارا یہاں بیٹھنا ٹھیک نہیں۔۔۔ نور نے محتاط لہجے میں کہا۔۔۔

"چھوڑو دو دن ہو گ ئے ہیں اس بات کو وہ بھول گیا ہو گا سب۔۔۔ مریم نے بے نیازی سے کہا۔۔۔

اب نور اسے کیا بتاتی کل ہی عمر گیلانی نے اس کا راستہ روک کر کہا تھا "اپنی دوست سے کہنا مجھے وہ پسند آگئی ہے مجھ سے دوستی تو اسے کرنی ہی پڑے گی۔۔۔ اپنی دوست کو سمجھا دینا۔۔۔

عمر گیلانی اس کے ہی ڈیپارٹمنٹ کا ہے اس لی ئے اس نے نور کو کہا تھا۔۔۔ پر نور مریم کی جلالی طبیعت سے واقف تھی۔۔۔ اس لی ئے اسے بتایا ہی نہیں۔۔۔ پر اب نور کو فکر ہو رہی تھی مریم کی۔۔۔

وہ دونوں سائیڈ ہو کر بیٹھیں تا کہ عمر کی نظر نہ پڑے ان پر۔۔ وہ اور اس کا گروپ ان سے ایک ٹیبل چھوڑ کر بیٹھا تھا۔۔۔

جیسے ہی اس کی نظر پڑی ان دونوں پر ان کی ٹیبل کی طرف بڑھا۔۔۔

"کیا حال ہیں تمہارے میرے دل کی رانی, کہاں گم ہو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے بھی کبھی چکر لگایا کرو۔۔۔ تمہارا دیدار آنکھوں کو ٹھنڈک دیتا ہے۔۔۔ عمر نے لوفرانہ انداز میں کہے کر ان کے پاس ایک کرسی خالی تھی وہاں بیٹھ گیا۔۔۔ نور مریم کا ہاتھ تھامتی اٹھنے لگی۔۔۔ عمر گیلانی نے ہاتھ اگے کیا جس وجہ وہ رکنا پڑا دونوں کو نور اگے اور مریم اس کے پیچھے تھی۔۔۔

"رک جاؤ کچھ دیر یار دیدار یار ابھی مکمل کہاں ہوا ہے۔۔۔ وہ ڈھٹائی سے بولا۔۔۔

"اب کے مریم کی برداشت سے باہر تھا یہ سب وہ نور کو پیچھے ڈھکیلتی خود اگے ہوئی اور کہا۔۔۔

"کیا مسئلا ہے تمہارا ہاں بولو, پیچھے ہی پڑ گ ئے ہو, سمجھ نہیں اتا کہ تم جیسے میں میرا کوئی انٹرسٹ نہیں سمجھے۔۔۔ تمہارے ٹائیپ کی نہیں۔۔۔

"اپنے ٹائیپ کی میں بنادوں گا تم دوستی کا ہاتھ بڑھتو تو سہی۔۔۔گنی نظروں سے اس کا ایکسرے کرتا بولا

۔۔۔مریم ضبط کا گھونٹ پیتی بولی۔۔۔

"آخری دفعہ کہے رہی ہوں اپنی حد میں رہو اور آئندہ میرا راستہ مت روکنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

۔۔۔شعلے برساتی آنکھوں سے اسے گھورا۔۔۔

"تم سے برا کوئی ہو بھی نہیں سکتا جان من۔۔۔بہت تڑپا رہی ہو, ویسے تڑپ کا بھی اپنا مزا ہے تم سے کھیلنے کا

اپنا مزا۔۔۔۔وہ سینا ملتا بولا اس کے ہر اک انداز میں

"شٹ اپ , چپ بکواس بند کرو۔۔۔شرم نام کی کوئی چیز تمہیں چھو کر بھی نہیں گزری۔۔۔

"تم سکھادو۔۔۔وہ آنکھ مارتا بولا۔۔۔

"تمہارے منہ لگناہی بیکار ہے۔۔۔وہ جانے لگی نور کا ہاتھ تھامتی وہ اس ڈھیٹ شخص سے تنگ اگئ تھی اور

اس کی بکواس سے۔۔۔اس سے زیادہ اس کی ہمت نہ تھی اس کی بکواس سننے کی۔۔۔اسے جانا بہتر لگا۔۔۔

"پر تم سے منہ لگنے کا اپنا مزا ہے۔۔۔اتنا کہے کر عمر گیلانی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا بس یہیں تک مریم کی

برداش تھی اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اسے ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا۔۔۔ایسا لگا سب کو سونگھ گیا اور ہر طرف

خاموشی چھاگئی۔۔۔دونوں کی آنکھیں لہورنگ ہورہیں تھیں

دونوں کی انکھیں لہورنگ ہورہی تھیں۔۔۔

"تمہاری تو۔۔۔وہ غصے سے دھاڑتا اس کی طرف بڑھا۔۔۔منہ توڑدوں گا تمہارا۔۔۔وہ اس کی طرف بڑھا

جارہانہ انداز میں مریم پیچھے کی طرف ہوئی۔۔۔اس سے پہلے وہ واقعی اس پر کوئی کاروائی کرتا جمشید نے عمر

گیلانی کو پکڑا۔۔۔

"چھوڑو عمر تماشہ نہ کرو۔۔۔وہ ڈر گیا تھا اس کے جذباتی پن سے۔۔۔

"چھوڑ مجھے ابھی اسے اس کی اوقات بتاتا ہوں۔۔۔اس کے ارادوں کو سمجھتے ہوئے اس کے دو اور دوست بڑھے اسے روکنے کو ورنہ ایک جمشید سے وہ نہ سنبھلتا۔۔۔۔

ڈر کے مارے وہ دونوں بھی وہاں سے بھاگیں تھیں۔۔۔

وہ عمر گیلانی کو لے کر پارکنگ کی طرف آئے اور گاڑی میں زبردستی بٹھایا اور لے گئے۔۔۔

@@@@@@@

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اتنی گھٹیا بات عمر نے کی تھی میرے لیے۔۔ مریم نے اس سے کہا۔۔۔

"کیا بتاتی, تیرے غصے سے ڈر سے نہیں بتایا, تمہارے فائدے کے لیے۔۔۔

"کیا ہوا میرا فائدہ , پھر بھی میرا فائدہ تو کچھ نہیں ہوا مریم نے طنزیہ کہا جس پر اس نے لمبی سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہمم جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا, تم نے اسے تھپڑ ماری ہے وہ بدلا ضرور لے گا۔۔۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا اس نے ہاتھ پکڑا مجھ سے برداشت نہ ہوا۔۔۔اور تھپڑ مار دیا۔۔ کیا کروں اب سمجھ نہیں آرہا ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔۔وہ دونوں اس وقت شدید پریشانی کا شکار تھیں۔۔

"میرا خیال ہے ابھی یونی نہ آؤ۔۔۔ورنہ عمر گیلانی تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔۔۔بھائی کو بتا دو سب وہی تمہارا رکھوالا ہے وہی کرے گا تمہاری رکھوالی۔۔۔وہ سلدوست تھی اس کا کام تھا سہی مشورہ دینا وہی دے رہی تھی وہ اسے۔۔۔

یار بھائی کو میں کوئی پریشانی نہیں دینا چاہتی۔۔ میرا لاسٹ سمسٹر ہے اٹینڈنس کم ہیں تو بیٹھنے نہیں دیں گے پیپر میں ٹیچر۔۔۔۔

"فی الحال کچھ دن صبر کرو نکل آئے گا اس بات کا بھی حل۔۔۔پہلے بھائی کو بتاؤ۔۔۔۔

ٹھیک کہے رہی ہو تم۔۔۔ مریم نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔۔

@@@@@@@

وہ سب اس وقت فارم ہاؤس پر تھا۔۔۔

"میری بات سن۔۔۔ جمشید اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"دور ہو جاؤ میری نظر سے۔۔۔ عمر گیلانی نے غصے سے کہا۔۔۔

"یار سمجھنے کی کرو۔۔۔ جو ہوا غلط ہوا۔۔۔ چھوڑو اس مریم کو اس سے بہترین لڑکیاں لا دوں گا۔۔۔ بستر پر ہو نگی تمہارے۔۔۔ جمشید نے اسے جوش سے کہا۔۔۔

"مجھے مریم ہی چاہی ئے۔۔۔ اس نے حرام مشروب منہ کو لگایا۔۔۔ اس کا لہجہ ضدی اور ہٹ دھرم تھا۔

"چھوڑ اسے۔۔۔ دفعہ کر۔۔۔ مشروب کا گلاس اس سے لیتے ہوئے کہا جمشید نے۔۔۔ کیونکہ وہ کافی پی چکا تھا آب تک اسی لئے۔۔۔

"تو دفعہ ہو یہاں سے , نہیں ہے تو میرا دوست ورنہ اسے لاتا زبردستی یہاں نا کہ مجھے زبردستی یہاں لے آیا ۔۔۔ وہ نشے میں دھت منتشر لہجے میں بول رہا تھا۔۔ وہ مکمل بہکا ہوا تھا اس نشے میں۔۔۔

"عمر تو کوئی گلی کا گنڈا نہیں جس کے گنڈے دوست یہ گھٹیا کام کریں۔۔۔ تو نہیں جانتا کہ تو اتنے بڑے سیاستدان کا بیٹا ہے۔۔۔ تیرا باپ الیکشن میں کھڑا ہے تیری چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے ان کی سیٹ خطرے میں پڑ سکتی ہے۔۔۔ جمشید نے اسے سہولت سے سمجھانے کی کوشش کی جبکہ اتنے نشے میں تو وہ اس حالت میں نہیں تھا کہ اس کی بات کی گہرائی میں سمجھ سکتا۔۔۔

"میں نہیں جانتا کچھ ,نہ مجھے جاننے کی ضرورت ہے بس مجھے اس وقت مریم چاہیے۔۔۔جمشید کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس وقت وہ کچھ بھی سمجھنے کے موڈ میں نہیں اسی لئے اسے سمجھانا بیکار ہے۔۔۔بہتر یہی تھا کہ وہ یہاں سے چلا جائے اسے اس کے حال پر چھوڑ کر جس طرح باقی دوست اپنی بے عزتی کروا کر جا چکے تھے۔۔۔

ان دوستوں اور جمشید میں بڑا فرق تھا کہ جمشید اس کا سچا پکا دوست تھا اسی لیے وہ اس کے ہر معاملے میں بھلائی چاہتا تھا اور ویسے بھی ان کے باپ آپس میں دوست تھے اور انکل ہمیشہ اسے عمر کے خیال کا کہتے تھے

۔۔۔

تھوڑی دیر سوچنے کے بعد جمشید اٹھ کر چلا گیا۔۔۔وہ فون کر نا نہ بھولا اس کے باپ کو اس کی حالت بتائی

۔۔۔

@@@@@@@

آج وہ الجھن کا شکار ہو رہی تھی۔۔نئے باس کی سیکریٹری کا کام اسے کرنا تھا۔۔۔آفیس کا ماحول اچھا تھا اس لیئے وہ سر آیاز (پچھلا باس) کی سیکریٹری کی چھٹی کی صورت میں وہ یہ کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی تھی۔۔۔پر آج دل پر پتھر رکھ کے یہ کام کر رہی تھی۔۔۔

وہ وقت سے پہلے پہنچ گئی تھی آج۔۔نیلم کی ڈائری لے کر وہ سر کی میٹینگز کا شیڈیول سیٹ کر رہی تھی۔۔۔

کال ملا کر کنفرم بھی کر رہی ساتھ ساتھ۔۔۔

اب ریلکس ہو کر وہ روم سے باہر آئی اور اپنی سیٹ کی طرف بڑھی تا کہ اپنے رہے کام بھی کر سکے۔۔۔یہ اس کی ادنیٰ سی کوشش تھی اپنی گبھراہٹ پے قابو پانے کی۔۔۔

"کیا بات ہے کچھ پریشان ہو یار۔۔۔رابعہ نے اس کا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔خود پر قابو پا کر اپنے تاثرات نارمل کیئے۔۔۔

"کچھ تو ہے اتنے وقت بعد تم کو پہلے کی طرح پریشان دیکھا ہے جیسی تم یہاں فرسٹ ٹائم آئی تھی گھبرا ہی الجھی سی ذرہ سی آہٹ پر چونکنے والی۔۔۔ وہ اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر بولی۔۔۔

"نہیں یار ایسا کچھ نہیں۔۔۔ بس نئے باس کی سیکریٹری والا کام کرنے کی وجہ سے ایسا لگ رہا ہے ورنہ کچھ نہیں۔۔۔ وہ خود کو سنبھال کر بولی۔۔۔

"تم تو ایسے ظاہر کر رہی ہو جیسے یہ کوئی نیا کام تم سے کروایا جا رہا ہے۔۔۔ بارہا یہ کام تم سر آیاز کے لیئے سرانجام دے چکی ہو۔۔۔ پھر مسئلا کیسا۔۔۔ تم تو نیلم سے زیادہ اچھے طریقے سنبھالتی ہو سب۔۔۔

رابعہ کے لیئے حیرت کا باعث تھا اس کا رویہ۔۔۔ ماتھے آیا پسینہ بار بار صاف کر رہی تھی وہ۔۔۔

"رابعہ بال کی کھال نکالنا چھوڑو۔۔۔ تمہیں Cid میں ہونا چاہیئے یہاں نہیں۔۔۔ اب کے وہ اس کا دھیاں اپنی طرف سے ہٹانے میں کامیاب ہو گئی تھی وہ اچھی طرح جانتی تھی یہ ڈرامہ اس کی کمزوری ہے۔۔۔

"ہمم میرا فیورٹ سریئل ہے۔۔۔ پتا کل کی اپی میں کیا ہوا واہ کیا سسپینس تھا کیا بتاؤں۔۔۔

اس کا ٹیپ شروع ہو گیا تھا وہ کھڑی مسکرا رہی تھی رابعہ کی بات پر اسی وقت کسی نے کھانس کر کہا۔۔۔

تو پھر کون تھا ان میں سے قاتل۔۔۔ وہ جو اس کے پارٹیشن پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی اچانک بوکھلا گئی جلدی سے پیچھے ہوئی اس کے چوڑے سینے سے ٹکرا کر گرنے لگی اسی وقت اس کے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے گرنے سے بچایا۔۔۔

اس نے جلدی سے خود کو چھڑیا اور سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"سوری سر۔۔۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

"آپ دونوں کہ سیٹس الگ کروانی پڑے گی ورنہ یہاں صرف باتیں ہی بنیں گی کام نہیں ہو گا۔۔۔رابعہ کو سناتااب وہ اس کی طرف مڑا۔۔۔

"اور مس غنی آپ ,اتنا سینس نہیں اپ میں سیکریٹری کا کام باس کی آفس میں ہوتا ہے تواپ کو وہاں ہونا چاہیئے۔۔۔آئندہ سے میں آؤں اپ مجھے میرے آفیس میں ملیں جب تک نیلم چھٹی پر ہے۔۔۔

اس کی آنکھیں جھلملائیں۔۔۔اور وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔وہ گم صم کھڑی تھی اس کا شانہ جھنجھوڑ کر رابعہ نے کہا۔۔۔

جلدی جاؤ باس کے روم میں ورنہ بہت غصہ ہونگے۔۔۔وہ جلدی سے جانے لگی

"ٹھیک کہے رہی ہو۔۔

"سنو۔۔رابعہ نے بلایا اس کے قدم تھمے اور مڑ کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"بیسٹ آف لک۔۔۔رابعہ نے انگوٹھا دکھا کر اسے چڑایا۔۔اس نے بھی چہرے پے ہاتھ پھیر کی تنبہیہ دھمکی دی۔۔۔دونوں کھلکھلا اٹھیں۔۔

@@@@@@@

اس وقت وہ اپنے باس کو ان کا شیڈول سنا رہی تھی۔۔۔

"میرے لیئے کافی کہیں۔۔۔اس کی بات کاٹ کر کہا باس نے۔۔

"جی سر۔۔۔

دس منٹ میں کافی آگئی۔۔۔

"پانی کون دے گا ساتھ میں۔۔۔اس نے گھور کر کہا۔۔۔

"رحیم پانی لانا تھا ساتھ میں جاؤ پے کر آؤ۔۔۔اس نے حکم دیا۔۔

"رحیم تم جاؤ۔۔۔ مس غنی یہ کام اپ کے ذمے ہے۔۔۔

اسے غصہ تو بہت ایا پر ضبط سے کام لے کر ٹرے تھام کر سائیڈ پر رکھا اور گلاس بھر کر ٹرے میں رکھ کر سرو کیا۔۔۔

وہ کافی کپ کا ختم کر چکا تھا۔۔۔ وہ وہاں بیٹھی بیٹھی بیزار ہو گئی تھی۔۔

"سر اب اپ کا شیڈیول کنٹنیو کریں۔۔۔ اس نے دانت پر دانت جما کر کہا۔۔۔

"پہلے اپنے چہرے کے زاویئے درست کریں پھر بات ہوں گی۔۔۔ اس نے روڈ لہجے میں کہا۔۔۔

"سوری سر۔۔۔ وہ اس کا ٹائم ویسٹ کر رہا تھا۔۔ اسے اندازہ تھا وہ اسے زچ کر رہا تھا۔۔۔

"سر آج پی سی میں نیکسٹ میٹنگ ہے شام 5 بجے۔۔۔ کچھ دیر میں یہاں کانفرس روم میں اپ کی میٹنگ ہے سر ریڈی ہو جائیں۔۔۔ پروفیسشنل انداز میں بولی۔۔۔

"مس غنی اپ بھی ریڈی رہیں آپ ہر میٹنگ میں میرے ساتھ رہیں گی۔۔۔

"سوری سر یہ کام میں نہیں کر سکتی خاص کر آفیس سے باہر نہیں جاسکتی اپ کے ساتھ۔۔۔ ڈس از ناٹ پارٹ آف مائے جاب۔۔۔ اس نے سرسری لہجے میں کہا جبکہ وہ غصے میں اچکا تھا۔۔۔

"میں نے آپ سے پوچھا نہیں ، یہ میرا حکم ہے گاٹ اٹ۔۔۔ اب کے روکھے لہجے میں بولا تھا۔۔

"بٹ سر۔۔۔ وہ ہچکچائی۔۔

"پھر خود کو اس جاب سے فارغ سمجھیں۔۔۔ لیو مائے آفیس۔۔۔ لیو مائے آفیس رائیٹ ناؤ۔۔۔ وہ غصے سے بولا آخری لفظوں اس کا انداز سخت باس سا تھا۔۔۔

وہ اس کے توہین آمیز انداز پر سلگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

@@@@@@@@@

پھر رابعہ کے سمجھانے پر وہ آفیس میں ہوئی میٹنگ میں اس کے ساتھ تھی۔۔۔حالانکہ اس کا کوئی کام نہ تھا ۔۔کمال صاحب سب پوائنٹس نوٹ کر رہے تھے۔۔۔وہ فضول میں بیٹھی تھی۔۔۔سر درد سے پھٹ رہا تھا ۔۔۔

واپس اکر فری ہونے کے بعد ٹیبلیٹ کھا کر وہ دوبارہ آفیس میں آئی۔۔۔

"سر وہ۔۔۔وہ اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی جس سے اس کے اضطراب کا پتہ چل رہا تھا۔۔۔

"جلدی کہیں۔۔۔وہ خود کو مصروف ظاہر کرتا ہوا بولا۔۔۔

"سر پی سی کی میٹنگ کا ٹائم ہو رہا ہے چلیں۔۔۔اس نے ٹھر کر جملا مکمل کیا۔۔اس طرح اس بے اپنے ساتھ جانے کی اسے نوید دی۔۔۔

کچھ دیر کے بعد وہ آفیس سے باہر نکلی۔۔۔ایک گاڑی میں وہ بیٹھا تھا دوسری گاڑی میں کمال صاحب۔۔۔وہ جا کر کمال صاحب والی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

اسی وقت غصے میں وہ گاڑی سے نکلا اور کمال صاحب سے کہا۔۔۔

"آپ جائیں آفیس میں, میٹنگ میں خود اٹینڈ کر لوں گا۔۔

کمال صاحب مس غنی کو گھورتے ہوئے وہاں سے چلے گ ئے۔۔وہ خود اکر گاڑی میں بیٹھا اور ڈرائیور سے کہا۔۔۔

"چلو پی سی ہوٹل دیر ہو رہی ہے۔۔۔

وہ پہلے ہی گھبرا ہی ہوئی تھی۔۔۔اب کمال صاحب کی نظریں اسے پریشان کر رہی تھیں۔۔۔سمجھ نہیں آیا کیا کرے۔۔۔اسے کچھ بتانے کا فائدہ نہیں تھا اس لی ئے خاموش رہی۔۔۔وہ راستے دیکھنے میں موہو تھی اچانک گاڑی روکی

پی سی ہوٹل پہنچ کر ناک کی سیدھ میں چلنے لگا وہ لمبے ڈگ بڑھتا ہوا جا رہا تھا اسے دکت ہو رہی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے میں وہ حیرت سے دیکھ رہی تھی اس مغرور شخص کو یہ سمجھنا مشکل تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کسی بات پر غصے میں ہے پر وہ سمجھنے سے قاصر تھی ۔۔۔وہ فائل پکڑے دوڑنے کے انداز میں اس کے پیچھے ارہی تھی کانچ کا دروازہ کھول کر وہ کانفرینس روم میں داخل ہوا وہ اس قدر بے خیالی میں چل رہی تھی اسے احساس نہ ہوا اس نے کانچ کا دروزاہ چھوڑ دیا جس کی وجہ سیدھا اس کے ناک اور سر پر لگا۔۔۔

"آہ آہ آہ۔۔۔اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا پر اس مغرور نے پلٹ کر نہ دیکھا تھا۔۔۔وہ جھک کر زمیں پے بیٹھ گئی تھی درد کی شدت سے ,آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں تھیں۔۔۔

اسی وقت کسی نے رومال بڑھایا۔۔۔اس نے جلدی سے ناک صاف کی۔۔۔بغیر اس کی طرف دیکھے تھاما تھا رومال اس نے۔۔۔

"آپ ٹھیک ہیں مس۔۔۔آپ سر اوپر نہ کریں نیچے کی طرف کریں اس طرح,بہا ہوا خون نکلنا چاہی ئے نا کہ جمنا چاہی ئے کلاٹ بن جائے گا سمجھی آپ۔۔۔اس نے کسی ماہر ڈاکٹر کی طرح کہا اب کے اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔وہ ایک خوبرو مرد تھا بلیو کمپلیٹ پہنے مکمل مردانہ وجاہت کا نمونہ لگا ایک نظر میں۔۔۔پر زیادہ اس کا اچھا دل لگا کیونکہ وہ اسے فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ سنبھلی اور کہا۔۔۔

"شکریہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔اس نے اٹھنا چاہا سر میں شدید ٹھیس سی اٹھی۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھایا اس سے پہلے وہ اس کا ہاتھ تھام لیتی اٹھنے کے لی ئے ,کسی نے اس کا بازو تھام کر بروقت اسے کھڑا کیا اس کے لمس میں سختی تھی۔۔۔باس اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"مسٹر زیان عالم اپ اپنے کام سے کام رکھیں اور میری سکریٹری سے دور رہیں۔۔۔وہ بغیر برا مانے اس شخص کو اگنور کرتے ہوئے مس غنی سے بولا۔۔۔

"اوکے، ٹیک کیئر مس۔۔۔ شیشے کا دروازہ اس کا سیکریٹری نے کھولا اور وہ بے نیاز کاندھے اچکاتا اندر بڑھ گیا

۔۔

"تمہیں سب سے ہمدردی لینے کا بہت شوق ہے کیا چیز ہو تم ایک ایاز ہمدانی کم تھا جو اب زیان عالم بھی تمہارا ہمدرد بن رہا ہے۔۔۔اس نے نفرت سے کہا۔۔۔

"جاؤ فیس واش کر کے آؤ لیفٹ سائیڈ لیڈیز واشروم ہے۔۔۔ پانچ منٹ میں کانفرس روم میں پہنچو میٹنگ اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔

اسے ابھی بھی اپنے بازو پر جلن کا احساس ہوا۔۔۔وہ اپنا بازو سہلانے لگی تھی دوسرے ہاتھ سے... "بہت ظالم شخص ہو تم۔۔دل ہی دل میں کہا اس نے وہ اندر جا چکا تھا۔۔۔

"کہیں وہ مجھے پہچان تو نہیں گیا۔۔۔ایک لمحے کو اس کے دل میں خیال آیا۔۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا اس سے پہلے وہ مجھے پہچانے مجھے اس کی پہنچ سے دور ہو جانا چاہیئے۔۔۔ اس نے خود سے کہا۔۔۔

وہ جلدی سے واشروم کی طرف گئی کچھ آنسو بہا کر اپنا منہ دھو کر واپس آئی۔۔۔

میٹنگ میں سب باس اپنی سکریٹری کے ساتھ آئے تھے۔۔۔وہ بھی اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔یہیں اسے معلوم ہوا زیان عالم اس کا سب سے بڑا رائیول ہے۔۔۔ شاید اس لیئے سر کو غصہ ایا ہو۔۔۔اس نے سوچا اور خود تسلی دی وہ پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتی سوچ رہی تھی۔۔۔وہ اس کی طرف جھکا اور بولا "سامنے دیکھو اسکرین کی طرف مجھے دیکھنے کے بجائے۔۔۔

اسے شرمندگی ہوئی اپنے ماتھے پر چپٹ ماری اس نے بے ساختہ۔۔۔

ایک لمحہ کو وہ چونکا اس کی اس ادا پر, یہ کرتے ہوئے اسے اس نے تیسری بار دیکھا تھا آفیس میں۔۔۔ کوئی اور بھی تھی جسے اس نے یہ کرتے ہوئے دیکھا تھا اس نے ایک دم اس کے ہاتھ اور بازو کی طرف دیکھا اسے مایوسی ہوئی اسے نے فل سلویز پہنی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"بھائی میں ایسا نہیں چاہتی تھی مجھ سے غلطی ہوگئی۔۔۔ مریم ارسلان کے سامنے بیٹھی روتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ اپنے بھائی کو سب بتا چکی تھی دنیا میں واحد یہی تو اس کا سہارا تھا اس کی کل کائنات وہی تھا۔۔۔

"مریم تمہاری اس میں غلطی نہیں۔۔۔ ارسلان نے اسے تسلی دی۔۔پریشان تو وہ بھی تھا پر ظاہر نہ کیا۔۔۔

اگر اس پر اپنی پریشانی ظاہر کرتا تو اسے حوصلہ کہاں سے دیتا۔۔

"بھائی وہ لوگ معمولی نہیں, وہ مجھے مار دیں گے, وہ شخص پاغل ہے۔۔۔ مریم نے درد سے چور لہجے میں کہا

۔۔۔

"بیٹا میں تمہاری حفاظت کروں گا تمہارا بھائی تمہارا محافظ ہوں۔۔۔ ارسلان بھی اندر سے گھبرایا ہوا تھا۔۔۔

"میرا سب کچھ اپ ہیں بھائی۔۔۔ مریم نے ارسلان کے تسلی دیتے ہاتھوں کو تھام کر اس پر اپنا سر رکھا اور کہا تھا۔۔۔ ارسلان نے اسے تھام کر اپنے پاس بٹھایا اور اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا اسے تسلی دینے لگا۔۔۔

"کچھ خیال میرا اور اپ کے انے والی اولاد کا بھی کر لیا کریں میری دنیا اپ سے ہے ارسلان صاحب۔۔

زرش نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

وہ غصے سے دونوں بھائی بہن کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ مریم کو گھور رہی تھی وہ غصے سے۔۔۔

"تم چپ کرو، جاؤ یہاں سے۔۔۔ جس بات کو سمجھتی نہیں اس پر بات نہ کرو۔۔۔ ارسلان نے اسے گھورا

۔۔۔ وہ پیر پٹختی ہوئی واپس چلی گئی سامنے سے شدید غصے کا تاثر دیتی گئی ارسلان کو۔۔۔

زرش ارسلان کی پہلی اور آخری محبت تھی۔۔۔ پر وہ بیوی کی محبت میں بہن کو کبھی نہیں بھولا تھا۔۔۔ دونوں رشتوں میں وہ ہمیشہ سے برابری کرتا آیا تھا۔۔۔

"سوری بھائی میری وجہ سے بھابھی ناراض ہو گئیں۔۔۔ مریم نے دکھ اور تاسف سے کہا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا اس کی عادت ہے تم اسے چھوڑو اپنی فکر کرو۔۔۔ ارسلان نے بے پروائی سے کہا۔۔۔

پھر کتنی دیر وہ اسے سمجھاتا رہا اور تسلی دی۔۔۔

@@@@@@

وہ اکیلی جا رہی تھی سنسان سڑک پر۔۔۔ ایک گاڑی اچانک اس کے پاس رکی وہ چونک گئی۔۔۔

"آجائیے اندر مس غنی۔۔۔ باس کو دیکھ کر ذرہ ریلکس ہوئی۔۔ ورنہ یوں راستے میں کسی گاڑی کا رکنا سنسان سڑک پر نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔۔۔

"نو سر تھینک یو۔۔۔ میں چلی جاؤں گی آگے ٹیکسی اسٹینڈ ہے۔۔ اس نے سہولت سے کہا اور تیز قدم چلنے لگی۔۔۔

"مجھے بدتمیزی پر مجبور نہ کریں۔۔۔ بیٹھیں گاڑی میں۔۔۔ گاڑی سے نکل کر اس کے سامنے آکر کہا۔۔۔

"سر میں عادی ہوں ویسے بھی مجھے لیٹ ہو رہی تھی میں ڈنر کے چکر میں زیادہ بیٹھنا افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔ اس نے کہا۔۔۔

"یہ سب باتیں گاڑی میں بھی ہو سکتیں ہیں بیچ سڑک تماشہ نہ بنائیں۔۔۔ اس کو اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہتی تھی وہ۔۔۔

"اوائے لیلیٰ مجنوں کی اولاد رومنس جا کر گھر کرو اگر لڑائی ہوئی ہے تو گھر جا کر بات سنبھالو راستے پہ تماشہ نہ کرو۔۔۔

اسی وقت ایک بائیک پر دو لڑکے گزرے اور جن میں سے ایک نے کہا تھا بائیک زن سے اگے لے گ ئے ۔۔اگر وہ لڑکے ذرہ ٹھرتے تو وہ ان دونوں کی درگت بناتے دیر نہ کرتا اچھا ہوا وہ بھاگ گ ئے اپنی کہے کر

۔۔۔

"دیکھ لیا اب چلو۔۔۔دونوں شرمندہ ہوئے اور اب وہ جا کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔۔۔

کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہو گ ئے۔۔۔اس خاموشی کو توڑ کر اس نے کہا۔۔۔

"سر پلیز دیر تک میں ان میٹینگز کا حصہ نہیں بن سکتی۔۔۔

اس کے لہجے میں شدید بے بسی تھی۔۔۔

وہ اپنی بات کہے کر خاموش ہو گئی جبکہ باس بولا تو بس اتنا۔۔

"ڈرائیور کو اپنا ایڈریس بتاؤ۔۔۔

وہ بے بس تھی اس شخص کے سامنے۔۔۔

"جی سر۔۔وہ کلس کر رہ گئی اس نے اسے کوئی جواب نہ دیا تھا اس کی بات کا۔۔۔شرمندہ ہو کر ڈرائیور کو ایڈریس بتانے لگی۔۔۔

اس کے بتائے ایڈریس پر اسے ڈراپ کیا پہلے ڈرائیور نے۔۔

وہ حیران ہوا وہ گھر کے بجائے کسی وومن ہاسٹل میں رہتی ہے۔۔۔

وہ پر سوچ نظروں سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔

@@@@@@

کئی دن عمر گیلانی کے بندے اس کے تعاقب میں رہے پر یونی نہیں آئی مریم۔۔۔

"ہر حال میں مجھے وہ چاہیئے۔۔۔ وہ اپنے خاص ملازم سے کہہ رہا تھا۔۔۔ اسی وقت باباسائیں آ گئے۔۔۔ ان کے اشارے پر ملازم چلا گیا۔۔۔

"تم ایک لڑکی کے پیچھے خود کو ضائع مت کرو عمر بہت مل جائیں گی تمہیں۔۔۔۔ انہوں نے تاسف سے دیکھا اسے۔۔۔

"نہیں باباسائیں اب آپ کے بیٹے کی غیریت کا سوال ہے۔۔ ان کو شدید غصہ ایا پر کچھ کہہ نہ سکے اپنی لاڈلی اولاد کو۔۔۔

"عمر الیکشن کا وقت ہے سنبھل جاؤ بعد میں کر لینا یہ سب۔۔ انہوں نے سمجھانا ضروری سمجھا۔۔۔

"نہیں باباسائیں , یہ ناممکن ہے۔۔۔۔ عمر نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ دو اور گھونٹ اپنے اندر اتارنے لگا اس حرام مشروب کا۔۔۔ باپ کا بھی لحاظ نہ تھا اس میں۔۔۔

"ایک قصائی کی بہن کے پیچھے دیوانے ہو رہے ہو۔۔۔ انہوں نے جتانا مناسب سمجھا۔۔۔

"بس باباسائیں میں نے سوچ لیا ہے اسے استعمال کر کے کوٹھے پر نا بٹھایا تو میرا نام بھی عمر گیلانی نہیں۔۔۔

ان کو بہت برا لگا اس طرح عمر کا کہنا پر ضبط کرتے ہوئے بولے۔۔۔

"تمیز کرو یہ بات تم اپنے کسی دوست سے نہیں اپنے باپ سے کر رہے ہو۔۔۔

"اس وقت مجھے کوئی ہوش نہیں ہے باباسائیں ابھی تک میرا گال جل رہا ہے میرے اندر آگ لگی ہوئی ہے چاہے کچھ بھی کر لوں آگ ہے کہ بجھتی نہیں ہے۔۔۔ ایک گھونٹ میں اتنا زہر اپنے اندر اتار گیا حرام مشروب کی صورت میں۔۔۔ وہ نہیں بول پا رہا تھا اپنی بے عزتی جو مریم کے ہاتھوں اسے ملی تھی۔۔۔

"سنبھالو خود کو۔۔۔ احد رضا گیلانی نے کہا۔۔۔

"نہیں باباسائیں اب نہ سنبھل سکتا ہوں نہ رک سکتا ہوں مجھے میرے فیصلے سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔۔اس نے بھاری لہجے میں کہا۔۔۔

اسی وقت احمر گیلانی کمرے میں داخل ہوا۔۔ باباصاحب نے اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا "احمر اب تمہیں اسے سمجھاؤ۔۔۔

" باباسائیں جوانی کا جوش ہے پورا کرنے دو۔۔احمر نے مغرور لہجے میں اپنے باپ سے کہا اور ایک آنکھ دبائی اپنے چھوٹے بھائی کو۔۔۔

"اب تم بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے کرلو جو کرنا ہے تم لوگوں کو۔۔ان کے اجازت دینے کی دیر تھی عمر گیلانی اٹھ کر چلا گیا یہ کہتے ہوئے۔۔"اس لڑکی کو کوئی نہیں بچا سکتا میرے قہر سے۔۔۔

"اب اس کے تیور دیکھو تم احمر.. باباسائیں نے تاسف سے کہا۔۔۔

"سب کا لاڈلا ہے اس خاندان کا چھوٹا وارث ہے۔۔اسی لیے یہ تیور اسے سوٹ بھی کرتے ہیں۔۔احمر کے لہجے میں ڈھیر سارا پیار تھا اس کے لی ئے۔۔۔

"عاشر کہاں ہے اج کل احمر, اس کی کوئی خبر نہیں۔۔انہوں نے اپنے منجھلے بیٹے کا پوچھا۔۔احمر دونوں بھائیوں کی خبر اور فکر بہت رکھتا تھا اس لی ئے وہ بے فکر تھے۔۔۔

"وہ بزنس ٹرپ پر گیا ہے باباسائین۔۔۔احمر نے بتایا۔۔۔

"بہت کم ٹکتا ہے یہ پاکستان۔۔۔۔انہوں نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

"اس کا بزنس اندرونی اور بیرونی ملک پھیلا ہے تو بس کبھی یہاں تو کبھی وہاں ہوتا ہے۔۔ان کی فکر دور کرنا چاہی احمر گیلانی نے۔۔

"سیاست میں میرا ہاتھ نہیں بٹاتا یہ لڑکا ورنہ ایک دنیا دیکھتی اور رشک کرتی اس کے انداز پر۔۔۔ان کو فخر تھا عاشر گیلانی پر جس کا ایک نام تھا بزنس کی دنیا میں۔۔۔ان کی جان پہچان میں ہر کوئی تعریف کرتا تھا عاشر گیلانی کی۔۔۔سب مشورہ دیتے احمر کے ساتھ ساتھ عاشر بھی سیاست میں اجائے تو ان کے دونوں بیٹے ان کے دو مضبوط بازو بنیں گے اور پارٹی میں بھی اور مضبوط پوزیشن ہوں گی ان کی۔۔۔

"ہمممم سہی کہا اپ نے باباسائیں۔۔۔احمر نے کہا۔۔۔

"مجھے اصل فکر عمر کی ہے احمر۔۔اس پر نظر رکھو یہ لڑکا ہاتھ سے نکل رہا ہے۔۔۔میرا خیال ہے اس لڑکی کو اس شہر سے دوسرے شہر شفٹ کراؤ اس سے پہلے عمر کے ہاتھ لگے۔۔۔یہ وقت قیمتی ہے الیکشن قریب ہے عمر کی ایک غلطی میرا کیریئر نہ خراب کر دے۔۔احد رضا نے احمر سے کہا۔۔۔جس پر اس نے سر خم کرتے ہوئے کہا۔۔۔جو حکم اپ کا باباسائیں کل صبح ہی یہ کام کروں گا۔۔۔

پھر وہ دونوں ڈسکس کرنے لگے اپنی سیاست کی باتوں پر۔۔۔

@@@@@@

کل کا دن یہ قیامت لائے گا کوئی سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔ہر چھوٹے بڑے نجی ٹی وی چینل ہو یا ریڈیو یا فیس بک یا ٹیوٹر ہر جگہ خبر عام ہو گئی تھی۔۔۔

خبر کچھ یوں گردش میں تھی کہ۔۔۔

"احد گیلانی کا چھوٹا بیٹا عمر گیلانی کا سر قلم کر دیا ارسلان قریشی نے۔۔۔

قیامت برپا ہی تھی ہر طرف۔۔۔ارسلان قریشی پولیس لے گئی۔۔۔ہر طرف چرچا تھا اب کیا کرے گا گیلانی خاندان۔۔۔اتنا بے دردی سے قتل کیوں کس وجہ سے ابھی میڈیا بے خبر تھا۔۔۔

اگلے دن پورا شہر بند تھا ایسا لگ رہا تھا پورا شہر ان کے سوگ میں شامل تھا۔۔۔ پر ایک گھر ایسا تھا جس کی دنیا ہی لٹ گئی تھی بہن کا اکلوتا بھائی اور بیوی کا شوہر اس سے چھینا گیا تھا۔۔۔ ان کے غم میں کوئی شریک نہ تھا ۔۔۔ دونوں اکیلی عورتیں تھیں اپنی کل دنیا کو دیکھنے جیل گئیں واپس آئیں تو گھر شعلوں کی لپیٹ میں تھا اتنی زیادہ اگ نہ تھی اس لیے اسے بجھانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا ان کو ڈرانے کے لیے لگائی تھی۔۔۔ دونوں بے بسی کی مورت بنی کھڑی تھیں۔۔۔

"آپی چلو گھر یہاں رہنا ٹھیک نہیں۔۔۔ اشعر نے کہا زرش سے۔۔۔

"ہاں بھابھی اپ جائیں یہاں سے۔۔۔ مریم نے درد سے چور لہجے میں کہا۔۔۔ زرش نے چادر میں لپٹی مریم کو بغور دیکھا جس کے چہرے اور گردن پر کسی درندے کی وحشت کے نشان تھے۔۔۔ ان نشان کو چھپانے کے لیے اس نے مکمل خود کو ڈھانپا ہوا تھا زرش کے دل میں ٹیس سی اٹھی۔۔۔

"تم بھی چلو مریم۔۔۔ زرش نے دکھ سے کہا۔۔۔ کل سے اب تک دونوں کے بیچ خاموشی تھی سمجھ نہیں ارہا تھا کیسے ایک دوسرے کا درد بانٹیں ایک دوسرے کا۔۔۔

"نہیں بھابھی اپ جائیں یہ میری لڑائی ہے مجھے ہر حال میں اسے لڑنا ہے, آپ کو یا اس انے والے بچے کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ میری وجہ سے سب ہوا ہے۔۔۔ مریم ہاتھ جوڑ کر زرش سے کہا مریم اس کے قدموں میں روتے ہوئے بین کرنے لگی۔۔۔ دونوں کی انکھ سے انسو بہنے لگے۔۔۔

"اٹھو مریم چلو میرے ساتھ۔۔۔ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے کہا اسے اٹھنے میں مدد کرنے میں زرش کو دقت ہو رہی تھی جھکنے میں اس کا آٹھواں مہینہ چل رہا تھا۔۔۔ وہ مشکل سے سہی اسے اٹھانے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔

"بھابھی ماریں مجھے ,ماریں , میں منحوس ہوں اپ کی خوشیاں کھا گئی, بہت بری ہوں میں۔۔۔وہ اس کا ہاتھ ہاتھوں میں لے کر اپنی منہ پر مارنے لگی طمانچوں کی صورت زرش نے تڑپ کر اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔

"بس کرو تم, اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں۔۔۔ارسلان کے بعد تم میری ذمیداری ہو۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو میں تم سے نفرت کروں گی اس سب کے لیے تو مجھے میرے عورت ہونے پر افسوس رہے گا۔۔اتنی خود غرض نہیں ہوں میں مریم۔۔۔چاہے جو حالات ہوں گے ہم مل کے دیکھیں گے۔۔۔زرش نے اسے گلے لگالیا دونوں رونے لگیں۔۔۔

اتنی دیر چپ کھڑے اشعر نے آخر کہا "اب پلیز سامان بند کر کے چلیں پھر مجھے وکیل سے بھی بات کرنی ہے اس کیس کو ہینڈل کرے۔۔۔۔۔

مریم اور زرش نے ایک دوسرے کے انسو پونچھے اور مل کر اپنا ضروری سامان سمیٹا دونوں نے۔۔۔گھر کا کچھ سامان جل چکا تھا کچھ باقی تھا۔۔۔

مریم نے ایک نظر اس گھر کو دیکھا اور سوچا۔۔۔

"اج یہ گھر جلا ہے کل میرا بھی یہی حال ہو گا میرا وجود بھی راکھ ہو گیا ہے۔۔۔کالی راکھ صرف قدموں کی دھول بنی رہے گی یہی قسمت ہے اس کی۔۔۔

وہ دونوں گھر سے باہر نکل آئیں حسرت سے دیکھنے لگیں اپنے گھر کو اشعر تالا لگانے لگا ادھ جلے ہوئے گیٹ کو ۔۔۔

@@@@@@@@@

ہزاروں کا ہجوم ایا تھا تعزیت کو۔۔۔ وہ ضبط کر کے سب سے تعزیت وصول کر رہے تھے۔۔۔ احمر اور عاشر نے سرخی مائل انکھوں سے اپنے لاڈلے بھائی کو لحد میں اتارا۔۔۔ عاشر کی ہمت جواب دے گئی تھی لوگوں کے ہجوم میں بیٹھنا وہ اپنے کمرے میں خود کو بند کر گیا۔۔۔

رات کو دیر تک جا کر فارغ ہوئے تھے لوگوں کی امد کا سلسہ صبح سے چل رہا تھا۔۔۔ اس وقت دو شخص ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے تھے۔۔۔

"تڑپ اور سسک کیا ہوتی ہے اب ان دونوں بھائی بہن کو پتا چلے گا۔۔ انہوں نے میرا ایک بیٹا چھینا ہے, میں ان کے خاندان کو مٹا دوں گا۔۔۔ بھائی جیل میں سڑتا رہے گا اور بہن در بدر رہے گی کہیں کے نہیں رہیں گے یہ لوگ۔۔۔۔

احد گیلانی نے نفرت سے کہا۔۔۔

" بابا ماردیں دونوں بھائی بہن کو۔۔۔ مجھے گوارہ نہیں میرے بھائی کی سانسیں نہیں چل رہیں اور منوں مٹی تلے سویا ہے اور یہ لوگ سانس لے رہے ہیں, مجھے سانس لینے میں دکت ہوتی یہ سوچ کر وہ اس زمیں پر زندہ رہیں کیوں بابا ماردیں ماردیں۔۔۔ اس نے لفظوں پر زور دے کر کہا آنکھیں لہو رنگ ہو رہیں تھیں

۔۔۔

"میرا لاڈلا چھوٹا بھائی چلا گیا میں کچھ نہ کر سکا کچھ نہ کر سکا اس دولت پیسے عمارت کا کیا کریں کس کام کا۔۔۔۔

وہ مرد تھا رو نہیں سکتا تھا پر اس کا دل چاہا تھا بین کرے اور روئے۔۔۔

"نہیں میرے بیٹے, موت دی تو وہ چھوٹ جائیں گے یہ آسانی ہو گی ان کے لی ئے, میں انہیں زندہ رکھ کر تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔۔ زندگی سزا ہے, موت سزا تھوڑی ہے وہ چھٹکارا ہے۔۔۔ ان کی سزا یہی ہو گی زندہ

در گور کر دوں گا دونوں کو۔۔۔موت کی دعائیں مانگیں گے پر وہ ان کو نصیب نہ ہو گی۔۔۔احد گیلانی نے احمر گیلانی سے کہا۔۔۔

"بابا سائیں کچھ کریں۔۔۔خدا کے لیٔے ان کو ختم کر دیں ورنہ میرے معصوم بھائی عمر کی روح بھی تڑپ رہی ہو گی کس بے دردی سے اس ظالم نے مار دیا۔۔۔اب کے وہ خود کو روک نہ سکا اور پھوٹ پھوٹ کے رو دیا کل کا ضبط اج ٹوٹ گیا وہ مرد ہو کر بھی رو پڑا اپنے معصوم بھائی کے لیٔے۔۔۔جو ان کے لیٔے تو معصوم تھا پر کسی لے لیٔے ایک درندا تھا

"کھانا کھالیں آپ۔۔۔احمر گیلانی کے سامنے ان کی اہلیہ نوشابہ نے کھانا رکھا۔۔۔

"میرا موڈ نہیں۔۔۔لے جاؤ یہاں سے۔۔۔ان کی پینٹھ تھی نوشابہ کی طرف۔۔۔احمر نے اتنا کہے کر بستر پر لیٹ گیٔے اور انکھوں پر بازو رکھ لیا۔۔۔وہ محسوس کر رہی تھی اس کا شوہر اپنے انسو چھپا رہا ہے۔۔۔پہلی دفعہ یہ شخص رویا تھا۔۔۔

"کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔لائٹ آف کر دو۔۔۔انہوں نے کروٹ لے کر کہا وہ اس پر اپنی بکھری کیفیت ظاہر نہیں کرنا چاہتے تھے یہ شرم کا مقام تھا ایک مرد کے لیٔے کہ وہ تڑپ کر رو رہے تھے اندر ہی اندر۔۔۔۔

"احمر سائیں۔۔۔نوشابہ نے پیار سے پکارا ان کو۔۔۔

"نوشابہ میں تمھیں کچھ کہنا نہیں چاہتا اس وقت پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔احمر نے سخت لہجے میں کہا اپنی کمزوری وہ کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہ رہے تھے پھر چاہے وہ ان کی من چاہی بیوی کیوں نہ ہو,اج تک انہوں نے اس تیز آواز میں بات تک نہ کی تھی پر یہاں مرد کی مردانگی کا سوال تھا اس لیٔے لہجہ سخت کر گیٔے نوشابہ کو دکھ ہوا وہ تو ان کا درد بانٹنا چاہتی تھی پر احمر انہیں اس معاملے میں غیر کر گیٔے۔۔۔نوشابہ اچھی

بیوی کے ساتھ ساتھ اچھی بہو اور اچھی بھابھی تھی۔۔۔وہ خود کو روک نہ سکی اس لیے احمر کو مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔

"سائیں اپ ایک نظر عاشر کو جا کر دیکھ لیں قبرستان سے انے کے بعد وہ روم میں جیسے گیا ہے واپس نہیں نکلا پلیز ایک نظر ان کو دیکھ لیں۔۔۔نوشابہ نے ڈرتے ڈرتے اسے بتایا۔۔۔

"کیا۔۔۔یہ بات تم مجھے اب بتا رہی ہو۔۔۔وہ ایک دم اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ان کو افسوس ہوا اپنے دکھ میں وہ عاشر کو بھول گئے وہ بھی تو رو رہا ہو گا عمر کے لیے۔۔۔اس وقت مجھے اس کے ساتھ ہونا چاہیے ۔۔۔وہ نوشابہ کو گھورتے ہوئے وہاں سے لمبے ڈگ بھرتا ہوا چلا گیا۔۔۔

اس وقت رات کے دو بج رہے تھے اور وہ پریشان ہوا۔۔۔

"اتنے گھنٹے کمرے میں بند خدا خیر کرے۔۔وہ خود کو کوستا ہوا سیڑھیاں چڑھتا اس کے کمرے تک ایا اس کے دروازے پر ناک کرنے لگا۔۔۔

"عاشر دروازہ کھولو مجھے بات کرنی ہے۔۔۔احمر گیلانی نے کہا بے چینی سے۔۔

"بھائی اس وقت میں کسی سے بات کرنے موڈ میں نہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔۔اس کی بھاری آواز اس کے رونے کی چیخ چیخ کر گواہی دے رہی تھی۔۔۔وہ تڑپ اٹھے عاشر کے لیے وہ کتنی محبت کرتا ہے عمر گیلانی سے وہ بہت حساس طبیعت کا ہے یہ سوچ کر ان کو اپنی لاپرواہی کا شدت سے احساس ہوا۔۔۔

"خود کو کمرے میں بند کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے عاشر دروازہ کھولو۔۔۔انہوں نے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔سامنے سے کوئی جواب نہ آیا۔۔۔کچھ لمحے انتظار کرنے کے بعد وہ دوبارہ منت بھرے لہجے میں بولے "خدارا۔۔۔عاشر دروازہ کھولو میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔

ان کے دوبارہ دروازہ بجانے پر کچھ دیر میں عاشر نے دروازہ کھولا۔۔۔کمرے کی بکھری حالت اس کی ذہنی کیفیت بیان کر رہی تھی۔۔۔وہ ہر چیز تھیس نیس کر چکا تھا اور یہ سب کرتے ہوئے خود کو بھی زخمی کر چکا تھا۔۔۔عاشر اپنا سر تھامے دونوں ہاتھوں میں سسک رہا تھا۔۔۔ہاتھوں پے خوں جم چکا تھا۔۔۔

"عاشر کیا ہے یہ سب خود کو زخمی کرنے سے کیا ہو گا۔۔۔انہوں نے اس کو گلے لگالیا۔۔۔

"عمر چلا گیا بھائی, ہمارا چھوٹو چلا گیا کس بے دردی سے اس ظالم نے مارا, اس کا دیدار تک اپ لوگوں نے مجھے سہی سے کرنے نہیں دیا صرف ایک جھلک دکھا کر ڈھانپ دیا اس کا چہرہ۔۔۔کیا اس کی ایک جھلک میری پوری زندگی کے لیئے کافی تھی جو ایسا کیا میرے ساتھ اپ لوگوں نے مجھے میری انکھوں کو سراب بھی نہ ہونے دیا اس کے آخری دیدار سے۔۔حاشر نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔۔۔

اس کا درد شدت سے محسوس کیا احمر گیلانی نے اپنے اندر۔۔۔

"بس کرو عاشر۔۔۔

"میں مر رہا ہوں بھائی۔۔۔وہ ایک دفعہ اور سسکا۔۔۔

"تو میں کونسا زندہ ہوں۔۔۔دیکھو مجھے عاشر۔۔۔دونوں بھائی ایک دوسرے سے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کے رو دیئے۔۔

"مجھے اپنے بھائی کے خون کا بدلہ چاہیئے۔۔۔ان کے خاندان کو ختم کر دیں بھائی , ان کا نام ونشان نہ رہے اس زمیں پر۔۔۔عاشر نے انتہائی نفرت میں شدت سے کہا۔۔۔

"ایسا ہی ہو گا عاشر, صرف چند دن صبر کرو۔۔۔احمر عاشر کو تسلی دیتا رہا۔۔

@@@@@@@@@@

"بھابھی میرے زخموں پر نمک رکھ دیں مرہم نہ لگائیں۔۔ میں اس لائق نہیں ہوں مریم نے بے بسی سے کہا۔۔۔

آج مریم کو خود کے ہونے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔ کاش وہ نہ ہوتی تو کم از کم اس کے بھائی کبھی اپنے ہاتھ خون سے نہ رنگتا۔۔ بھائی کے گھر آنے والی پہلی خوشی کو بھی وہ دیکھ نہیں سکیں گے یہ سوچ کر اس کا دل اندر ہی اندر خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

زرش کا بھاری وجود اسے شرمندگی سے دوچار کر رہا تھا۔۔۔

"کل اس کی بھتیجی یا بھتیجے کو پتہ چلے گا کہ اس کے پاپا اس کی پھوپھو کی وجہ سے دور ہوئے تو کتنی نفرت کریں گے وہ اس سے۔۔۔ یہ سوچ ایک دن میں اُسے کئی بار آئی اور کتنی موتیں وہ اندر ہی اندر مری وہ کسی کو نہیں بتا سکتی تھی۔۔ اسی لیئے وہ خود اذیتی کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

"چپ کر جاؤ مریم اب اگر تم نے ایسی کوئی بات کی تو تم سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ پہلے اس کے چہرے کی کھروچوں پر مرہم لگایا ۔ پھر وہ اس کے بال کندھے سے ہٹاتے ہوئے اس کی کھروچوں پر مرہم لگانے لگی ۔۔۔ اس کی گردن پر گہرے دانتوں کے کاٹنے کے نشان نے زرش کے دل میں ٹیس سی اٹھی ایسا ہی ایک نشان اس کے گال پر تھا۔۔۔

"جو ہونا تھا سو ہو گیا ، ہمیں مل کر اس زندگی کو گھسیٹنا ہے مریم ، میں نہیں جانتی اب ارسلان کے ساتھ عدالت کیا کرے گی پر مجھے اتنا پتا ہے یہاں غریب کے ساتھ انصاف نہیں ہوتا۔۔۔ وہ بہت پہنچے ہوئے لوگ ہیں مریم ، ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں دو کمزور عورتیں۔۔۔ میرے پاس اب کچھ نہیں رہا سوائے میری اولاد کے اس کو نہیں کھونا چاہتی اس لڑائی میں۔۔۔۔ زرش نے دکھ اور بے بسی سے کہا۔۔۔

"بھابھی میرے پاس تسلی کا ایک لفظ نہیں,اپ نا بھی الزام دیں تب بھی میں جانتی ہوں اپ کی خوشیوں کی قاتل اور گنہیگار میں بھی ہوں۔۔۔وہ ہاتھ جوڑ کر بولی۔۔۔

"جو بھی ہوا شاید اسی طرح ہونا لکھا تھا۔۔کسی کو الزام دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔تمہارا بھائی اپنے گناہ کا اعتراف کر چکا ھے اور اپنی سزا کا منتظر بیٹھا ہے جیل میں۔۔پھر تم سے کیسا گلہ اور کیسا شکوہ۔۔۔انہوں نے بے بسی سے کہا۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔۔۔

@@@@@@@@

اگلے دن آفیس اکر وہ سیدھا باس کے روم میں اکر میٹنگ شیڈول سیٹ کرنے لگی۔۔۔آج اس نے باس کا روم چھوڑنے کی غلطی نہ کی۔۔دس بجنے والے تھے تب کمرے کا دروازہ کھول کر باس ایا اس نے کھڑے ہو کر سلام کیا جس کا جواب انہوں نے سر ہلا کر دیا ان کے بیٹھنے کے بعد وہ بیٹھی۔۔۔وہ اج مکمل فارم میں تھی۔۔۔سب سے پہلے اس نے سارا شیڈول بتایا۔۔۔پھر کافی کو پوچھا۔۔

"ہمم منگواؤ۔۔۔ان کے کہنے پر اس نے "جی سر کہے کر منگوائی۔۔

وہ کافی پی رہے تھے وہ مضطرب تھی۔۔۔اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑ رہی تھی۔۔۔

"کچھ کہنا ہے مس غنی۔۔۔باس نے آئے برو اچکا کر پوچھا اور اس کی مشکل دور کر دی۔۔۔

"جی سر۔۔۔

"یہ میرا ریزیگنیشن دینا ہے۔۔۔اس نے جلدی سے اپنی فائل میں سے نکال کر ان کے سامنے رکھا وہ حیران ہوا اس لڑکی کی بیوقوفی پر۔۔۔جو اتنی اچھی جاب چھوڑ رہی تھی۔۔۔

"وجہ بتانا پسند کریں گی انہوں نے کپ رکھا ٹیبل پر اور پوچھا۔۔ان کی نظریں اس کے مضطرب چہرے کو کا طواف کر رہی تھیں۔۔۔

"نہیں سر ذرہ پرسنل ہے۔۔۔اس کی اتنی مختصر بات پر وہ حیران ہوا۔۔۔ باس کے پوچھنے پر تو اکثر ایمپلائیز بتا دیتے ہیں تا کہ وہ ان سے کچھ ہیلپ بھی مل جائے پر یہ تو پہلی لڑکی تھی جو بات کو ختم کر رہی تھی یا شاید بڑھانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

"اگر میں کہتی کہ وجہ آپ ہیں تو شاید بات بڑھنے کا خطرہ ہے میں اپ کو کسی شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی ۔۔اس نے سوچا پر کہا نہیں۔۔۔

"ہمممم اوکے بٹ میں فی الحال ایکسیپٹ نہیں کر رہا مے بی اپ کا ارادہ بدل جائے۔۔۔انہوں نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔

"نو سر۔۔۔ میرا ارادہ نہیں بدلے گا۔۔۔اس نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔اس کا لہجہ اٹل تھا۔۔۔

"میں بے رحم لوگوں سے رحم کی امید نہیں رکھتی اب۔۔۔اس نے دل ہی دل میں سوچا۔۔وہ اس کے لمحہ لمحہ بدلتے چہرے کے تاثرات کو بغور دیکھ رہا تھا جیسے کچھ نتیجہ اخذ کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔گھبرا کر مس غنی نے نظریں جھکا لیں۔۔۔

"سر اب میں جاؤں۔۔۔مجھے بتائیے گا بقایا کتنا ڈیوریشن مجھے کام کرنا ہو گا۔۔وہ فارمل لہجے میں کہے کر کھڑی ہوئی۔۔۔اس کی اجازت ملتے ہی وہ جانے لگی وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

@@@@@@@@

وہ اپنی کرسی پر آکر پر بیٹھی سکوں کا سانس لے رہی تھی۔۔۔وہ اپنے اپ مسکرائی اس کی خوشی اس کے چہرہ سے عیاں تھی۔۔۔

"کیا ہوا بہن لگتا ہے کوئی معرکہ سر انجام دے کر آئی ہو۔۔۔فائل پر پین رکھ کر رابعہ نے کہا۔۔۔بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ہمم سہی سمجھا تم نے۔۔۔اس نے آنکھیں گھمائیں وہ خوش ہوتی تو اس کا انداز ایسا ہی ہوتا تھا اس کو خوش دیکھ کر اب رابعہ کی آنکھوں کی بھی جوت بڑھی اب تو وہ کافی ایکسائیٹڈ ہو کر اسے دیکھ رہی تھی کہ آخر کیا وجہ ہے۔۔۔

"کیا معرکہ سر کیا ہے ذرہ میں بھی سنو۔۔۔رابعہ نے چہک کر پوچھا۔۔۔وہ جو اپنے منہ میں اپنی پین دبائے ہوئے تھی رابعہ نے کھینچ لی ایک جھٹکے سے اور سوالیہ نظروں سے گھورا۔۔۔

"بھئی جلدی بتاؤ تمہاری خوشی کی وجہ۔۔۔رابعہ نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

"فائنلی ریزائن دے دیا۔۔۔بہت ہلکہ پھلکا محسوس کر رہی ہوں۔۔۔

"واٹ۔۔تم نے مجھ سے مشورے کے بغیر کیسے دے دیا پاغل ہو گئی ہو۔۔۔وہ شاک ہوئی۔۔۔

"اف تمہیں بتانا بھول گئی میں بھی نا اس نے اپنے سر پر چپٹ لگائی۔۔۔

"اف منع کیا ہے ایسے ماتھے پر چپٹ نہیں لگاتے یہاں ہماری تقدیر ہوتی ہے میری دادی کہتی ہے کہ نحوست ہوتی ہے ایسا کرنے سے۔۔۔

"یار عادت سے مجبور ہوں یہ اب کی نہیں پرانی عادت ہے۔۔۔وہ بے چارگی سے بولی اپنا ایک ہونٹ لٹکایا تھا۔۔۔

رابعہ کو ہنسی آئی اس کے بچکانہ اسٹائل پر۔ پر ضبط کر گئی اپنی ہنسی پر۔۔رابعہ نے مصنوعی غصے سے کہا "تو بری عادتیں بدلنی چاہیئے اچھی بچی۔۔۔

"ایک اور جگہ اپلائے کیا ہے امید ہے کام بن جائے بلکہ بن گیا ہے سمجھو۔۔۔وہ سرے سے رابعہ کی بات اگنور کرتی ہوئی اپنی بات بولی تھی۔۔۔

"اب میں کیا کہہ رہی ہوں وہ سن بھی رہی ہو , یہاں تو تم تو اپنی کہے جا رہی ہو۔۔۔ رابعہ نے اپنے ازلی ٹپوری اسٹائل میں کہا۔۔۔

"اپنی چھوڑ میری سن, آج خود کو بہت ریلکس محسوس کر رہی ہوں۔۔

"میرے بغیر جا رہی ہو میرا احساس نہیں تمہیں میں کیسے رہوں گی تمہارے بغیر۔۔۔ رابعہ نے اداس لہجے میں کہا اسے سمجھ آگیا وہ پکا ارادہ کر چکی ہے جانے کا۔۔۔ بہت اچھا وقت دونوں کا ساتھ گزرا تھا۔۔۔

"دوست ہو تم , آفیس چھوڑ رہی ہوں دوستی نہیں, ہمیشہ رہیں گے دوست وہ بھی پکے والے۔۔۔ اس نے گلے لگایا رابعہ کو۔۔۔

"اب مزہ نہیں آئے گا یہاں۔۔۔ رابعہ نے دکھ سے کہا۔۔۔

"اپنے کام پر توجہ دیں فضول گوئی سے پرہیز کریں آفس ٹائم میں۔۔۔

اسی وقت اکرام صاحب جو وہاں سے گزر رہے تھے ٹوکا ان دونوں کو۔۔۔

"سوری سر۔۔۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔ رابعہ کے چہرے پر شرمندگی تھی جبکہ وہ ریلکس ہو کے مسکائی۔۔۔

@@@@@@@

وہ لیب ٹاپ پر ان کے کیبن کا منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔ ٹیبل پر اس کا ریزیگنیشن یونہی پڑا تھا ریزیگنیشن میں کوئی بھی خاص وجہ نہیں لکھی گئی تھی سوائے پرسنل ریزن کے۔۔۔

اسے اپنے دل کی کیفیت سمجھ سے باہر تھی اسے کیوں برا لگ رہا ہے اس کے ریزائن کرنے پر۔۔۔ اس کا حیران ہونا بھی بجا تھا کیونکہ ایاز نے جانے سے پہلے اس کے لیے خاص کہا تھا اس کا خیال رکھا جائے بہت ضرورتمند ہے۔۔۔ پھر کیوں وہ جاب چھوڑ رہی ہے, یہ بات سوچنے والی تھی۔۔۔ اس نے اکمل سے تو یہ

تک سنا تھا وہ ایاز کی لاڈلی امپلائے ہے۔۔۔اس نے وجہ پوچھی جس کے جواب میں اس نے لاعلمی ظاہر کی ۔۔۔بلکہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس آفیس میں ,وہ کیوں اس کا اتنا خیال کرتے ہیں۔۔

اس لیے اس نے ایاز کو فون کر کے بتا دیا کہ وہ ریزائن کر چکی جس پر وہ حیران ہوا اور اسے منع کیا کہ نہ ایکسیپٹ کرے بلکہ اس ویک وہ خود اس سے بات کرے گا یہاں اکر۔۔

وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا اس وقت اس نے اسے دوبارہ وہی حرکت کرتے دیکھا حیران ہوا اس کے اندر بے چینی اٹھی۔۔۔رابعہ نے شاید کچھ کہا جس پر اس نے معصومانہ انداز میں اپنا نچلا ہونٹ لٹکایا جیسے اپنی بے بسی بتا رہی ہو کہ وہ عادت سے مجبور ہے۔۔۔اس نے پہلو بدلا اس کے انداز پر۔۔وہ خود کو روک نہیں پا رہا تھا اس کو دیکھنے سے پر وہ کیا کرتا دوبارہ اس پر نظر چلی جا رہی تھی۔۔۔

اسے غصہ ا رہا تھا وہ ریزائن کر کے اتنا خوش تھی ,پھر اسے کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے اسے تو بہت سے امپلائے مل جانے تھے۔۔۔اکرام کے ڈاٹنے پر رابعہ تو شرمندہ ہوئی پر وہ مسکرا رہی تھی سامنے کے اس منظر نے اس کی آنکھوں میں مرچیں بھر دیں وہ اتنی خوش اور مطمئن تھی یہاں سا جانے پر پر کیوں۔۔۔ وہ اپنی کیفیت سے انجان تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے دل کی بے بسی پر اس نے ٹیبل پر مکہ مارا۔۔۔

@@@@@@@@@

اس وقت وہ اشعر کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔وہ اسے سب بتا چکی تھی۔۔کچھ بھی چھپانے کا کوئی فائدہ نہ تھا ۔۔۔

"کیا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ میرے بھائی کو بچا سکیں اشعر بھائی۔۔۔مریم کے لہجے میں بے انتہا بے بسی تھی انکھوں میں آس تھی شاید کوئی طریقہ نکل آئے اس کا بھائی بچ جائے۔۔۔

"دیکھو مریم ایک بات تو صاف ہے کہ ارسلان بھائی سے قتل ہوا ہے۔۔ جس کی قانون ضرور سزا دے گا ۔۔۔اشعر نے کہا ایک لمبی سانس لے کر وہ دوبارہ گویا ہوا کہ۔۔۔

"قتل تو ہوا ہے تو سزا بھی ملے گی اور میں نہیں چاہتا کہ ارسلان بھائی کو پھانسی کی سزا ہو اسی لیئے میں عدالت میں اپیل کرنا چاہ رہا ہوں کہ کم سے کم سزا ہو۔۔۔ میری یہی کوشش رہے گی۔۔۔ پر تم سے بھی ایک بات کی اجازت لینی ہے۔۔۔

"کیسی اجازت اشعر بھائی۔۔۔اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

"میری بات غور سے سننا مریم بہت ضروری ہے۔۔ وہ اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھی کہ کیا کہنے کے لئے اشعر بھائی فکر مند ہیں۔۔۔

"تم نہ صرف ارسلان کی بہن ہو بلکہ میرے لئے بھی بہن جیسی ہو۔۔ وہ لمحے کے لیئے رکے وہ ان کے تمہید باندھنے پر حیران ہوئی۔۔۔

"وہ ایسا کیا بولنا چاہ رہے ہیں کہ جس کے لیے انہیں اتنی تمہید باندھنی پڑ رہی ہے۔۔۔ مریم نے سوچا۔۔۔ کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد بولے۔۔۔

"جو بات میں تم سے کرنے جا رہا ہوں بہت مشکل ہے۔۔۔ پر پھر بھی میں تم سے اس بات پر رائے لینا چاہتا ہوں۔۔۔ اگر اپیل کرنے میں واضح کر دوں کہ ارسلان بھائی نے یہ قتل غیرت میں کیا ہے اپنی بہن کے ساتھ ہوئی زیادتی کی کوشش کرنے والے عمر گیلانی کو مار کر تو پھر کم سے کم سزا ملے گی ارسلان بھائی کو۔۔۔

"تو پھر مسئلہ کیا ہے بھائی آپ اپیل میں یہ سب واضح کر دیں۔۔۔ مریم نے سھولت سے کہا۔۔۔

"مسئلہ یہ ہے مریم کہ اگر میں نے یہ سب اپیل میں ظاہر کیا تو پھر جانتی ہو سامنے جو وکیل ہو گا وہ تم سے ایسے سوال کرے گا کہ تم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاؤ گی کہ جو زیادتی عمر تمہارے ساتھ نہ کر سکا وہ اپنے لفظوں

سے تمہارے ساتھ زیادتی کرے گا وہ اتنے گندے گندے تم سے سوال کرے گا کہ تم شرم سے پانی پانی ہو جاؤ گی۔۔۔وہ ایسے شرم کے پردے گرائے گا کوئی بھی غیرت مند بھائی یہ سن نہیں پائے گا۔۔۔وہ زبان سے ایسے وار کرے گا کہ تمہارے حوصلے ٹوٹ جائیں گے۔۔۔

اشعر نے عدالت میں ہونے والی کاروائی کا ایک رخ اسے دکھایا۔۔تاکہ اس کے حوصلوں اور ہمت کو جانچ سکے۔۔۔

"جو میرے ساتھ ہو چکا ہے اشعر بھائی اس کے بعد کوئی میرا حوصلہ نہیں توڑ سکتا میں ہر تکلیف اور مشکلات برداشت کرنے کو تیار ہوں اپنے بھائی کی آسانی کے لیے۔۔۔میں سب فیس کر لوں گی آپ اپیل میں سب کچھ واضح کریں اور ویسے بھی میں جو بولوں گی وہ سچ ہی بولوں گی۔۔۔

مریم نے مضبوط اور اٹل لہجے میں کہا ویسے بھی جو عمر نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ اپنی نظر میں اپنی عزت کھو چکی تھی اس کے بعد وہ اپنے بھائی کو کھونے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔

"مریم پھر سے سوچ لو ایک بار۔۔۔اور ایک بات میں تمہیں بتا دیتا ہوں مجھے ارسلان نے یہ سب کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔اشعر نے اسے دوبارہ غور کرنے کو کہا۔۔۔

"میں نے سوچ لیا ہے۔۔۔عدالت میں جو ہو گا وہ فیس کر لوں گی۔۔۔مریم نے ایک عزم سے کہا۔۔۔

زرش حیران تھی اس لڑکی کے حوصلوں پر۔۔۔ایک امید کی کرن جاگی تھی ان کے اندر۔۔۔

@@@@@@@@@@

کل عمر گیلانی کا سوئم ہو چکا تھا پورے شہر میں کھانے کی دیگین بانٹی گئیں تھیں اس کے ایصال وثواب کے لئے۔۔۔

اس کے اگلے دن گیلانی ہاؤس کے مردان خانے میں بیٹھے تھے احد گیلانی اور احمر گیلانی اپنے لیگل ایڈوائزر وکیل کے سامنے۔۔۔جو کچھ اس نے بتایا وہ ان کے لیے کافی حیران کن تھا۔۔۔

"سر وہ لڑکی عدالت میں انے کے لیے تیار ہو چکی ہے اور اگر وہ منظر پر آگئی تو ان کا کیس اسٹرونگ ہو جائے گا۔۔۔آپ جو چاہتے تھے کہ عمر گیلانی کا مجرم ساری عمر جیل میں سڑتا رہے تو ممکن نہیں ہے۔۔۔اسے غیرت کے نام پر قتل کرنے پر بہت کم سزا ملے گی۔۔۔

وکیل اپنے پروفیشنل انداز میں ان کو بات کی گہرائی سمجھا رہا تھا۔۔۔

ان کو امید نہ تھی کہ کوئی غیرت مند بھائی اپنی بہن کو اس طرح عدالت میں سامنے لائے گا۔۔۔اور اگر واقعی میں وہاں آگئی تو پھر ان کے لی ئے بہت مسائل سامنے آئیں گے۔۔۔ان کے ماتھے پر پسینے کی چند بوندیں آئیں اور ان کے ماتھے کی لکیریں واضح کر رہی تھی کہ وہ پریشان ہو گئے تھے۔۔۔

کچھ لمحے ٹھرنے کے بعد دوبارہ وکیل بولا۔۔۔

"سر اس لڑکی کا عدالت میں آنا ہے آپ کی ساکھ کو بہت خراب کرے گا۔۔۔اب تک جو لوگ آپ سے ہمدردی کے بول رہے تھے وہ ان سب کی زبانیں اور لہجے بدل جائیں گے (وہ تھو تھو کریں گے آپ پر) وہ کہنا چاہ رہے تھے پر بول نہ سکے۔۔۔

"اس لڑکی کا الزام ثابت ہو نہ ہو پر آپ کے خاندان اور اس کے نام رتبے اور خاص کر اپ کے سیاسی کیریئر پر بہت برا اثر کرے گا۔۔۔اب تک جو لگ رہا تھا کہ آپ یہ الیکشن بہت زیادہ ووٹوں سے جیتیں گے اس کیس کے بعد بہت برے طریقے سے ہارنے کے چانسسز ہیں۔۔۔جو عوام اب تک اپ کی ہمدرد بنی ہوئی ہے وہ بغاوت پر اتر آئے گی۔۔۔

وکیل جو بتا رہا تھا اس کی گہرائی دونوں باپ بیٹا اچھی طرح سمجھ رہے تھے۔۔۔اس طرح بھی اس بات کا رخ پھرے گا وہ ان لوگوں نے سوچا نہ تھا۔۔۔

وکیل نے کچھ تصویریں ان کے سامنے رکھیں اور کہا۔۔۔

"یہ تصویریں میں نے بہت مشکل سے حاصل کیں ہیں اپنے رسک پر۔ میں آپ کو یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا کیس کتنا اسٹرونگ ہو سکتا ہے اگر انہیں بہترین وکیل مل گیا تو سوچیں ارسلان قریشی کو بچانے سے ہم نہیں روک سکتے۔۔آپ کے اپوزیشن کو بھی نہیں پتہ چلنا چاہیے ورنہ شاید وہ بھی ان کی مدد کر سکتے ہیں ۔۔۔آپ ہر پہلو پر غور و فکر کر کے جلد سے جلد کوئی فیصلہ لیں۔۔۔آپ نے دیر کی تو نقصان آپ کے حصے میں آئے گا ان کے نہیں۔۔۔وہ دو کوڑی کے لوگ ہیں ان کا تو کچھ بھی نہیں جائے گا اس کیس میں پر اپ کی کرسی کو خطرہ ضرور ہو جائے گا۔۔۔

وکیل کی بات پر دونوں باپ بیٹے کے چھکے چھوٹ گ ئے تھے سہی معنوں میں۔۔وکیل نے اپنی وفاداری میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔

NEXT EPI K EK JHALAK ....

وہ سفید شلوار قمیص میں ملبوس لال دوپٹے کا گھونگھٹ کی ئے۔۔۔اس میں سے بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جسے وہ اپنا اپ سونپنے جا رہی تھی اس سے رحم کی امید لی ئے دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے امید تھی وہ رحم کرے گا اس کے بھائی پر اسے جیل سے رہائی دلوائے گا وہ سب ستم خود پر برداشت کرنے کو تیار تھی بس اپنے بھائی کی آزادی چاہتی تھی۔۔۔

"مجھ سے کوئی رحم کی امید مت رکھنا مریم قریشی, نا رحم تم پر ہو گا نا تمہارے بھائی پر سمجھی۔۔۔اس کی آواز میں نفرت تھی۔۔۔

"میں ہی بے وقوف تھی جو ان ظالم سیاستدانوں سے رحم کی امید لگائی۔۔۔اتنا سوچ کر اس نے اپنے سر پے چپٹ لگائی۔۔۔اس کی زیر لب کہی بات اواس نے غور سے سنی اور اس کی سر پر چپٹ مارنے کی ادا کو دیکھا تھا اس نے ٹہلتے ہوئے۔۔۔

وہ اس کی طرف چیل کی طرح جھپٹا اس کا منہ دبوچہ گھونگھٹ ابھی تھا اس کے چہرے پر۔۔۔

"چھوڑیں مجھے, اپ کے بابا نے کہا تھا نکاح کے بعد مجھے قید کیا جائے گا میرے بھائی پر خون معاف کیا جائے گا۔۔۔اس نے التجا کی اور ان کی ڈیل ان کو یاد دلائی۔۔۔

"کھیل کھیلا ہے ہم نے تم دونوں کی زندگی برباد کرنے کے لیے۔۔۔تمہارا بھائی جیل میں سڑے گا تم دربدر کی ٹھوکروں پر رہو گی نا بیوی رہو گی نا کسی کی بہن نا کسی کی بیٹی۔۔۔ساری زندگی تم دونوں بھائی بہن آزادی کو ترسو گے وہ جیل کی قید میں اور تم میرے نام کے ساتھ جڑے اس بے نام رشتے کی قید میں۔۔۔ تڑپتے اور سسکتے رہو گے تم دونوں۔۔۔

وہ اسے بیڈ پر دھکا دے کر باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔وہ سسک اٹھی اس کی بے رحم باتوں کو سمجھ کر۔۔۔

اسی لمحے وہ دروازے کی طرف جاتا واپس پلٹا وہ گھبرا گئی وہ جو اپنا گھونگھٹ اٹھانے کا سوچ رہی تھی دوبارہ گرا دیا ڈر کے مارے جو بغیر اس کا چہرہ دیکھے اس قدر غصے میں تھا اگر اس نے اس کا چہرہ دیکھ لیا تو کیا قیامت برپا کرے گا اس پر ڈر کے مارے وہ گھونگھٹ اٹھانے کے بجائے گرا دیا۔۔۔

وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ بیڈ کے پیچھے کی طرف ہو رہی تھی۔۔۔وہ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا جہاں فروٹ باسکٹ کی ٹوکری رکھی تھی۔۔۔وہ نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہارے بھائی نے میرے بھائی کا سر قلم کیا تھا قصائی تھا اپنی اوقات دکھا گیا وہ۔۔۔ تمہارے بھائی کے دی ہئے ناسور کو ہم نے برداش کیا اور اب تم بھی ذرہ اس درد کا مزا چکھ کر دیکھو مریم قریشی۔۔۔ لمحون کا کھیل تھا وہ اس کے لفظون پر غور کر ہی رہی تھی اور اسے سمجھنے کی کوشش میں ہلکاں ہو رہی تھی اس نے چھری اٹھائی اور اس کا ایک بازو پکڑ کر اتنا زور سے کٹ لگایا اس کی چیخین نکل گئیں خون کا ایک فوارہ چھوٹا تھا تیزی سے اس کا خون بہنے لگا۔۔۔

"یہ زخم تمہیں میری اور میرے بھائی کی یاد دلاتا رہے گا۔۔۔ وہ زخمی لہجے میں کہتا ہوٹل کے روم سے چلا گیا۔۔ پیچھے وہ درد سے کراہ رہی تھی

تصویریں دیکھ کر حیران ہوئے احد گیلانی اور احمر گیلانی جس میں صاف ظاہر تھا اس لڑکی مریم کے گردن گال پر دانتوں کے نشان اور کھروچ کے نشان عمر کی کی گئی زیادتی واضع تھی۔۔۔ اب سہی معنوں میں ان کو وکیل کی کہی بات سمجھ آئی۔۔۔ خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئیں ان کو اپنے آس پاس۔۔۔

"اس سے پہلے میرے دشمنوں کو خبر ہو میری کمزوری کا, بروقت معاملہ سنبھالنا ہو گا اگر ان سے صلح کر لوں تو میرے عمر کا قتل رائیگان جانے دوں, بلکل نہیں , کبھی نہیں۔۔۔ میرا بیٹا کوئی معمولی عام انسان نہیں جس کو بھول جاؤں بدلا تو لوں گا پر ایسا جو سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔۔ انہوں نے نفرت سے سوچا تصویروں کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔

"تم کیا کہتے ہو وکیل کیا کرنا چاہیئے۔۔۔ ان کے لہجے میں تشویش تھی اس لیئے اپنے لیگل ایڈوائزر کا مشورہ سننا بھی ضروری تھا۔۔۔

"اگر میرا مشورہ مانے تو آپ معاف کر دیں ان بھائی بہن کو بات کا رخ بدل دیں کہ سب غلط فہمی کی بنیاد پر قتل ہوا۔۔۔ اپ کے معاف کرنے سے اپ کو عوام کی ہمدردی بھرپور ملے گی اپ کا ووٹ بینک مضبوط

ہو جائے گا۔۔اس قربانی کے بدلے لوگ آپ کی تعریف کر کے نہیں تھکیں گے صرف دنوں نہیں بلکہ مہینوں سالوں لوگوں کی زبان پر صرف اپ کے نام کا چرچہ ہو گا اور آپ کی اعلیٰ ظرفی کے ڈھول دور دور تک بجیں گے بہت نام ہو گا آپ کا اس کا فائدہ پارٹی کو بھی ہو گا اور آپ خود کو بھی ہو گا۔۔۔یہی پولیٹکس ہے ایسے ہی عوام کا دل جیتا جاتا ہے۔۔(یہی تھی اس سیاست کی دنیا کی حقیقت اولاد کی موت کو بھی کیش کیا جاتا ہے)

ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں احمر نے۔۔۔"باباسائیں میرے عمر کے قاتل کو بچانے نہیں دوں گا, مجھے مجبور نہ کریں کہ مجھے اپ سے نفرت ہو جائے جو سیاست کو فوقیت دیں گے بیٹے پر۔۔۔میرے عمر کے قتل پر اپ کی سیاست نہیں چلے گی۔۔۔میں خود جا کر ان بھائی بہن کو قتل کر دوں گا۔۔۔مجھ سے کوئی امید نہ رکھیۓ گا باباسائیں۔۔۔اس کی آواز میں شیر سی دھاڑ تھی وکیل کانپ اٹھا اس کے انداز پر۔۔

"چپ کر جاؤ احمر۔۔۔احد گیلانی نے ٹوکا دھاڑ کی آواز سے۔۔۔جس کا اثر یہ ہوا احمر گیلانی وکیل کے گریبان کو پکڑ کر جھنجھوڑنے لگا اور کہا۔۔۔

"اور تو سالہ دو ٹکے کا وکیل اتنے پیسے تجھے کس بات کے دیتے ہیں کہ تو ان کا وکیل ہے یا ہمارا۔۔۔بات تو ان کے فائدے کی کر رہا ہے۔۔۔بھائی میرا مرا ہے کوئی عام بندہ نہیں ہمارا جگر کا ٹکڑا مرا ہے۔۔۔احمر نے غصے میں اس کا گریبان پکڑ لیا۔۔۔اسی وقت باباسائیں نے جلدی سے اس کے وکیل کا کالر چھڑوایا اس کے ہاتھوں سے اور اسے بیٹھنے کو کہا۔۔۔

"چپ کر جاؤ احمر اور سکون سے میری بات سنو بدلہ لیں گے پر اپنے طریقے سے۔۔۔صبر کرو۔۔احمر ضبط کی انتہا پر تھا۔۔۔

"تم جاؤ پھر تم سے بات ہو گی۔۔وکیل کو انہوں نے کہا جوان کا حکم ملتے ہی اپنا کوٹ درست کرتا چلتا بنا

۔۔۔۔

"بابا سائیں۔۔احمر نے کچھ کہنا چاہا تو احد گیلانی نے ٹوکا اور کہا۔۔۔

"غصہ تھوک دو۔۔۔احمر تم کیا سمجھتے ہو عمر صرف تمہیں پیارا ہے میری جان بستی ہے اس میں۔۔۔اس کا خون سستا نہیں میری بات سمجھ لو پر جلد بازی میں,میں اپنی سیاسی کیریئر کو تباہ نہیں کر سکتا سمجھے,اس مقام پر پہنچ کر دوبارہ زیرو پر نہیں جاسکتا۔۔حوصلہ کرو,مجھے سوچنے دو,یاد رکھنا تمہاری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو گا سمجھے۔۔۔احد گیلانی مسلسل اسے تسلی دیتے رہے وہ وکیل کی بات نہیں مانیں گے پر وہ اپنا شاطر دماغ دوڑا رہے تھے اس مسئلے کا حل ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔

@@@@@@@@@@@

آج مریم کو سکوں کی نیند آئی تھی کیونکہ اسے امید کی کرن مل گئی تھی۔۔۔جس سے وہ اپنے بھائی کو بچا سکتی تھی۔۔۔

زرش کے لیے کھانا بنایا اس نے اپنے ہاتھوں سے کھلایا۔۔وہ بھابھی نند جن کی کبھی بنتی نہیں تھی ارسلان کی وجہ سے کیونکہ دونوں ایک ہی شخص کو چاہتی تھیں اپنے اپنے انداز سے,آج اس ایک شخص کے جانے سے دونوں بدل گئیں تھیں,زرش کے دل سے ساری نفرت نکل چکی تھی مریم کے لیے۔۔۔مریم کا محبت بھرا انداز زرش کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

"کیا ہوا بھابھی ایسے کیوں دیکھ رہیں۔۔۔زرش کے ہونٹوں پر مسکان کے ساتھ آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

"مریم تم بہت اچھی ہو,اچھی بہن اچھی نند پر میں اچھی بھابھی نہ بن سکی ہمیشہ تم سے بیر رکھا,مجھے ڈر تھا تم میری جگہ نہ مجھ سے چھین لو ارسلان کے دل میں , پر میں بے وقوف تھی ہر رشتے کی اپنی جگہ اپنی اہمیت

ہوتی ہے, شاید میری بے اعتباری کی وجہ سے ارسلان ہم سے اتنا دور ہو گ ئے ہیں۔۔۔زرش کے جو دل میں تھا وہی اس نے کہا۔۔۔

ابھی بھی اپنا غم بھلائے وہ زرش کی تیمارداری میں لگی تھی اور جس طرح اپنی عزت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے بھائی کے لی ئے عدالت میں کھڑے ہونے کے لی ئے تیار ہوئی تھی اس نے زرش کا دل مکمل صاف کر دیا تھا اس معصوم اور بے ضرر لڑکی کے لی ئے۔۔۔کل رات اشعر اس سے کہہ رہا تھا اکیلے میں۔۔۔"

زرش آپی, مریم جیسی بہادر اور نڈر لڑکیاں میں نے کم دیکھیں ہیں, لڑکیوں کو اتنا مضبوط ہونا چاہی ئے۔۔۔جو ظلم اس کے ساتھ ہوا اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو اپنا ذہنی توازن کھو دیتی , اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے قتل ہوتے دیکھا, زیادتی کی انتہا پر پہنچایا تھا عمر گیلانی نے اسے۔۔۔اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ اتنی ہی مضبوطی سے کھڑی ہے۔۔۔اس کا خیال کریں اسے بھی کسی کے پیار اور توجہ کی ضرورت ہے۔۔۔اشعر کے احساس دلانے پر اسے اچھی طرح اس کے درد کا احساس ہوا تھا اب تو وہ مطمئن تھی کہ بہت جلد ارسلان ان کے ساتھ ہو گا۔۔۔

"ایسا نہ کہیں اپ بھابھی, اپ کا دل بہت بڑا ہے, جس وقت اپ مجھے الزام دے کر مارنے تک کا حق رکھتی ہیں اس وقت اپ نے میرے حالات سمجھ کر میرا ساتھ دے کر خود کو میری نظر میں سرخرو کیا ہے۔۔۔

اللہ نے چاہا بہت جلد ارسلان بھائی ہمارے ساتھ ہوں گے انشاءاللہ۔۔۔امیں۔۔۔

"انشاءاللہ آمین۔۔۔دونوں نے ساتھ کہا دعا کے انداز میں۔۔۔

@@@@@@@

اگلے دن مریم نے زرش کے بالوں میں تیل لگا کر مالش کرنے کے بعد اسے نہانے کو بھیج کر وہ خود کھانے کی تیاری میں لگ گئی۔۔۔

زرش دن کا کھانا کھا کر ابھی فارغ بمشکل ہوئی تھی کہ اسے درد ہونا شروع ہو گ ئے۔۔۔اب دونوں کا پریشان ہونا فطری عمل تھا۔۔۔کچھ دیر لیٹنے کے بعد بھی ارام نہ ایا تھا زرش کو۔۔۔

"چلیں بھابھی ڈاکٹر کو دکھا کر آتے ہیں۔۔۔مریم نے فکر سے کہا۔۔۔

"نہیں مریم تمہارا نکلنا ٹھیک نہیں۔۔۔میں اشعر کو کال کرتی ہوں۔۔۔زرش نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا

۔۔۔

"پر بھابھی وہ آفیس میں مصروف ہونگے ,ہم چلتے ہیں۔۔۔مریم کو احساس تھا ویسے ہی اشعر اتنا کچھ کر رہا تھا ان کے لی ئے اس لی ئے زرش اور بے بی ارسلان بھائی کے بعد اس کی بھی ذمیداری ہیں اور وہ ان سے غافل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اس لئے اس وقت اسے زرش اور بچے کی پرواہ تھی۔۔

"تم بچی ہو میں اشعر سے بات کروں اس کے مشورے کے بغیر گھر سے قدم نہیں نکالنا سمجھی۔۔۔اب خاموش بیٹھو۔۔۔زرش کی آواز کانپ رہی تھی درد سے پھر بھی اس نے اپنے حواس نہیں کھوئے تھے۔۔۔ اس نے کال کی اشعر کو جس پر اس نے کہا" وہ راستے میں ہے پہنچنے والا ہے۔۔۔وہ دونوں بے چینی سے اس کا انتظار کرنے لگیں۔۔۔

ہر تھوڑی دیر بعد مریم پوچھتی "درد کم ہوا بھابھی۔۔۔زرش نفی میں سر ہلاتی۔۔۔پندرہ منٹ کے بعد اشعر پہنچا اور وہ تینوں جانے لگے۔۔۔"مریم تم نہیں اشعر نے کہا۔۔۔

"کیوں اس نے حیرت سے پوچھا۔۔

"تمہارا چلنا خطرے سے خالی نہیں۔۔۔تم گھر لاک کر کے بیٹھو میں آواز نہ دوں دروازہ نہ کھولنا۔۔۔تمہاری ضرورت پڑی تو آجاؤں گا لینے۔۔

"اشعر ٹھیک کہے رہا ہے۔۔۔زرش نے کہا۔۔۔ان دونوں کے سمجھانے پر مریم خاموش ہو گئی۔۔۔وہ دونوں گھر سے نکل گ ئے۔۔۔وہ بھابھی اور بچے کی سلامتی کے لی ئے دعا کرنے لگی۔۔۔"یااللہ ہماری آزمائش ختم کر۔۔۔اس نے دل سے دعا کی۔۔۔

@@@@@@@@@@

چار گھنٹے گزر گ ئے۔۔۔اشعر بھائی کو دو تین دفعہ فون کر چکی تھی پر فون نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔زرش اپنا فون یہیں چھوڑ گئی تھی۔۔۔

اب اسے شدت سے رونا ارہا تھا کہ وہ کتنی بے بس ہو گئی تھی۔۔۔اسی لمحے دروازہ بجا اشعر کی آوازی آئی

"مریم میں ہوں دروازہ کھولو۔۔۔اس کی آواز سن کر اس کی جان میں جان آئی۔۔۔

"بھابھی کہاں ہے مریم نے دروازہ کھلنے کے بعد بھابھی کو نہ دیکھ کر پوچھا۔۔

"تم چلو وہ ہسپتال ہے۔۔۔اشعر نے کہا۔۔۔

ان کے کہنے کی دیر تھی۔۔۔"ایک منٹ بڑا دوپٹا لے لوں پھر چلتی ہوں۔۔۔"ہمم ٹھیک ہے۔۔۔کچھ دیر بعد وہ گھر سے روانہ ہوئے دونوں۔۔۔

وہ راستوں پر نظر ٹکائے بے چینی سے پہلو بدلا مریم نے کئی بار , کیونکہ کئی ہسپتال گزر چکے تھے اسے لگتا اب رکے گا اشعر, پر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ہسپتال کے پاس رکنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔۔۔

"اشعر بھائی ہاسپیٹل کی جگہ ہم کہاں جا رہے ہیں انجانے راستوں کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی کیونکہ شہر کی حدود ختم ہونے والی تھی اب تو یاد انے پر بھی یاد نہیں ارہا تھا کہ کوئی ہسپتال ہو اگے۔۔۔وہ پریشان ہو گ ئی تھی اب اس نے نوٹ کیا اشعر ہونٹ بھینچے سرخ آنکھوں سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اس کے تاثرات سرد لگے مریم کو۔۔۔وہ اندر ہی اندر گھبرا رہی تھی۔۔۔

"اشعر بھائی اپ کچھ بول کیوں نہیں رہے میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔ مریم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا

۔۔۔۔ اچانک گاڑی روک کر سنسان سڑک پر اس نے کہا۔۔۔

"میں بہت برا انسان ہوں ایک زیادتی قسمت نے تمہارے ساتھ کی دوسری میں کر رہا ہوں, ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا, میں بھی بہت کم ظرف مرد نکلا, مجھے معاف کر دو میں مجبور ہوں۔۔۔ وہ حیرت سے اسے دیکھتی رہی اور اس کے لفظوں پر غور و فکر کر رہی تھی۔۔ صرف وہی بے بس نہ تھی اج کوئی اور بھی شاید بے بسی کی انتہا پر تھا۔۔۔

"بھابھی کہاں ہے اشعر بھائی۔۔۔ اس نے شاک لہجے میں پوچھا۔۔۔

"میری بہن کو وہ اٹھا لے گ ئے ہیں۔۔۔ اگر تم کو ان کے پاس نہ لے گیا تو وہ میری بہن اور اس کے بچے کو نقصان پہنچائیں گے۔۔۔ میں بے بس ہوں مریم۔۔۔ ایک مجبور مرد کو وہ کیا تسلی دیتی اور رونے کا کوئی فائدہ نہ تھا اس شخص کے سامنے اس لی ئے مستحکم لہجے میں بولی۔۔۔

"آپ کتنے کم ظرف نکلے یہ مجھے نہیں پتا پر میں بہت بدنصیب ضرور نکلی ہوں۔۔۔ قسمت کی ستم ظرفی کا الزام کس کو دوں کچھ سمجھ نہیں ارہا۔۔۔ پھر بھی اپ کا بہت شکریہ جو مجھے بتا کر ان کے حوالے کر رہے ہیں, کم سے کم میں خود کو ذہنی طور پر تیار کر لوں ہر قسم کے حالات کے لی ئے ورنہ چاہتے تو مجھے بغیر بتائے ان کے حوالے کر سکتے تھے پر اپ نے ایسا نہ کر کے مجھ پر احسان کیا ہے۔۔۔

"کیسی لڑکی تھی وہ جو اس بے رحم کو بھی رحمدل کہے رہی تھی۔۔۔ اشعر جھٹکوں کے زد میں خود کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اس کے الفاظ تڑپا گ ئے اسے۔۔۔ وہ شدید شرمندگی سے دوچار ہوا۔۔۔

اس نے سختی سے اپنے آنسو صاف کی ئے یہ سب کہتے ہوئے۔۔۔کچھ لمحے ٹھرنے کے بعد بولی "مجھے لے چلیں جہاں ان لوگوں نے مجھے لانے کو کہا ہے۔۔۔وہ حیران ہوا اس لڑکی پر جس نے اسے کوئی الزام نہ دیا نہ کسی بات کا طعنہ مارا اس کی بہن کو بچانے کے لی ئے خود کو جھنم میں دھکیل رہی تھی خوشی خوشی۔۔۔

@@@@@@@@

آج وہ پرسکوں تھی ریزائن جو کر چکی تھی کل۔۔۔لنچ بریک میں وہ اور رابعہ باتیں کر رہیں تھیں کینٹین میں ۔۔اکمل صاحب ان کی ٹیبل کی طرف اکر طنزیہ لہجے میں بولے۔۔۔

"کیا بات ہے اتنی خوش لگ رہیں ہیں مس غنی ، اس دن باس کے ساتھ مزا تو بہت ایا ہو گا پی سی ہوٹل میں ۔۔۔ایسی جگہ اپ نے کہاں دیکھی ہو گی۔۔۔خواب میں بھی اپ جیسے لوگوں نہ دیکھی ہو گی ایسی ہوٹل ۔۔۔اکمل کی بات پر وہ خود کو جلتے شعلوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہیں آپ۔۔۔اس نے تیش میں کہا۔۔۔رابعہ نے اس کا ہاتھ دبایا کیونکہ تماشہ نہیں چاہتی تھی رابعہ۔۔۔

"ٹھیک ہی کہے رہا ہوں ، آپ دونوں ڈسٹرب نہ ہوں اس لی ئے مجھے بھگا یا وہاں سے۔۔۔رات بھر وہیں تھے یا یا یا ہ۔۔۔انہوں نے جان بوجھ کر جملا ادھورا چھوڑا طنزیہ مسکراہٹ ان کے ہونٹوں سے جدا ہونے کا نام نہ لے رہی تھی۔۔۔آفیس کا کچھ اسٹاف جو اس وقت کینٹین میں تھا سب اس تماشے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔اپنی زبان کو لگام دو۔۔۔گھٹیا انسان ، اتنا گھٹیا ہی سوچ سکتے ہو تم۔۔۔اس نے تنبیہی کی اس کے ساتھ ساتھ طنز کرنا نہ بھولی۔۔

پر سامنے والا شخص بھی کم نہ تھا بلا کا ڈھیٹ تھا جسے تمیز نام کی نہ تھی اس لی ئے دوبارہ بولا۔۔۔

"پہلے ایاز صاحب اب ن ئے باس کو , ان کی بھی چہیتی اور لاڈلی بننا چاہتی ہو اپنی خوبصورتی کو کیسے استعمال کرتے ہیں تم جیسی لڑکیاں خوب جانتی ہیں۔۔۔ایک اور وار کیا تھا اکمل نے۔۔۔وہ حیران تھی اتنی بڑی عمر کا ادمی اور اتنی گری سوچ واقعی عمر کا کوئی لینا دینا نہیں گھٹیا پن سے۔۔۔پچاس سالہ اکمل اپنی سی لگ بھگ ادھی عمر کی لڑکی پر ایسے طنز کے وار کر رہا تھا۔۔۔

"دفعہ ہو یہاں سے, اپنی گندی سوچ اپنے پاس رکھیں, میں ریزائن کر چکی ہوں اپ کی اطلاع کے لی ئے بتا دوں۔۔۔اس نے کہا۔۔۔

وہ جو کسی کو بتانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اب بتا دیا کیونکہ اب اس کی عزت کا سوال تھا۔۔۔سب خاموش تماشائی تھے کسی نے اکمل کو نہ روکا تھا الٹا ایک دن میں وہ سب کو یقیں دلا چکے تھے کہ کس کردار کی لڑکی ہے یہ۔۔۔

اب کے اکمل صاحب کو اس کی بات چپ کروا گئی۔۔۔وہ اور رابعہ اٹھ کر اپنے کیبن میں آئے۔۔۔

"تم چھوڑو ان کی باتوں کو دل پے مت لو۔۔۔رابعہ نے اس کا کندھا تھپ تھپا کر کہا۔۔۔

"کیا رابعہ تم بھی ایسا سوچتی ہو میرے بارے میں۔۔۔اس نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔

"پاغل ہو کیا, میں کیا تمہیں نہیں جانتی سر ایاز تمہیں چھوٹی بہن کی طرح سمجھ کر لاڈ اٹھاتے تھے۔۔۔

"شکریہ سمجھنے کے لی ئے۔۔۔اس نے ہاتھ تھامے رابعہ کے۔۔۔

"پر اس باس کی گیرینٹی نہیں دے سکتی ان کی انکھیں کچھ اور کہتی ہیں۔۔۔رابعہ نے مذاحیہ لہجے میں کہا۔۔۔

دونوں کی گہری دوست تھی اس لی ئے رابعہ اس سے کچھ بھی کہے دیتی تھی۔۔۔

"مکہ ماروں گی بکواس نہ کر۔۔۔اس نے ہاتھ سے مکہ دکھایا۔۔۔

"اچھا اچھا مذاق کر رہی تھی۔۔۔رابعہ نے ہنس کر کہا۔۔۔

"تم سب جان کر بھی۔۔۔اس نے آنکھیں دکھائیں۔۔۔

"اچھا بابا سوری پتا ہے تمہارا نکاح ہوا ہے ایسی بات تم سے کوئی کرے تم کو گوارہ نہیں۔۔۔رابعہ نے اس کے آنکھیں دکھانے پر جھوٹ موٹ کا ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے دن سے ہی سب مردوں کو ان کی اوقات میں رکھنے کے لیئے وہ بتا چکی تھی اس کا نکاح ہوا ہوا ہے شوہر باہر ملک ہے جب آئے گا تب رخصتی ہو گی۔۔۔جیسا کہ رخصتی نہ ہوئی تھی اس لیئے اس کی سی وی اس کا اسٹیٹس سنگل ہی لکھا تھا پر اس نے زبانی سب کو بتا دیا تھا ایاز صاحب نے اعتراض نہ کیا پھر کسی کو کیا فرق پڑنا تھا اسی وجہ سے خود کو مس غنی ہی کہلواتی تھی۔۔۔تین سال میں کئی دفعہ پوچھا سب نے اس کے شوہر کا پر وہ ٹال جاتی تھی۔۔۔اب تو سب بھول بھال گئے تھے کیونکہ بات جو پرانی ہو گئی تھی۔۔

"ویسے افسوس ہوتا ہے ہارون احمد کے لیئے کتنا دیوانہ تھا تمہارے پیچھے تم نے کبھی اس کی ہی حوصلہ افزائی نہیں کی مس غنی۔۔۔کچھ یاد آنے پر رابعہ نے کہا۔۔۔پانچ مہینے پہلے ہارون یہاں سے ریزائن کر کے دبئی جا چکا تھا۔۔۔ایک سال تک وہ اسے سمجھاتا رہا کہ "اس کا شوہر وہاں اپنی دنیا بسا چکا ہو گا تم معلوم تو کرو یہاں اس کے انتظار میں خود کو برباد نہ کرو۔۔۔میں آج بھی تم کو اپنانے کو تیار ہوں۔۔۔

اس کے جذبوں کی کبھی پذیرائی نہ کی تھی اس نے۔۔۔بلکہ اسے ٹال دیتی ہمیشہ۔۔۔

ہارون اس سے کہتا تھا "اپنے شوہر کا نام بتاؤ وہ ڈھونڈ نکالے گا۔۔۔پر اس کی زبان پر لگا قفل نہ ٹوٹا وہ چپ تھی اور چپ رہنا ہی تھا اسے۔۔۔

رابعہ بھی ہارون کے سچے جذبوں کی گواہ تھی کچھ وقت تک تو وہ خود اسے سمجھاتی رہی پر اس نے زبان نہ کھولی ۔۔۔ تھک کر وہ دونوں چپ ہو گئے تھے۔۔۔اب تو وہ بات بھی پرانہ قصہ ہو گئی تھی۔۔۔مس غنی کی

زبان سے بھول کر بھی کبھی ہارون کا ذکر نہ نکلا تھا جبکہ رابعہ کے منہ سے کبھی کبھی نکل جاتا تھا۔۔۔ جیسے اج نکلا تھا رابعہ کے زبان سے۔۔۔

"جس دیس جانا نہیں اس کا پتا کیا پوچھنا ڈیئر۔۔۔ کام پے توجہ دو ورنہ پھر ڈانٹ پڑے گی۔۔۔ان دونوں کی باتیں کم ہی ختم ہوتی تھیں جس وجہ سے اکثر کمال صاحب ڈانٹ دیتے تھے دونوں کو۔۔۔

"مس غنی کہاں چلی۔۔۔

"باس کی اگلی میٹنگ کا ریمائینڈر دینے۔۔۔ وہاں سے اٹھ کر وہ باس کے روم کی طرف گئی۔۔۔

@@@@@@@

وہ باس کے روم میں آئی ناک کر کے۔۔۔ سلام کیا پہلے ,جو اس شخص کا حکم تھا, یوں تو وہ خود ہی کرسی کھینچ کر بیٹھ جایا کرتی تھی یا آتے ہی فٹافٹ بولنا شروع کر دیتی تھی۔۔۔ پر اس نئے باس کی بات الگ تھی وہ جاب مینرز کو سختی سے فالو کروانے کا کاربند تھا۔۔۔

اس لیئے سلام کے بعد چپ کر کے کھڑی رہی تاکہ وہ نیکسٹ جو آڈر کرے وہ کرے گی یا بولے گی یا پہلے بیٹھے گی۔۔۔ وہ منتظر نظروں سے باس کو دیکھنے لگی وہ کیا آرڈر کرتے ہیں۔۔۔

پر باس اس وقت اسے مکمل نظر انداز کئے ہوئے کمال صاحب سے بات کر رہے تھے۔۔۔ اسے اندازہ ہو گیا تھا یہ سب جان بوجھ کر رہے ہیں اس لئے وہ نظر جھکا کے کھڑی رہی۔۔۔ پانچ منٹ کے بعد وہ بولے۔۔

"بیٹھیں مس غنی۔۔۔ اس نے ایسے ظاہر کیا جیسے چونک گئے ہوں اس کے اس طرح کھڑے ہونے پر ,اتنی دیر سے۔۔۔

وہ ضبط کر کے بیٹھی کرسی پر۔۔۔ وہ دوبارہ کمال صاحب کے ساتھ مصروف ہو گئے پانچ منٹ اور گزر گئے اب تو اس کا ضبط جواب دے رہا تھا۔۔۔

"اگر میں پہلے والی ہوتی تو اب تک تمہارے چھکے چھڑا دیتی۔۔۔اس نے کلس کر دل میں سوچا۔۔۔

"کمال صاحب اپ جائیں میں ارہا ہوں۔۔ باس نے کہا۔۔۔

"ہاں کہیں کیا کہنا ہے۔۔۔اس کی طرف متوجہ ہو کر سر سری لہجے میں کہا باس نے۔۔۔

"سر اپ کی میٹنگ ہے کانفرس روم میں ، میں اپ کو پندرہ منٹ پہلے ریمائینڈر دینا چاہ رہی تھی پر اپ جب حکم کریں گے تب بولوں گی اب صرف چار منٹ ہیں اپ کے پاس سر۔۔۔

مس غنی نے اپنی بے عزتی کا بدلا لینے کے لیۓ تفصیل سے بتا کر اسے شرمندہ کرنا چاہا۔۔پر سامنے والا شخص بھی بغیر شرمندہ ہوئے بولا تو بس اتنا" چلیں میں ریڈی ہوں۔۔۔۔

"ایک منٹ سر۔۔۔وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

"جی کہیں۔۔۔

"سر کل مس نیلم آرہی ہیں تو میں اپنی جگہ واپس کام کروں گی۔۔۔کتنا ڈیوریشن مجھے کام کرنا ہوگا ابھی تک مجھے انفارم نہیں ہوا۔۔۔مریم بھی کھڑی تھی جبکہ باس اپنے کوٹ کے بٹن بند کر رہا تھا۔۔۔

"اتنی جلدی کس بات کی ہے آپ کو ، آپ کی اطلاع کے لئے بتادیتا ہوں کے مس نیلم آپ کی جگہ پر کام کریں گی کیونکہ آپ جاب چھوڑ رہیں ہیں اور تب تک میری سیکرٹری کا کام اپ انجام دیں گی۔۔۔جب تک میں دوسری سیکرٹری نہیں رکھ لیتا تب تک یہ کام آپ کریں گی اس کے بعد آپ جاسکتی ہیں۔۔۔انڈرسٹینڈ ۔۔۔اوکے اب چلیں کانفرس روم۔۔۔۔

باس نے کھڑے کھڑے اتنی لمبی بات کی۔۔۔جب کہ وہ شاک تھی اس کی بات سن کر آج پتہ چلا تھا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا کسے کہتے ہیں۔۔۔

وہ بے نیازی سے لمبے ڈگ بھرتا ہوا آفیس کے روم سے نکلا اور وہ مردہ قدموں سے اس کے پیچھے گئی تھی ۔۔۔اس کی ساری خوشی غارت ہو گئی تھی اور اب اس کی جگہ غم نے لے لی تھی ۔۔۔

@@@@@@@

وہ سر جھکائے ان ظالموں کے سامنے بیٹھی تھی اسی فارم ہاؤس میں جہاں عمر گیلانی اسے لایا تھا۔۔۔بس یہ کمرہ دوسرا تھا جبکہ وہ کمرہ دوسرا تھا۔۔۔دو آدمی جن کی آنکھوں میں شدید نفرت تھی اسے گھور رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ آنکھوں میں بسی شعلوں کی اگ سے ہی اسے جلا کر راکھ کرنا چاہتے تھے۔۔۔وہ کپکپا گئی اس نفرت کے انداز سے۔۔۔۔

"اوئے لڑکی۔۔۔۔احد گیلانی نے کہا۔۔۔ان کے اس طرح مخاطب ہونے پر مریم نے کہا۔۔۔

"مریم عبدل غنی کہیں۔۔۔۔اس نے اپنا مکمل نام بتایا۔۔

"سالی زبان چلاتی ہے۔۔۔احمر گیلانی ایک زوردار اسے تھپڑ مارا اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔اشعر اس کی طرف بڑھا تڑپ کر پر اسے ان لوگوں کے آدمیوں نے پکڑ لیا۔۔۔

"عورت پر ہاتھ نہیں اٹھاتے احمر۔۔۔احد گیلانی نے کہا۔۔۔

"بابا میرا خون کھول رہا اس کم ذات کو دیکھ کر۔۔۔احمر نے نفرت سے کہا۔۔۔

"تم چپ کرو میں بات کر رہا ہوں۔۔۔احد گیلانی نے کہا۔۔۔

"سنو میری بات کو غور سے لڑکی تمہارے بھائی نے میرے بیٹے کو مارا ہے اس لیے اس بات کی کوئی معافی نہیں۔۔۔سزا اسے ملے گی ضرور ملے گی۔۔۔احد گیلانی نے مغرور لہجے میں کہا۔۔۔وہ حاکم تھا اپنا حکم سنا رہا تھا۔۔۔

"جو سزا دینی ہے مجھے دیں, میرے بھائی کو چھوڑ دیں خدا کے واسطے۔۔۔۔ مریم نے تڑپ کر کہا۔۔۔

"مجھے تم سے اسی بات کی امید تھی اس لئے ایک ڈیل ہے تمہارے لئے۔۔۔ احد گیلانی نے ضبط سے کہا۔۔ جبکہ احمر خود پر ضبط کر رہا تھا ورنہ دل چاہ رہا تھا ابھی ختم کر دے اس وجہ کو جس کی وجہ اس کے بھائی نے مارا تھا عمر کو۔۔۔

"ڈیل کیسی ڈیل۔۔۔ مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"تم بھائی بہن کو جدا کر دیتے ہیں تمہارا بھائی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ خوش رہے اور ہم اس کو معاف کر دیتے ہیں اگر تم۔۔۔ وہ لمحے کے لیے خاموش ہوئے پر مریم کی تو ساری سماعتیں سوالیہ نشان بن گئیں تھیں جیسے سنا تھا اس کا بھائی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ خوش رہے۔۔۔

"جی میں کیا۔۔۔ مریم نے جلدی سے پوچھا۔۔۔ اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اور چہرے پر احمر کے تھپڑ کی جلن جھلسا رہی تھی اس کا بھاری ہاتھ بہت زور سے اسے پڑا تھا۔۔ پر وہ ہر چیز سے بے پرواہ ہو گئی تھی اسے بس جلدی تھی کیا کرنے سے اس کے بھائی کو معافی مل سکتی ہے۔۔۔

"اگر تم میرے بیٹے سے نکاح کر کے اپنا آپ ہمارے حوالے کر دو۔۔۔ جو سزا دینی ہو گی ہم تمہیں اپنے گھر رکھ کر دیں گے تم قید ہو جاؤ گی اور تمہارا بھائی آزاد ہر الزام سے بری۔۔۔ میں عمر گیلانی کا باپ ہونے کی حیثیت سے یہ حق رکھتا ہوں اس کے قاتل کو معاف کر کے عدالت سے رہائی دلوا دوں ہمیشہ کے لیے۔۔

احد گیلانی نے نفرت سے یہ جملے کہے تھے۔۔۔ اشعر حیران تھا ان کی اس ڈیل پر۔۔۔ اس کا دل نہیں مان رہا تھا بس اتنے پر وہ چھوڑ دیں گے ارسلان کو ان کی آنکھوں میں جتنی نفرت تھی اتنی بڑی سزا تو نہ چنی تھی۔۔۔ بس اتنی سی بات منوانی تھی تو زرش کو اٹھانے کی ضرورت ہی نہ تھی ویسے بھی مریم مان لیتی ان کی

بات پر ضرور وہ کہے کچھ اور رہے تھے ,کچھ اور کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔اشعر کو لگ رہا تھا پر وہ اس وقت کچھ بھی بولنے کی پوزیشن میں نہ تھا۔۔۔کیونکہ وہ بات صرف مریم سے ہی کر رہے تھے۔۔۔

"مجھے منظور ہے اس نے ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی اور اپنا فیصلہ سنا دیا کیونکہ وہ اپنے بھائی کی آزادی کے لیئے کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔شکر تھا ان لوگوں نے نکاح جیسے پاک بندھن میں باندھ کر عمر قید سنائی تھی اپنے بھائی کے لیئے اسے یہ بھی منظور تھی۔۔۔

وہ احمر گیلانی کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں اس کے لیئے شدید نفرت تھی۔۔۔مریم اندازہ کر چکی تھی کتنا ظالم یہ شخص ثابت ہوگا اس کے لیئے۔۔۔پر ایک جائز رشتے میں جڑ کر وہ ان لوگوں کا سب ظلم برداش کرنے کو تیار تھی۔۔۔اسے خود کی پرواہ نہ تھی صرف خیال تھا تو بس اپنے بھائی کا۔۔۔

@@@@@@

وہ سفید شلوار قمیص میں ملبوس لال دوپٹے کا گھونگھٹ کیئے۔۔۔اس میں سے بغور اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جسے وہ اپنا اپ سونپنے جا رہی تھی اس سے رحم کی امید لیئے دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے امید تھی وہ رحم کرے گا اس کے بھائی پر اسے جیل سے رہائی دلوائے گا وہ سب ستم خود پر برداش کرنے کو تیار تھی بس اپنے بھائی کی آزادی چاہتی تھی۔۔۔

"مجھ سے کوئی رحم کی امید مت رکھنا مریم قریشی ,نا رحم تم پر ہوگا نا تمہارے بھائی پر سمجھی۔۔۔اس کی آواز میں نفرت تھی۔۔۔

"میں ہی بے وقوف تھی جو ان ظالم سیاستدانوں سے رحم کی امید لگائی۔۔۔اتنا سوچ کر اس نے اپنے سر پے چپٹ لگائی۔۔۔اس کی زیر لب کہی بات اواس نے غور سے سنی اور اس کی سر پر چپٹ مارنے کی ادا کو دیکھا تھا اس نے ٹہلتے ہوئے۔۔۔

وہ اس کی طرف چیل کی طرح جھپٹا اس کا منہ دبوچہ گھونگھٹ ابھی تھا اس کے چہرے پر۔۔۔

"چھوڑیں مجھے ,اپ کے بابا نے کہا تھا نکاح کے بعد مجھے قید کیا جائے گا میرے بھائی پر خون معاف کیا جائے گا۔۔۔اس نے التجا کی اور ان کی ڈیل ان کو یاد دلائی۔۔۔

"کھیل کھیلا ہے ہم نے تم دونوں کی زندگی برباد کرنے کے لیے۔۔۔ تمہارا بھائی جیل میں سڑے گا تم دربدر کی ٹھوکروں پر رہو گی نا بیوی رہو گی نا کسی کی بہن نا کسی کی بیٹی۔۔۔۔ساری زندگی تم دونوں بھائی بہن آزادی کو ترسو گے وہ جیل کی قید میں اور تم میرے نام کے ساتھ جڑے اس بے نام رشتے کی قید میں۔۔۔ تڑپتے اور سسکتے رہو گے تم دونوں۔۔۔

وہ اسے بیڈ پر دھکا دے کر باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔وہ سسک اٹھی اس کی بے رحم باتوں کو سمجھ کر۔۔۔

اسی لمحے وہ دروازے کی طرف جاتا واپس پلٹا وہ گھبرا گئی وہ جو اپنا گھونگھٹ اٹھانے کا سوچ رہی تھی دوبارہ گرا دیا ڈر کے مارے جو بغیر اس کا چہرہ دیکھے اس قدر غصے میں تھا اگر اس نے اس کا چہرہ دیکھ لیا تو کیا قیامت برپا کرے گا اس پر ڈر کے مارے وہ گھونگھٹ اٹھانے کے بجائے گرا دیا۔۔۔

وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ بیڈ کے پیچھے کی طرف ہو رہی تھی۔۔۔وہ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھا جہاں فروٹ باسکٹ کی ٹوکری رکھی تھی۔۔۔وہ ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تمہارے بھائی نے میرے بھائی کا سر قلم کیا تھا قصائی تھا اپنی اوقات دکھا گیا وہ۔۔۔تمہارے بھائی کے دیئے ناسور کو ہم نے برداشت کیا اور اب تم بھی ذرہ اس درد کا مزا چکھ کر دیکھو مریم قریشی۔۔۔ لمحون کا کھیل تھا وہ اس کے لفظون پر غور کر رہی تھی اور اسے سمجھنے کی کوشش میں ہلکاں ہو رہی تھی اس نے چھری اٹھائی اور اس کا ایک بازو پکڑ کر اتنا زور سے کٹ لگایا اس کی چیخین نکل گئیں خون کا ایک فوارہ چھوٹا تھا تیزی سے اس کا خون بہنے لگا۔۔۔

"یہ زخم تمہیں میری اور میرے بھائی کی یاد دلاتا رہے گا۔۔۔وہ زخمی لہجے میں کہتا ہوٹل کے روم سے چلا گیا۔۔۔پیچھے وہ درد سے کراہ رہی تھی۔۔۔۔

"کچھ دیر تڑپنے دو اسے۔۔۔جب مرنے کے قریب پہنچے تو اسے ہاسپیٹل لے جانا مرنی نہیں چاہیے ابھی اس نے بہت کچھ دیکھنا ہے اس زندگی میں سہنے کے لیے بہت غم ملیں گے۔۔۔

وہ باہر نکلا اور اپنے آدمی سے کہا جس کے ساتھ دو عورتیں بھی کھڑی تھیں جو مریم کو پکڑ کر لے جا سکیں ہاسپیٹل۔۔۔وہ اس کی عزت تھی اس بات احساس تھا اس لیے دو عورتوں کا انتظام کر رکھا تھا اسے لے جانے کے لیے۔۔۔۔

"جو حکم آپ کا سائیں۔۔۔ملازم نے جھکی نظروں سے کہا۔۔۔اندر کمرے سے اس کی درد بھری چیخیں اب بھی ارہیں تھیں

"اشعر بھائی ان لوگوں نے دھوکا دیا ہے ہمیں,اپ اجائیں میں مر رہی ہوں۔۔۔اس نے روتے ہوئے کہا اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا کمزوری سے۔۔۔

مریم سے ان لوگوں نے موبائل چھین لیا تھا نکاح کے بعد اور اس کے سامنے توڑ دیا پر اشعر نے اسے ایک چھوٹا سا موبائل چھپا کر دیا تھا اگر کوئی مسئلہ ہو تو اسے بتا سکے۔۔۔مریم نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اشعر کی بات مان کر۔۔۔

اس وقت وہ درد سے تڑپ رہی تھی۔۔۔کافی خون بہے چکا تھا۔۔۔

وہ دروازے کی طرف منتظر نظروں سے دیکھ رہی تھی اسی وقت دروازہ کھلا دو عورتیں آئیں اور اسے سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔

"کون ہو تم لوگ۔۔۔اس نے استفار کیا۔۔۔دونوں عورتوں نے اسے پکڑا ہوا تھا وہ مکمل ان کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔مریم جیسی نازک لڑکی ان کا کیا مقابلہ کرتی وہ ڈر گئی تھی۔۔۔جانے کیا ہو گا اب اس کے ساتھ۔۔۔

دھیرے دھیرے اس کی انکھیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔حواس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔ادھ کھلی بند انکھوں سے اس نے اشعر کو اتے دیکھا بس اتنی مہلت ہی ملی تھی اسے اور وہ
بے ہوش ہو گئی۔۔۔

@@@@@@@@

"سائیں اس کا رشتیدار بھی بیٹھا ہے پر ہم اسے ہسپتال لے کر آئے ہیں۔۔۔اگے کیا کرنا ہے۔۔۔اس کے خاص ملازم نے فون پر بتایا۔۔۔

"تم لوگ جاؤ,اب جو کرنا ہے وہ خود کریں گے۔۔۔۔اس نے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔اتنا کہے کر اس نے موبائل خود سے دور پھینکا۔۔۔

"شاباش میرے بیٹے,تم نے مجھے خوش کر دیا۔۔۔مجھے فخر ہے تم پر۔۔۔احد گیلانی نے فخریہ لہجے میں کہا

۔۔۔

"باباسائیں یہ سب احمر بھائی سے کروانا تھا مجھ سے کیوں کیوں۔۔۔اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ کر کہا۔۔۔

"احمر کو جانتے ہو تم,وہ نوشابہ بیٹی کے برابر کسی کو کھڑا نہیں کرتا۔۔۔تو پھر کون قابو کرے گا اس لڑکی کو ۔۔۔انھوں نے اس کی سوال پر سوال پوچھا۔۔۔

"اپ نے غلط کیا میرے ساتھ۔۔۔اس نے دکھ سے کہا۔۔۔

"عاشر کیا اتنی محبت ہے عمر سے۔۔۔انہوں ن ءاس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"باباسائیں پلیز۔۔۔میں اپنے بھائی سے اتنی محبت کرتا ہوں اس کے حصے کی موت لے لیتا اگر میرے بس میں ہوتا۔۔۔اس نے بے اختیار کہا۔۔۔

"توبس عاشر, جیسا میں کہوں ویسا کرتے جاؤ۔۔۔دونوں بھائی بہن کو تڑپا کر, میرے روح کو سکوں ملے گا ۔۔۔انہوں نے مغرور لہجے میں کہا۔۔۔

ان کے ہر انداز میں سرشاری تھی۔۔۔دل کو سکوں ایا اس لڑکی کو اذیت پہنچا کر۔۔۔اور سر پے لٹکی تلوار اب دور جو ہو گئی۔۔۔سارے ڈر اور وسوسے سب دور ہو گ ءے تھے احد گیلانی کے۔۔۔۔

وہ جو پر سکوں محسوس کر رہے تھے ان کی نظر اس کے بیگ پر پڑی۔۔۔

"یہ کیا ہے عاشر۔۔۔انھوں نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"میرا سامان, میں جا رہا ہوں اس سب سے دور ,اپ نے کہا اس سے نکاح کر لو میں نے کر لیا, اپ نے کہا اسے ایک دفعہ اس درد سے روشناس کرواؤں جس سے عمر گزرا ہو گا, پر بابا سب کچھ کر کے دل کو سکوں نہیں, میرا عمر بہت تڑپا ہو گا کوئی کچھ بھی کر لے مجھے میرا بھائی میرا بچہ ہمارا چھوٹو نہیں ملے گا۔۔۔مجھے وہ چاہی ءے بابا, میری اذیت کم نہیں ہوتی, اپ کہتے ہیں ان دونوں کو تڑپاؤں, میں کہتا ہوں ان دونوں کو مار دیں, قصہ ختم کریں۔۔۔اس نے غم کی شدت سے کہا۔۔۔

"عاشر موت آسان ہے زندگی مشکل ہے اور میں ان کے لی ءے مشکلات چاہتا ہوں آسانی نہیں۔۔۔میری بات سمجھو میرے بیٹے۔۔۔احد گیلانی کی خوشی دکھ میں بدل گئی تھی پھر بھی خود کو سنبھال کر انہوں نے کہا تھا اس سے۔۔۔

"اپ میں مجھ میں یہی فرق ہے, اپ گھونٹ گھونٹ بدلا لینا چاہتے ہیں جبکہ میں پورا بدلا ایک ہی وار میں چاہتا ہوں۔۔۔۔ بحر حال میں جارہا ہوں, جو کرنا چاہتے ہیں کریں لڑکی میرے نکاح میں ہے, کہیں بھی چلی جائے, میری نام کی زنجیر اس کے پاؤں میں رہے گی کتنی اونچے اڑان اڑنے کی کوشش کرے میرے ڈور کھیچنے کی دیر ہے دوبارہ میرے قدموں میں ڈھیر ہو گی۔۔۔ عاشر نے ان کو تسلی دی۔۔۔

"عاشر تم نہیں جاؤ گے۔۔۔ ان کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔

"سوری باباسائیں, میری فلائیٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔ وہ بھی انہی کا بیٹا تھا جب خود سری پہ آتا تھا تو پھر کسی کی نہیں سنتا تھا پھر چاہے سامنے باپ کیوں نہ ہو۔۔۔

"رک جاؤ۔۔۔ انہوں نے ایک اور کوشش کرنے کے لئے کہا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔ اس نے اٹل لہجے میں کہا۔۔۔

اپنا بیگ تھامتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا اور اچانک کچھ یاد آنے پر پلٹ کر شدت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"ایک بات میری یاد رکھی ئے گا اس لڑکی کو مار دیں کچھ بھی کریں اپ کو اجازت ہے, پر اگر اس کی عزت پر ذرہ بھی انچ آئی تو کسی کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔ وہ میرے نکاح میں ہے یہ بات ہمیشہ یاد رکھیئے گا۔۔۔

عاشر کا لہجہ ان کو اچھی طرح باور کروایا گیا کہ وہ عزت کے معاملے میں شدت پسند ہے۔۔۔ ایسا کچھ وہ نہ سوچیں اس کے لی ئے عاشر ان کو پہلے ہی سمجھا گیا۔۔۔

"عاشر تم ہمارے ساتھ زیادتی کر رہے ہو۔۔۔ انہوں نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے سوچی ئے گا ضرور۔۔۔۔ اب بغیر رکے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا۔۔۔

وہ افسوس اور تاسف سے اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

نیلم اس کی جگہ جوائن کر چکی تھی۔۔۔اور اسے اب سکریٹری کا کام سونپ دیا تھا۔۔۔

"ویسے جس نے کہا سچ کہا جس سے بھاگتے ہیں وہی چیز اپ کے گلے پڑتی ہے۔۔۔

"کہیں یہ تم باس کے لیے تو نہیں کہے رہی۔۔۔رابعہ نے آئے برو اٹھا کر کہا۔۔۔

اس وقت وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی تھیں لنچ بریک کا وقت تھا۔۔۔دونوں اداس تھیں کیونکہ دونوں کو جدا کر دیا تھا اب اس کی سیٹ باس کی آفیس میں تھی جبکہ رابعہ کے ساتھ نیلم تھی۔۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔مس غنی نے کہا سنبھل کر۔۔۔

"اچھا۔۔۔مجھے تو ایسا لگ رہا ہے۔۔۔۔رابعہ نے شرارتی نظروں سے کہا۔۔۔لبوں پر تبسم بکھرا تھا اس کے

۔۔۔

"تمہارے لگنے کی ایسی کی تیسی۔۔۔ہمارے بیچ اس شخص کا ذکر نہ کرو جس کا نام لینا مجھے پسند نہیں۔۔۔اس نے چڑ کر کہا۔۔۔

"اتنا پیارا نام ہے اپنے باس کا سر عاشر گیلانی اتنے بڑے سیاستدان کا بیٹا اور خود بہت بڑے بزنس مین۔۔۔۔

رابعہ نے اسے چڑایا, رابعہ کو مزہ اتا تھا اسے یوں تنگ کر کے۔۔۔۔

"بڑے لوگ ہونگے اپنے لیے ہمارے کس کام کے۔۔۔یہ ہمیں تکلیف اذیت تو دے سکتے ہیں رحم نہیں کریں گے ہم پر, بے رحم ظالم لوگ۔۔۔اس کے چہرے کے سخت تاثرات تھے, چہرہ سرخ ہونے لگا اس نے نظریں ٹیبل پر جمائیں ہوئیں تھیں۔۔۔اذیب کا ایک باب رقم تھا اس کے چہرے پر پر۔۔۔

"مس غنی سنو مس غنی۔۔۔مریم کیا ہوا۔۔وہ اسے مس غنی پکارتی رہی پر ایسا لگا وہ جیسے کسی نقطے پر رک سی گئی ہو اس لیے اس کو اصل نام سے پکارا رابعہ نے کہا۔۔۔"کہاں کھو گئی ہو مریم۔۔۔وہ ایک بار پھر اسے پکار بیٹھی اس کے اصل نام سے۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ کیا کہا تم نے۔۔۔اس نے بوکھلا کر کہا۔۔۔

"مریم کہاں کھو گئی تم کیا ہوا۔۔۔اس نے تشویش سے پوچھا۔۔۔اس کے چہرے کا کرب رابعہ کو دکھی کر گیا ۔۔۔

"بس رابعہ مجھے کبھی اس نام سے مت پکارنا, مجھے مس غنی کہا کرو۔۔۔اس نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

"رکو کہاں جا رہی ہو۔۔۔رابعہ بے چین ہوئی۔۔۔اس کے تاثرات اتنے سخت کبھی نہ ہوئے تھے۔۔۔

جاب کے شروع میں ایسا ہوتا تھا اور اتنے عرصے بعد دوبارہ پھر وہی حالت اس کی پریشان کر گئی رابعہ کو۔۔۔

"بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔اتنا کہے کر وہ چلی گئی۔۔۔رابعہ دکھ سے دیکھتی رہی اسے جاتا ہوا۔۔۔

@@@@@@@@@@@

میں چاہتا بھی یہی تھا وہ بے وفا نکلے

اُسے سمجھنے کا کوئی تو سلسلہ نکلے

کتابِ ماضی کے اَوراق اُلٹ کے دیکھ ذرا

نہ جانے کون سا صفحہ مڑا ہوا نکلے

میں تجھ سے ملتا تو تفصیل میں نہیں جاتا

میری طرف سے تیرے دل میں جانے کیا نکلے

جو دیکھنے میں بہت ہی قریب لگتا ہے

اُسی کے بارے میں سوچو تو فاصلہ نکلے

نا چاہ کر بھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔آفس میں کسی کے سامنے رونے کا سوال نہیں پیدا ہوتا اس لیئے واشروم اس کا واحد سہارا تھا۔۔۔

"عاشر گیلانی مجھے بخش دو, کیوں آئے ہو واپس, تمہارا دیا درد اذیت سب برداش کر کے کاٹ رہی ہوں زندگی , کیوں لوٹ آئے تم, زندگی جی نہیں رہی گھسیٹ رہی ہوں کیونکہ تم نے میرے لیئے اور کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔۔۔ ہر ایک کے لیئے سوالیہ نشان بنادی ہے میری زندگی, تب بھی چپ ہوں۔۔۔ ایک بار پھر تمہارے روبرو ہوئی تو تم ایک اور زخم دو گے۔۔۔ دیکھو تمہارا دیا زخم اس کے نشان ابھی باقی ہے۔۔۔

اس نے اپنے زخم پر ہاتھ پھیرا گہرا زخم تھا اس کا نشان اب بھی باقی تھا۔۔۔ وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔

کئی دفعہ منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تب جا کر کچھ سکوں ایا۔۔۔ زیادہ دیر گزر گئی تھی اسے واشروم میں اس لیئے خود کو سنبھال کر باہر نکلی۔۔۔

کچھ قدم چلنے کے بعد کاریڈور میں سامنے اس ستمگر سے سامنا ہوا۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ ٹھر گیا تو مجبورًا اسے بھی رکنا پڑا۔۔۔ وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔ وہ اس کے سرخ سفید چہرے , سرخ ناک, گلابی آنکھیں اس کے رونے کی گواہی دے رہی تھے۔۔۔ وہ چونکا۔۔۔

"آپ کو میری آفیس کے بجائے ادھر ادھر گھومنے میں زیادہ دلچسپی ہے مس غنی۔۔۔ بات سخت تھی پر لہجہ نرم تھا وہ حیران ہوئی۔۔۔

"سوری سر۔۔۔ رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔ گلا کھنکھار کر بھاری لہجے میں کہا۔۔۔

"آفیس میں آئیں ابھی۔۔۔ وہ تیز قدموں سے آفیس کی طرف بڑھا وہ اسے دیکھتی رہی۔۔۔

@@@@@@@@@@

"سوری یار پتا نہیں میری کونسی بات بری لگی تمہیں۔۔۔ رابعہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا جو اس کے کیبن کے پاس گذر کر باس کے روم میں جانا چاہ رہی تھی۔۔۔ پر اس کے اس طرح روکنے پر ٹھر گئی۔۔۔

"ڈونٹ وری یار۔۔۔ ہو جاتا ہے ایسا , تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

"سوری میں کرتی ہوں جو تم کو ٹینشن دی۔۔۔ مریم نے رابعہ کی چھوٹی سی ناک دبائی۔۔۔اس کی اس شرارت پر کچھ ریلکس ہوئی ورنہ اب تک وہ فکر مند تھی کہ پتا نہیں کونسی بات اس کا دل دکھا گئی تھی۔۔۔

"ارے یار۔۔۔

"اب ہاتھ چھوڑ باس نے بلایا ہے, تم نے یہاں باتوں میں لگا دیا ڈانٹ پڑے گی۔۔۔

وہ جلدی سے ہاتھ چھڑا کر اگے بڑھی رابعہ اسے مسکرا کر دیکھتی رہی جاتا ہوا۔۔۔

وہ دروازہ ناک کر کے اندر انے کی اجازت مانگی۔۔۔اس کا جواب ملنے پر اندر آئی۔۔۔

"مس غنی اپ میری سکریٹری ہیں اب صرف ناک کر کے اندر اجائیں اس طرح کیا ہر وقت باہر کھڑی میرے جواب کا انتظار کرتی رہیں گی۔۔۔ باس نے اسے اس کی بے وقوفی پر سرزش کی۔۔۔

"سوری سر۔۔۔اس نے کہا۔۔۔

"ایک تو اس شخص کا پتا نہیں چلتا آخر کس چیز سے خوش ہو گا وہ۔۔۔پتا نہیں کب جان چھوٹے گی اس سے ۔۔۔ کلس کر سوچا۔۔۔دانت پر دانت جما کر غصہ ضبط کیا۔۔۔

"اب اپ کے بیٹھنے کے لیے کچھ اسپیشل کرنا پڑے گا یا ویسے ہی بیٹھنا پسند کریں گی۔۔۔ باس نے غصے سے کہا۔۔۔

"ہممم ایک اور طنز, اس شخص سے اور کوئی امید بھی نہیں۔۔۔ مریم نے کلس کر سوچا۔۔۔

"سوری سر۔۔۔

"مجھے لگتا اب یہی لفظ رہ گیا اپ کی ڈکشنری میں۔۔۔ایک اور باس کے وار پر مریم کو افسوس ہوا۔۔۔

"سو۔۔۔نو سر۔۔اس نے گڑبڑا کر کہا۔۔۔

"ویکینڈ پر ایک پارٹی رکھی ہے سب نے انا ہے۔۔۔بیچ گراؤنڈ ہوٹل کے گارڈن میں شام سات بجے۔۔۔

انہوں نے اسے بتایا۔۔۔

"پر سر وہ تو شہر سے بہت دور ہے۔۔۔اس نے اپنی سمجھ سے کہا۔۔۔

"آپ کو آفیس کی گاڑی پک کرلے گی ڈونٹ وری۔۔۔آفیس میں سب کو انفارم کرنا اپ کے ذمے ہے

۔۔۔انہوں نے حکم دیا۔۔۔

"جی سر۔۔میں سب کو انفارم کردوں گی, بس میری معذرت قبول کریں میں نہیں اسکوں گی پلیز سر۔۔۔

آخری الفاظ اس نے معذرت خوانہ انداز میں کہے۔۔۔

"آپ کو ہر حال میں انا ہے اپ میری سکریٹری ہیں۔۔اسنے غصے میں حکمیہ انداز میں کہا۔۔

"پر سر میری مجبوری۔۔۔اس کے انداز میں التجا تھی۔۔

"نو مور ارگیومینٹ, جو کہا ہے وہ کریں۔۔۔۔سلیبریشن کانٹریکٹ ملنے کی خوشی میں ہے میری خوشی میں سب کو بلاتا ہوں دشمن ہو یا دوست۔۔۔وہ طنزیہ ہنسا کچھ سوچ کر۔۔۔وہ اس کے چہرے تاثرات دیکھتی رہ گئی۔۔۔

"جی سر۔۔۔اسنے نفرت سے دیکھا اس شخص کو۔۔

"سر مجھے اور کتنے دن جاب کرنی ہے۔۔۔بس ڈیوریشن بتادیں۔۔۔اب کے سنبھل کر دھیمے لہجے میں پوچھا

۔۔۔

"ایک دو دن میں پتا چل جائے گا اپ کو۔۔فکر نہ کریں اپ کو یہاں روکے رکھنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔

اب کے باس کے توہین آمیز لہجے پر اس کا چہرہ سرخ ہوا اسکی سی محسوس ہوئی۔۔۔۔

"سر میں جاؤں۔۔اس نے سرخ چہرے کے ساتھ اجازت مانگی, اس نے دلچسپی سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔

"ہممم جاؤ۔۔۔وہ دوبارہ فائل کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ اس کے کمرے سے نکل آئی تا کہ سب کو ویکینڈ کے ایونٹ کا بتا سکے۔۔۔

@@@@@@@@@

اشعر اس معصوم کو دیکھ کر افسوس ہوا جسے ارام کا انجکشن لگایا گیا تھا ورنہ وہ اٹھتے ہی چیخنے چلانے لگتی تھی۔۔۔

جس طرح کا سلوک اس کے ساتھ ہوا تھا اس کے بعد ذہنی کیفیت ایسی ہی ہو سکتی ہے کسی کی بھی۔۔۔

کتنی خوش سے وہ سولی پر چڑھی تھی نکاح کی صورت میں , قید کے لی ئے خود کو پیش کیا تھا صرف اپنے بھائی کی آزادی کے عیوض اور بدلے میں دونوں کو دھوکا دے کر وہ چلے گ ئے تھے۔۔۔اس کی برداش سے باہر تھا یہ دھوکا پر برداش کرنا ان کی مجبوری تھی۔۔۔اس لی ئے دو دفعہ ہوش انے کے بعد جس طرح چیخ چیخ کر اپنی بے بسی پر روئی تھی ڈاکٹر کو لگا اس کا نروس بریک ڈاؤں ہونے کا خدشہ ہے اس لی ئے اسے ارام کی انجکشن لگا دیتے۔۔۔اب تک دو بوتلیں خوں کی اسے لگ چکیں تھیں۔۔۔

اس کی سمجھ سے باہر تھا آخر وہ کیا کرے جس سے ان دونوں کی مدد کر سکے۔۔۔اب کوئی راستہ نظر نہیں ارہا تھا اشعر کو۔۔۔

آج تیسرے دن مریم نے انکھ کھولی سامنے زرش بیٹھی تھی۔۔۔

"بھابھی اپ۔۔۔سب ختم ہو گیا, میں اپنا کہا پورا نہ کر سکی اپنے بھتیجے کو اس کے باپ سے نہ ملا سکی, میں ہار گئی بھابھی۔۔۔

اس کی تڑپ اور درد زرش اچھی طرح سمجھ رہی تھی ساحل کے کنارے پر اکر جو ڈوبتے ہیں مریم کا حال ویسا تھا۔۔۔ساری امید کی کرنیں بجھ چکیں تھیں۔۔۔

"بس کرو بھول جاؤ سب, میں نے صبر کر لیا, اب تم بھی صبر کرو خود کو تباہ نہ کرو میری بہن۔۔۔زرش نے اس کا ایک ہاتھ تھام کر کہا وہ اس سر رکھے رو پڑی بے بسی سے۔۔۔دوسرے ہاتھ پر ڈرپ لگی تھی۔۔۔ زرش اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہی نرمی سے۔۔۔

"بھابھی ارسلان بھائی کے بدلے اپنی جان تک دے دوں پر ان لوگوں کو ہماری جان نہیں چاہیئے۔۔۔ کیسا بدلا چاہتے ہیں وہ۔۔۔اس نے درد سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

"اللہ کی زمین پر وہ خود کو خدا سمجھ بیٹھے ہیں مریم, ان ظالموں سے کوئی نہیں مقابلہ کر سکتا, تم صبر کرو, ارسلان مجھ سے دور ہو گئے ہیں اب تم بھی دور ہو گئی تو میرا جینا مشکل ہو جائے گا, تم نے مجھے اور میرے بچے کو بچانے کے لیئے بہت بڑی قربانی دی ہے, اگر تمہیں کچھ ہوا تو خود کو معاف نہ کر سکوں گی۔۔۔زرش نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

"بھابھی میں۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔زرش نے اسے ٹوک کر کہا۔۔۔

"بس اب سنبھالو خود کو۔۔۔بھول جاؤ سب۔۔ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں۔۔۔زرش نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔چپ ہو کر اس نے انکھیں موند لیں۔۔۔

@@@@@@@@

مریم کے ہاتھ میں چند صفحے تھے جنہیں دیکھ کر وہ رو پڑی۔۔۔آج اس نے ڈگری حاصل کر لی تھی۔۔۔ اسے یاد آیا کچھ مہینوں پہلے عمر گیلانی کو تھپڑ مارنے کے بعد اس نے ڈر کے مارے کچھ دن گھر سے قدم نہ نکالا ۔۔۔

اس نے ارسلان سے کہا تھا "میں یہ سیمیسٹر ڈراپ کر لیتی ہوں بھائی۔۔۔ حالانکہ یہ اس کا لاسٹ سیمیسٹر تھا۔۔۔ وہ اپنے ڈیپارٹمینٹ کی ٹاپر تھی۔۔۔ پر عمر گیلانی کا خوف اپنی جگہ تھا اس کے من میں۔۔۔

"نہیں مریم تم پیپر دو گی اپنا ریکارڈ نہیں توڑو گی۔۔۔ ارسلان نے کہا تھا۔۔۔

"پر بھائی وہ لوگ مجھے کوئی نقصاں نہ پہنچا دیں۔۔۔ دل میں ہزاروں خوف تھے۔۔۔

"تمہارا بھائی تمہارے ساتھ ہے برقعہ لو وہ تمہیں نہیں پہچان پائے گا, پیپر ضرور دو گی تم۔۔۔ ارسلان نے عزم سے کہا۔۔۔

وہ خود کو مکمل ڈھانپ کر یونی صرف پیپر دینے جاتی تھی۔۔۔ جس دن وہ آخری پیپر دے کر نکلی اس کے سامنے عمر گیلانی اگیا, جانے اس نے کیسے پہچان لیا۔۔۔ شاید اس کے ڈر سے وہ بھانپ گیا اس کو ورنہ اس قدر کور رکھی تھی مشکل سے کوئی پہچان سکے۔۔۔ اس نے نظریں دوڑائیں شاید ارسلان بھائی آئیں ہوں پر اس سے پہلے وہ اسے گھسیٹتا ہوا لے گیا۔۔۔ کسی کی ہمت نہ تھی اسے روکنے کی اکیلا عمر گیلانی ہوتا تو شاید وہ بھاگنے میں کامیاب ہو جاتی پر اس کے ساتھ اس کے کچھ گنڈے بھی تھے۔۔۔ اس کی بے بسی کا تماشہ دیکھنے والے ہی لوگ تھے کسی نے اس کو نہ بچایا۔۔۔ وہ اسے اپنے فارم ہاؤس لے گیا۔۔۔

@@@@@@@@@

پھر کتنے چکر لگائے انہوں نے گیلانی مینشن کے پر کوئی دروازہ مریم اور اشعر کے لیے نہ کھلا۔۔۔ وہ ان سے پوچھنا چاہتی تھی آخر کتنی مدت تک یہ سب کرنا ہے۔۔۔ آخر کچھ تو انجام اس کا سوچا ہو گا ان لوگوں نے

۔۔۔

جب جاتے چوکیدار کوئی نہ کوئی بہانہ کرتا۔۔۔ چوکیدار کو افسوس ہوتا اس لڑکی کے لیے اور افسوس ہوتا ان کے مالک کی بے حسی پر۔۔۔ عاشر باہر ملک جا چکا ہے یہ چوکیدار نے ہی بتایا تھا ان کو۔۔۔

چار بار ان کی چوکھٹ پر گ ۓ کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔۔

" سمجھ نہیں ارہا تھا اب کیا کریں۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔ اشعر بھائی ہم کیس پر دھیان دیں تو زیادہ بہتر رہے گا جب وہ لوگ وعدہ کر کے مکر گ ۓ ہیں تو ہم کیوں چپ رہیں۔۔ مریم نے تجویز دی تھی۔۔۔

اشعر نے وکیل سے بات کی کیس ری اوپن کے لی ۓ۔۔۔ دو دن بعد ان کو احد گیلانی کا بلاوا اگیا۔۔۔

اج ایک مہینے کے بعد مریم اور اشعر ان کے روبرو تھے ان کے گھر کے مہمان خانے میں۔۔۔

دروازے پر چیکینگ کر کے ان سے موبائل وغیرہ لے کر پھر انے دیا۔۔۔ ان کی چالاکی پر دونوں کو بے انتہا غصہ ایا۔۔۔ وہ جو کوئی ثبوت بنانا چاہتے تھے اب ناممکن تھا۔۔۔

احد گیلانی کے اتے ہی وہ دونوں کھڑے ہوۓ۔۔۔ وہ مسکرا ۓ ان کی تابعداری پر۔۔۔

" ہممم بیٹھو۔۔۔ اور وہ دونوں بیٹھ گ ۓ۔۔۔

اب کے ہنکار بولے۔۔۔

" پھر کیس کھولنے کا سوچ رہے ہو یاد رکھنا لڑکی اگر تم عدالت میں پیش ہوئی تو اپنے بھتیجے کو بھول جانا, بھائی کو بچا لو شاید پر اس کے بچے کو کھو دو گے , آئی سمجھ میری بات۔۔۔

ان کی دھمکی پر مریم کے اندر خوف جاگا۔۔۔

" پھر اپ بتا دیں ہم کیا کریں۔۔۔ نا اپ ارسلان کو چھوڑ رہے ہیں اور نہ مریم کو بسایا ہے اپنے گھر میں۔۔۔ اشعر نے پوچھا۔۔۔

سوال اشعر نے پوچھا تھا پر وہ دیکھ مریم کو رہے تھے اور مریم کو دیکھتے ہوۓ کہا۔۔۔

" لگتا ہے میرے بیٹے نے اسے اچھے سے سمجھایا نہیں ان دونوں کی سزا ہے وہ جیل میں سڑے گا اور یہ لڑکی زندگی میں صرف ٹھوکریں کھاتی رہے گی اور ہر لمحے افسوس کرے گی کہ اس کے بھائی نے کیوں مارا عمر

گیلانی کو۔۔۔ شکر کرو تم لوگ کہ ارسلان کو میں نے جیل میں مروایا نہیں ہے۔۔۔ کیا تم لوگوں کی تسلی کے لیے اتنا کافی نہیں ہے۔۔۔ احد گیلانی نے مغرور لہجے میں کہا۔۔ مریم کی انکھوں میں نمکیں پانی جمع ہونا شروع ہوا۔۔۔

مریم اس ظالم شخص کو دیکھتی رہ گئی جو غرور کی انتہا پر تھا۔۔۔

"غلطی سے بھی کیس کھولنے کی کوشش مت کرنا یاد رکھنا میری نظر تم لوگوں پر رہے گی۔۔۔ جاؤ یہاں سے اور خاموشی سے اپنی سزا کاٹو تم لوگوں کی قسمت میں یہی لکھ دیا ہے میں نے۔۔۔ احد گیلانی نے شاہانہ انداز میں کہا۔۔۔

"واقعی خدا کی زمیں پر ان کو حکومت کیا ملی یہ خود کو خدا سمجھ بیٹھے ہیں قسمت لکھنے کا دعوا بھی کر رہے ہیں۔۔۔ صحیح کہا تھا آپ نے زرش بھابھی ہمیں صبر کر لینا چاہیے اور اب میں صبر کروں گی اور ان کے آگے آئے گا میرا صبر۔۔ مجھے اپنے رب پر بھروسہ ہے۔۔۔

وہ جانتی تھی اگر ان کی مرضی کے خلاف کچھ کیا تو وہ میرے بھتیجے کو نقصان پہنچاتے وقت ذرہ نہیں سوچیں گے چپ رہنے میں ہی بہتری ہے۔

اشعر اور مریم اس محل نما گھر سے مایوس ہو کر نکلے۔۔۔ احد گیلانی نے ان کو اچھی طرح دھمکایا تھا کہ ان کے ایک ایک موو پر ان کی نظر ہے۔۔۔ پھر کیس تو چل رہا تھا ہر مہینے میں کوئی ایک تاریخ ملتی جس پر کبھی احد گیلانی کی مجبوری نکل اتی وہ نہ اتے کبھی ان کا وکیل چھٹی پر چلا جاتا کیس پینڈنگ پڑا رہا اس بار جج نے دو مہینے کے بعد تاریخ دی تھی۔۔۔ دو مہینے اور گزر گئے۔۔۔ اس سسٹم کی ستم ظرفی نے مریم کو رلا دیا۔۔۔

واقعی وہ ان ظالموں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔۔۔

الیکشن ہزاروں ووٹوں کے فرق سے احد گیلانی جیتا تھا اب احمر گیلانی بھی سیاست میں اپنے پیر جما چکا تھا دونوں باپ بیٹا الیکشن میں کھڑے تھے اور دونوں کامیاب رہے۔۔ عمر گیلانی کے قتل پر ان کی سیاست خوب چمکی تھی۔۔۔ عوام کی ہمدردی نے باپ بیٹوں کو سیاست میں مضبوط مقام عطا کر دیا۔۔

آج احد گیلانی کی تقریر سن کر مریم کا دل خون کے آنسو رویا۔۔ کتنا مظلوم بنا ہوا کس طرح بیٹے کا نام لے کر عوام کو رولا رہا تھا اور خود بھی منگر مچھ کے آنسو بہا رہا تھا۔۔ وہاں کوئی ایسا اللہ کا بندہ نہ تھا جو اس شخص سے پوچھے "تمہارا ایک بیٹا مرا ہے ابھی دو بیٹے سلامت ہیں۔۔ پر اس گھر کا کیا جس میں صرف گھر کا واحد مرد قتل کرنے کا خطاوار ہوا ہے اس گھر کا کیا ہوا ہوگا ان دو عورتوں اور ایک معصوم بچے کا کیا جو جن کا آخری سہارا وہ ہے۔۔۔ یہاں صرف یہ دیکھا جاتا ہے قتل کس کا ہوا کیوں کیا وجہ تھی کسی کو کوئی پرواہ نہ تھی۔۔

"سب ختم ہو گیا, اب کچھ نہیں ہو سکتا, دونوں باپ بیٹا حکومت میں آچکے ہیں۔۔۔ اشعر نے کہا۔۔

"سہی کہا آپ نے بھائی۔۔۔ مریم نے ٹی وی پر نظر جما کر کہا۔۔

"مریم خود کو تباہ مت کرو, آگے بڑھو زندگی میں۔۔۔ اشعر نے اسے سمجھایا۔۔

"ایک بات کہوں۔۔۔ اشعر نے پوچھا۔۔

"جی کہیں۔۔۔ اس نے اجازت دی۔۔

"تمہاری دو وقت کی روٹی مجھ پر بھاری نہیں, جہاں میں زرش اور ارسل (ارسلان کا بیٹا) کا خرچہ اٹھا رہا ہوں وہیں تمہارا بھی اٹھا لوں گا۔۔ پر زندگی یوں نہیں گزرتی, تم یونی کی ٹاپر ہو تمہیں اچھی سے اچھی جاب مل سکتی ہے زندگی میں آگے بڑھو, نا کہ یہیں بیٹھ کر لکیر کو کوسو اور پیٹو۔۔۔

"آپ کو پتا ہے اشعر بھائی, میں یونی کی ٹاپر ہوں, مجھے جاب کی آفر نہیں ہوئی میرے ڈیپارٹمنٹ میں سیکینڈ پوزیشن والی کو آفر ہوئی اور اس نے جوائن بھی کر لیا ہے۔۔ یہ ہے ہمارا ملک اور یہاں کا انصاف۔۔۔

جانے کیسے اس شخص کو پتا نہ چلا ورنہ وہ مجھے فیل کروا دیتا کیونکہ اس وقت بیٹے کے غم میں اس بات کی طرف ان کا دھیان نہ گیا تھا۔۔۔ ورنہ یونی کی ٹاپر آخری سال فیل ہو کر سپلی دے رہی ہوتی اور سپلی دینے پر بھی پاس نہ ہوتی۔۔۔

مریم ہنس پڑی طنزیہ پھر ہنستے ہوئے قہقہے لگائے اس نے۔۔۔ جب انسان حد سے زیادہ دُکھ دیکھ لیتا ہے پھر دکھ پر رونا نہیں اتا اسے ہنسی اتی وہ بھی ہنس پڑی۔۔۔ ہنسی تو پھر ہنستی چلی گئی اس کو یوں ہنستا دیکھ کر اشعر اور زرش دونوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

"تم کہیں نہ کہیں جاب کرو گی, تم گھر نہیں بیٹھو گی مریم, جتنا برداشت کرنا تھا کر لیا, اب گھر سے نکل کر اس زندگی سے آنکھیں ملا کر چلو گی۔۔۔ تم نہیں رکو گی مریم۔۔۔ زرش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور خود سے گلے لگایا اور پھر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سمجھایا پھر اس کا ماتھا چوم لیا۔۔۔

"مجھے یقیں ہے تم وہ سب خواب پورے کرو گی جو ارسلان نے تمہارے لیئے دیکھے ہیں۔۔۔ تم ہم سب کے لیئے کرو گی یہ سب۔۔۔ زرش نے یقین سے کہا۔۔۔

مریم کو ایسا لگا ارسلان اس کا بھائی اس کے سامنے ہو اور یہ سب کہہ رہا ہو۔۔ ایک لمبی سانس کھینچ کر مریم نے اثبات میں سر ہلا یا۔۔۔

@@@@@@@

دو مہینوں میں کئیں انٹرویو دیئے اس نے جس میں مسلسل ناکامیاں دیکھیں مریم نے۔۔ اس کی سمجھ سے باہر تھا اتنا بہتریں ایجیوکیشن ریکورڈ اور جاب اسے دینے کو کوئی تیار نہیں بنہ بڑی سے بڑی کمپنی نہ چھوٹی سے چھوٹی کمپنی۔۔۔

اس دن سوفار ملٹی نیشنل کمپنی سے نکلتے وقت احمر گیلانی اور اس کی طنزیہ ہنسی دیکھتے ہوئے سمجھ گئی۔۔۔یہ سب وہ لوگ کر رہے ہیں۔۔۔۔

اسے افسوس ہوا ان لوگوں پر جو کسی طور اسے بخشنے کو تیار نہیں۔۔۔واقعی وہ اسے در در کی ٹھوکریں کھاتے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔۔۔وہ چاہ کر بھی کچھ نہ کر پا رہی تھی۔۔۔

پھر ایک دن اس نے اپنا شہر اپنا علاقہ چھوڑنے کا سخت ترین فیصلہ کیا۔۔۔

"مریم اتنا دور کیسے رہو گی۔۔۔زرش نے شاک لہجے میں کہا۔۔۔

"بھابھی اللہ کی زمیں بہت بڑی ہے, میں نے کراچی جیسے بڑے شہر میں اپنی قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا ہے ۔۔۔مریم نے کہا۔۔۔

"پاغل ہو اتنا دور جاؤ گی, پنجاب سے سندھ۔۔۔وہ حیران پریشان تھی مریم کے اس فیصلے سے۔۔۔

"بھابھی اب سوال پیسوں کا نہیں اپنی بقا کا ہے۔۔۔جانتی ہوں اپنی رہائش وغیرہ اب خود کرنا ہے کیا کماؤں گی کیا بچاؤں گی۔۔۔پر بھابھی یہ لوگ مجھ سے زندہ رہنے کا بھی حق چھیننا چاہتے ہیں۔۔۔اس لیٔے میں جاب کروں گی اپنے پیروں پر بھی کھڑی ہوں گی۔۔۔وہ مجھے مفلوج دیکھنا چاہتے ہیں نا اب کسی پر بوجھ بنو گی ۔۔۔ایک عزم تھا مریم کے لہجے میں کچھ کرنے کا۔۔۔تنہا زندگی کو کوئی تو مقصد دینا ہی تھا سو اس نے بھی اپنا ایک مقصد بنا لیا تھا۔۔۔

"مریم کوئی ضرورت نہیں وہاں جانے کی۔۔۔تم کوئی بوجھ نہیں ہم پر۔۔۔زرش نے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"سوری بھابھی میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔۔مریم نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔۔۔زرش اس کو دیکھتی رہ گئی ۔۔۔

اشعر نے سمجھایا پر وہ نامانی۔۔۔اس مشکل وقت میں نور (اس کی بیسٹ فرینڈ) کے بابا کی مدد سے وہ کراچی جیسے شہر میں اچھے ہاسٹل میں رہائش پذیر ہوئی۔۔۔ان لوگوں کے بہت رشتیدار تھے وہاں جن کو کراچی کی خبر تھی۔۔۔اسے جاب اپنے ٹیلینٹ کے بنیاد پر ملی تھی۔۔۔وہ خوش تھی۔۔۔

مریم نے زندگی میں جو دکھ تکلیف دیکھے تھے ان کا اتنا ضرور فائدہ ہوا کہ وہ احتیاط بہت برتنے لگی تھی اس لیئے جاب کے شروعات میں سب کو اپنے نکاح کا بتایا ہوا تھا تاکہ کوئی مرد اس کی طرف نہ بڑھے اپنے نام کے بجائے اپنے باپ نام سے خود کو پہچان کروایا مس غنی خود کو کہلوایا۔۔۔

نا کبھی کسی سے فری ہوتی نا کسی سے امید لگاتی۔۔۔

جانے کیا تھا ایاز کو اس معصوم میں اپنی بہن دکھنے لگی تھی جو اکیلی اس بھرے پڑے شہر میں ہاسٹل میں رہتی ہے یہ سوچ کر اس کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتا تھا اس کا خیال کرتا تھا۔۔۔ایاز جیسے سخت باس کی نرمی کو سب نے غلط انداز میں لیا اور کہتے تھے مس غنی لاڈلی ہے باس کی۔۔۔یہ برے لوگوں کی سوچ تھی پر آفیس کے اچھے لوگ اسے اچھے انداز میں لیتے تھے۔۔۔رابعہ اس کی واحد دوست تھی اس شہر میں

۔۔۔

عاشر گیلانی کو بھلا کر وہ زندگی میں اگے بڑھ چکی تھی۔۔۔ایاز کے سپورٹ سے وہ ایم بی اے بھی کر چکی تھی ایوننگ کلاس لے کر۔۔۔وہ اچھی پوسٹ پر کام کر رہی تھی سر ایاز کی سیکریٹری جب چھٹی پر ہوتی وہ یونہی اس کی سیکریٹری کے کام انجام دے دیا کرتی تھی کبھی کبھی۔۔۔اسی وجہ سے اس بار بھی نیلم کے چھٹی کرنے پر اسے یہ کام کرنے پڑے تھے وہ چاہتی انکار کر سکتی تھی پر وہ عاشر پر کسی طرح ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اسے اس سے پرابلم ہے اور وہ خاموشی سے چلی جانا چاہتی تھی اس سے پہلے وہ اسے پہچان لے۔۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی وہ اسے پہچانے۔۔۔

وہ کبھی کسی لمحے اللہ سے مایوس نہ ہوئی کیونکہ اگر کچھ اس سے چھینا تھا تو دیا بھی تھا۔۔۔وہ اپنا کما رہی تھی کا ی پر اضافی بوجھ نہ تھی کیا کم تھی اللہ کی مدد جو وہ ناشکرا پن کرتی اس سے مایوس ہو کر۔۔۔

ارسلان اج بھی جیل میں تھا پر اس کی نشانی ارسل تھا مریم اور زرش کے جینے کا سہارا۔۔۔اشعر شادی کر چکا تھا ایک بیٹی کا باپ تھا۔۔۔زرش نے اس زندگی سے سمجھوتا کر لیا تھا وہ ایک پرائیوٹ اسکول میں مونٹیسری ٹیچر تھی اب اس کا بیٹا بھی اسی اسکول میں پڑھ رہا تھا فری تھی اس کی فیس,زرش ایک انٹر پاس لڑکی تھی پر وہ پرائیوٹ بی اے کے اگزام دے کر اپنی ڈگری مکمل کر چکی تھی اب وہ اچھی تنخواہ لے رہی تھی جس سے وہ اور اس کے بیٹے کا اچھا گزارا ہو رہا تھا۔۔۔اشعر بھی اپنی بہن کو سپورٹ کر رہا تھا وہ انہی کے ساتھ رہتی تھی ۔۔۔اشعر کی بیوی سعدیہ بہتریں شریک حیات ثابت ہوئی اس نے کبھی نند کو کوئی تکلیف نہ دی وہ عزت کرتی تھی تو زرش نے بھی اسے بہت پیار دیا ہوا تھا۔۔۔مہینے دو مہینے کے بعد مریم آتی تھی ان کے پاس تین دن ٹھرتی بے انتہا ارسل کو پیار کر کے جاتی تھی وہ دن زرش کے لیۓ بھی خوشی کے ہوتے تھے۔۔۔مریم کے لیۓ زندگی کا احساس ارسل کے وجود سے تھا۔۔۔

کئیں دفعہ جیل جا کر اپنے بھائی سے مل اتی,ارسلان اسے منع کرتا تھا۔۔۔پورے تین سال گذر گۓ تھے ۔۔۔ان کا کیس کہیں دب کے رہ گیا یاد بادیا تھا کچھ معلوم نہ تھا انہوں نے صبر کر لیا تھا ارسلان کی زندگی جیل میں ہی گزرنے لگی تھی۔۔

مریم یہ امید کر رہی تھی شاید احد گیلانی کو عمر گیلانی کی موت پر بھی صبر اگیا ہو اب۔۔۔اس کے لیۓ کوئی فیصلہ کر دیں پر ان کی طرف سے دوبارہ کوئی بلاوا نہ ایا اور نہ وہ خود گئ کبھی۔۔۔

اب دوبارہ عاشر کا سامنے انا اس کے لیۓ تکلیف باعث تھا۔۔۔وہ اس کی پہنچ سے دور چلی جانا چاہتی تھی جلد سے جلد۔۔۔

@@@@@@@@@@

وہ صبح سے مصروف تھی میٹنگز میں عاشر کے ساتھ وہ تھک کر اپنی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔ابھی ایک اور میٹنگ نمٹانا باقی تھی۔۔۔

"پتا نہیں اور کتنے دن یہ سب برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔ سر ایاز نے کئیں دفعہ ذکر کیا تھا اپنے بزنس پارٹنر کا پر سوچا نہ تھا وہ عاشر یہی ہونگے, اف خدایا مجھے پہچان گیا تو کیا حشر کرے گا۔۔۔ سوچ کر جھر جھری لی مریم نے ۔۔۔

کچھ وقت ہوا تھا ایاز اور عاشر نے پارٹنر شپ کی تھی۔۔۔لگ بھگ چھ مہینے ہوئے تھے۔۔۔انہوں نے صرف نام ہی سنا تھا عاشر صاحب کا۔۔۔

اسی وقت دروازہ کھلا وہ جلدی سے کھڑی ہوئی پر سامنے سر ایاز کو دیکھ کر بے انتہا خوش ہوئی۔۔۔ سلام کیا مریم نے تو اس نے بھی خوشدلی سے جواب دیا۔۔۔

"کیسی ہو مس غنی۔۔۔ایاز نے پوچھا۔۔۔

"سر ٹھیک۔۔۔آپ واپس نہیں آئیں گے اب۔۔۔

"دونوں پارٹنر ایک آفیس نہیں سنبھال سکتے, اب میں لاہور میں رہوں گا اور عاشر یہیں۔۔۔

"سنا ہے تم ریزائن کر رہی ہو۔۔۔ کیا تمہارا شوہر واپس اگیا ہے۔۔۔ایاز نے اپنی سوچ مطابق پوچھا۔۔۔

"نہیں سر۔۔۔ کہیں اور جاب مل گئی ہے۔۔۔

"تمہیں یہاں کیا پرابلم ہے۔۔۔اگر عاشر سے کوئی پرابلم ہے تو مجھے بتاؤ میں اس سے تمہارے لیئے کہے دیتا ہوں۔۔۔ تمہیں جاب چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

"سر معاملہ کچھ پرسنل ہے مجبوری ہے اپ کو بتا نہیں سکتی۔۔۔ مریم نے بے بسی سے کہا۔۔۔

"اوکے کوئی بات نہیں میں عاشر سے کہے دیتاہوں وہ ایکسیپٹ کر لے اور جلد سے جلد فارغ کرے تمہیں

"تھینک یو سر یہ اپ کی بہت بڑی مہربانی ہو گی مجھ پر۔۔ایاز کو اس کی بیزاریت اچھی طرح محسوس ہوئی۔۔۔

وہ حیران تھا جو لڑکی ہمیشہ کہتی تھی وہ کبھی نہیں چھوڑے گی یہ کمپنی اب اس طرح جلد چھوڑنے کے چکر میں ہے۔۔۔آخر کیوں۔۔۔کچھ سمجھ نہ ایا۔۔۔

ایاز اس ویکینڈ کی پارٹی کے لیے ایا تھا اس کا انا ضروری تھا۔۔۔

@@@@@@@@

پارٹی کا میں سب موجود تھے۔۔۔ہر طرف روشنی کا سمان تھا۔۔۔پول بنا تھا جس کے سراؤنڈ پارٹی کا ارینجمینٹ تھا۔۔۔ہر کوئی تعریف کر رہا تھا۔۔جوس اور اسٹاٹر سرو ہو گ ئے تھے۔۔۔بلیک ڈنر سوٹ میں عاشر گیلانی بھرپور مردانہ وجاہت کی مثال لگ رہا تھا۔۔۔

مریم سمپل بلیک ڈریس میں ملبوس تھی سر پر اسکارف لیے۔۔۔وہ بھی حیران تھی اتنے خوبصورت ارینجمینٹس پر۔۔۔وہ اور رابعہ ایک سائیڈ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔اس کے موبائل پر اس کے منگیتر کی کال آئی تو وہ سننے کے لیے اٹھ گئی۔۔۔وہ دوسرے سائیڈ کھڑی زور و شور سے باتیں کرتی شدید مصروف لگی مریم کو۔۔۔مریم کو اکیلے بیٹھنا عجیب لگا اس لئے اٹھ کر کچھ سٹارٹر لینے کے لیئے گئی۔۔۔

"کیسی ہیں مس مریم۔۔۔وہ حیرت سے پلٹی اپنے نام بازگشت پر۔۔۔

مسکراتے ہوئے زیان عالم کو دیکھ کر حیراں ہوئی۔

"آپ یہاں۔۔۔

"اپ کے باس نے بلایا ہے۔۔زیان نے کندھے اچکائے۔۔۔

وہ حیران تھی کہ کوئی اپنے دشمن کو بھی اپنی خوشیوں میں شرکت کرنے کے لیۓ انوائیٹ کرتا ہے بھلا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔میں چلتی ہوں مجھے ایک کام ہے۔۔۔وہ زیادہ دیر یہاں کھڑے ہونے کا رسک نہیں لے سکتی ہے۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہوٹل کے اندر کی طرف جا رہی تھی یہ دیکھنے کہیں رابعہ اس طرف تو نہیں گئی۔۔۔

رابعہ تو اسے نہ ملی اچانک زیان کو دوبارہ اپنے سامنے دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔۔۔اسے اگنور کرتے ہوئے گزر جانا چاہتی تھی کہ وہ بولا۔۔۔

"آپ تو ایسے بیہو کر رہی ہیں جیسے مجھے جانتی ہی نہیں۔۔۔۔

وہ بلکل سامنے آگیا تھا اسے رکنا پڑا۔۔۔مریم نے دانت پیسے۔۔۔

"آپ کے اس احتیاط کو کیا نام دوں میں مس مریم۔۔۔وہ دوبارہ بولا۔۔۔

"پلیز مجھے مس غنی کہیں یہاں پر بھی مجھے اس نام سے بلایا جاتا ہے میں چاہتی ہوں آپ کے آفس میں بھی مجھے اسی نام سے بلایا جائے۔۔۔اس نے چڑ کر کہا۔۔۔

مریم کو افسوس ہوا اس کے اپلائے کرنے پر زیان کی کمپنی میں , پھر ان کے انٹرویو کال پر گئی کیوں۔۔۔وہاں گئی اور سلیکٹ بھی ہو گئی تھی۔۔۔اس کی کوالیفیکشن اور ایکسپرینس اچھا تھا۔۔

"شکر ہے آپ نے پہچان کا ایک سلسلہ تو بنایا پر صرف آپ میری آفس میں نہیں آنے والی بلکہ میں نے اس سے پہلے ایک بار آپ کی مدد بھی کی تھی شاید آپ بھول چکی ہیں۔۔۔زیان نے مزے سے کہا۔۔۔وہ اس کے شوخ انداز پر تذبذب کا شکار ہوئی۔۔۔

زیان نے اسے پی سی ہوٹل کی ملاقات یاد دلائی۔۔۔جانے کیوں اسے یہ لڑکی دل کو اچھی لگی صرف حسن ہی نہیں جس لڑکی کا کردار بھی بے مثال تھا۔۔۔اس نے جتنی بھی لڑکیاں دیکھی تھیں وہ منٹوں میں اس پر فدا

ہونے لگتی تھیں کچھ کو زیان کے امیر ہونے سے غرض تھا تو کچھ اس کی پرسنالٹی پر فلیٹ تھیں پر مریم کا انداز منفرد لگا جو اس سے بلکل امپریس نہیں ہوئی۔۔۔اس کے مخاطب ہونے پر مریم کا ناگوار چہرے کا انداز بنانا اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ایسی ہیں لڑکیاں کسی مرد کا غرور بننے کے لائق تھیں۔۔۔زیان کی پر شوق نگاہیں پزل کرتی تھیں مریم کو۔۔۔

"مجھے یاد ہے شکریہ اپ کا سر زیان عالم, فی الحال ابھی میں اس آفیس کی امپلائے ہوں بہتر ہو گا اس بات کا یہاں ذکر نہ کریں۔۔۔اس نے احتیاط بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"اوہ اس کا مطلب ابھی عاشر گیلانی بے خبر ہے اس بات سے۔۔۔۔زیان نے اندازے سے کہا۔۔۔

"امید کرتی ہوں اپ بھی یہ سب بتا کر ان کا موڈ نہیں خراب کریں گے۔۔۔اس کے سوال کا جواب دیئے بغیر مریم نے کہا۔۔۔

"اوکے ایز یور وش۔۔۔آئے لائک یور ایٹیٹیوڈ مس مریم۔۔۔زیان نے ہنس کر کہا۔۔۔زیان کے چہرے کے رنگوں نے اس کے اندر الارام کی گھنٹی بجائی اس سے پہلے وہ کسی بے نام سفر کا مسافر بنے اس کے قدم روکنا ضروری تھا۔۔۔

کسی نے بہت غصے یہ منظر دیکھا تھا جس سے وہ دونوں بے خبر تھے۔۔۔وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

"ایک منٹ سر زیان۔۔۔اس نے زیان کو آواز دی۔۔۔مریم فیصلہ کر چکی تھی اندر ہی اندر۔۔۔

"جی مس مریم۔۔۔زیان حیران ہوا اس کے اس طرح بلانے پر وہ پلٹا اور اس کا انداز سوالیا تھا۔۔۔

"سر مس مریم نہیں مسز مریم کہیئے گا یہ ہی سہی نام سہی پہچان ہے شکریہ۔۔۔اتنا کہے کر وہ رکی نہیں اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔وہ اسے جاتا دیکھتا رہا دل میں عجیب ٹھیس اٹھی۔۔۔۔یہ پہلی لڑکی تھی جو پہلی نظر میں اس کے دل کو بھئی تھی۔۔۔

خود کو سنبھالتا باہر آیا وہ پول کے پاس گزر رہا تھا مریم جو رابعہ کو ڈانٹنے میں مصروف تھی دونوں کی نوک جھونک زوروں پر تھی اسی لمحے غلطی سے اس کا پاؤں پھسلا اس سے پہلے وہ پول میں گرتی کسی نے اسے بچا لیا وہ اس کی دونوں باہوں کے مضبوط حصار میں تھی۔۔۔زیان عالم کو دیکھ کر اس کو شاک لگا۔۔۔

عاشر جو ایاز سے باتوں میں مصروف تھا جیسے اس کی نظر اس منظر پر پڑی یہیں تک اس کی برداشت تھی۔۔۔

سب کی نظر اس طرف تھی مریم کو شدید سبکی کا احساس ہوا اس سے پہلے خود کو چھڑاتی اس کی باہوں سے

۔۔۔

عاشر گیلانی گلاس پھینک کر ان کی طرف بڑھا۔۔۔مریم کو اس سے جدا کیا سب نے شاک ہو کر اس منظر کو دیکھا۔۔۔وہ اس کی کلائی تھامتا ہوٹل کے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

"سر چھوڑیں میرا بازو, کیا کر رہے ہیں۔۔۔کیوں میرا اور اپنا تماشہ بنا رہے ہیں۔۔۔مریم نے غصے سے کہا ۔۔۔ساتھ ساتھ اس سے اپنی کلائی چھڑانے کی کوشش کی۔۔۔پر پکڑ بہت مضبوط تھی وہ ذرا سا بھی خود کو چھڑا نا سکی۔۔۔

"سر چھوڑیں، کیا کر رہیں ہیں۔۔۔وہ ایک بار پھر گرائی۔۔۔اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی کلائی پر گرفت کو توڑنا چاہا پر پھر بھی چھڑا نہ پائی اب اپنے ہاتھوں کی مٹھی بنا کر مکے برسانے لگی اس کے ہاتھ پر پھر بھی کوئی فرق نہ پڑا کلائی سے بازو تک درد ہو رہا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔۔۔وہ کمزور ثابت ہو رہی تھی اس مضبوط طاقتور مرد کے سامنے۔۔۔

"چپ ایک لفظ اور مت کہنا مسز مریم عاشر گیلانی۔۔۔۔عاشر کے لفظ تھے یا کوئی زہر جس نے اس کی روح کو فنا کیا۔۔۔اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔اپنی موت نظر آئی اسے عاشر کی صورت کبھی اپنی کلائی کو دیکھتی تو کبھی عاشر کے چہرے کو جو غصے سے لال ہو رہا تھا

وہ اسے گھسیٹتا ہوا لے جا رہا تھا وہ جواب تک بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔اب اس نے ترک کر دی ساری مزاحمتیں اس کے الفاظ سن کر ,وہ اسے پہچان چکا تھا یہی بات اسے اندر اندر مار رہی تھی۔۔۔عاشر گیلانی کو اب زیادہ طاقت لگانے کی ضرورت نہیں پڑ رہی تھی وہ اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ چکی تھی۔۔۔عاشر نے پھر بھی اپنی گرفت اس کی کلائی پر برقرار رکھی ہوئی تھی۔۔۔

لفٹ میں لے کے تھرڈ فلور پر ہوٹل کے رومز کی رو میں وہاں سے گھسیٹتا ہوا ایک کمرے کے سامنے رکا اور کارڈ سسٹم سے دروازہ کھولا اور کمرے میں داخل ہوا۔۔۔وہ اسے ہوٹل کے روم میں لانے کے بعد گرفت سے اس کی کلائی کو آزاد کیا اور اسے بیڈ پر دھکا دیا وہ اوندھے منہ گری جا کر بیڈ پر۔۔۔.

عاشر گیلانی غصے کی انتہا پر تھا ایک گلاس پانی پی کر خود کو ریلکس کیا اسے دیکھنے سے گریز کیا جس پر اسے شدت سے غصہ ارہا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی سسک رہی تھی۔۔۔

کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکا ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی شرٹ کے اوپری بٹن کھول دیئے ,شاید یہ اس کا ایک انداز تھا خود کو ریلکس کرنے کا۔۔۔وہ ہنوز گھٹنوں پر سر رکھے رو رہی تھی۔۔۔

کچھ یاد آنے پر اس نے موبائل نکالا اور کال لگائی اور دوسری طرف ہیلو کی آواز آئی تو عاشر نے جلدی سے کہا

۔۔۔

"میری بات غور سے سنو ایاز ,مریم عبدل غنی میری بیوی ہے یہ بات پارٹی میں آئے سب کو اور خاص کر اس زیان عالم کو بتا دینا۔۔۔اسے اچھی طرح سمجھا دینا مریم بیوی ہے میری اس سے دور رہے اور اس کی آفیس میں پاؤں نہیں رکھے گی اس لیئے اپنے لیئے دوسرے امپلائے کا بندوبست کر لے۔۔۔اس کے لہجے میں نفرت تھی۔۔۔

اس نے سخت لہجے میں ایاز سے کہا تھا مریم چونکی اس کی بات پر رونا بھول کر۔۔۔

"واٹ کیا کہے رہے ہو تم۔۔۔دوسری طرف ایاز کی آواز میں حیرت کی انتہا تھی۔۔۔وہ جو جلدی سے آنسو پونچھ کر نکلنا چاہ رہی تھی اس کمرے سے وہ اس کی کلائی دوبارہ تھام گیا وہ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی اب وہ سنبھل چکی تھی وہ اس کی نظروں سے دور جانا چاہ رہی تھی وہ اس کو خود سے لگا چکا تھا۔۔۔اب کلائی چھوڑ کر اس کی کمر کے گرد بازو دے دیا وہ اس سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔وہ بے بسی کی انتہا پر خود کو محسوس کرنے لگی۔۔۔وہ اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھے ہوئے تھا۔۔اس کے ہونٹ اس کے چہرے کی سائیڈ کو چھو رہے تھے۔۔۔وہ اپنے چہرے کا رخ موڑ گئی اب عاشر کے ہونٹوں کا لمس اس کے کان پر اسے محسوس ہوا۔۔۔وہ بول رہا تھا کہ۔۔۔

"اس کے بارے میں بعد میں بات کریں گے فی الحال تم پارٹی کا نظام سنبھالو میں اپنی بیوی کو سنبھالتا ہوں۔۔۔پارٹی میں اب ہم نہیں آسکیں گے۔۔فی الحال کھانا لگواؤ اور سب کھانا کھا کر جائیں اس بات کو انشؤر کرنا۔۔۔عاشر نے اسے گھورتے ہوئے ایاز سے کہے کر کال ڈسکنیکٹ کی۔۔۔موبائل کو بیڈ کی طرف پھینکا

۔۔۔

اب مکمل اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔دونوں بازو اس کے گرد تھے اب بھی۔۔۔

"پوچھ سکتا ہوں تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس زیان عالم کا آفیس جوائن کرنے کا سوچنے کی۔۔میں تمہیں نہیں پہچان پایا پر تم تو مجھے پہچانتی تھی۔۔۔جس بات کا غصہ تھا سب سے پہلے وہی کہا۔۔۔اس کے کان کے پاس گراتے ہوئے لہجے میں بولا تھا وہ اندر ہی اندر کانپی۔۔۔

"پہلے مجھے چھوڑیں۔۔۔مریم نے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

"اور اگر نہ چھوڑوں تو۔۔۔ عاشر نے چیلینجنگ انداز میں کہا ایک آئے برو اچکا کر۔۔۔ وہ سائیڈ رخ سے اسے دیکھ رہی تھی پینٹھ ابھی بھی عاشر سے جڑی تھی۔۔۔ اس کی گرم سانسیں کان اور کندھے پر محسوس کی اس نے۔۔۔

"تو مسٹر عاشر گیلانی میں چیخ چیخ کر پورا ہوٹل سر پے اٹھالوں گی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ وہ کمر پر گرفت مضبوط کرتا اس کا اسکارف دوسرے ہاتھ سے کھول کر دور پھینک چکا تھا۔۔۔

"اتنی ہمت ہمممم, امپریسوو۔۔۔۔ اب اپنے سامنے کر کے اس کی کمر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"دور ہوں مجھ سے, مجھے ہاسٹل جانا ہے واپس۔۔۔ مریم نے تند لہجے میں کہا پر گلابی ہونٹ لرز رہے تھے نظریں جھکیں تھیں... وہ اس کی ہر حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا اور اسے خود کے نزدیک کیا اب اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا شرم کے مارے وہ اس کے رنگ بدلتے چہرے کو دلچپسی سے دیکھا۔۔۔ پر مریم اس کے اور اپنے بیچ فاصلے کو برقرار رکھنے کے لیئے بیچ میں اپنے بازو رکھے تاکہ فاصلہ رہے جسے عاشر ناکام بنا رہا تھا۔۔۔

"اب دور رہنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔ آزاد چھوڑ دوں تاکہ تم اس کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ ہممممممممم۔۔۔ عاشر نے گرم لیجے میں کہا وہ ہنوز اپنے سینے پر بازو رکھے ہوئے تھی عاشر نے اور نزدیک کیا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ عاشر کے سینے پر رکھے اور کہا۔۔

"پلیز دور ہو کر بات کریں۔۔۔ اپ کے ہر سوال کا جواب دوں گی۔۔۔ مریم اس کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے کہا۔۔۔

"کیوں اپنی نازک جان لگا رہی ہو۔۔۔ ہو گا وہی جو میں چاہوں گا اس کے کان کے نزدیک ہو کر عاشر نے کہا

"فاصلہ ہمارے بیچ رہے گا یا نہیں یہ فیصلہ صرف اور صرف میرا ہو گا سمجھی۔۔۔عاشر کی بات پر اسے شدید غصہ آیا اس کے سینے پر اپنے ناخن زور سے گڑے ایک لمحے کو درد سے لڑ کھڑایا مریم اس سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔عاشر نے اپنا سینا مسلا جہاں کچھ خروچیں اور خون کے چند قطرے تھے۔۔۔

"میری اجازت کے بغیر کچھ نہیں ہو گا عاشر گیلانی یہ یاد رکھنا اور ایک بار میں خود اپ کی قید میں آئی تھی اپنے بھائی کی آزادی کے لیے, تب اپ دھوکا دے کر بھاگ گ ئے تھے۔۔۔اب میری آزادی پر کونسی جرح لگا رہے ہیں۔۔میری مرضی جو کروں بلکہ جو دل میں آئے گا کروں گی۔۔۔زیان عالم کی آفیس میں جاب کروں گی سمجھے اپ۔۔۔وہ غصے میں جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی۔۔۔

"ہاں تمہارے پیچھے دیوانہ ہوا پڑا ہے نیچے نظارہ کر چکا ہوں۔۔۔کبھی پی سی ہوٹل کبھی اس کی آفیس اور اج یہاں کاریڈور میں۔۔۔بتاؤ کیسا لگ رہا تھا اس کی بانہوں میں۔۔۔عاشر گیلانی غصے کی شدت میں کہا اور وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی کتنی گندی سوچ تھی اس کی۔۔۔مریم کنگ ہو گئی کچھ کہے نہیں سکی کچھ لمحوں کے لیے شاید کوئی جواب نہ بن پڑا تھا اس سے۔۔۔

وہ غصے سے اس کی طرف بڑھا وہ دیوار سے جا لگی اس پر جھکتا ہوا بولا۔۔۔

"کتنے مردوں کو اپنے قابو میں رکھو گی ایک ایاز کم تھا جو اب زیان عالم, تمہیں اپنا شوہر نہیں دکھتا, کرنا ہی تھا کسی کو اپنے حسن سے گھائل تو مجھے کرتی۔۔۔یہ دستور بھی ہے اور تمہیں حق بھی ہے۔۔۔وہ اس کے بالوں پر اپنی پکڑ مضبوط کرتا دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ دبوچا تھا۔۔۔اس کے لہجے میں نرمی کے بجائے شدت تھی غصے کی۔۔۔

وہ آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کاسئے میں محبت مجھے درکار نہیں ہے

دل بھیک میں کچھ لینے کو تیار نہیں ہے

کچھ وہ بھی پشیمان نہیں اپنے کیئے پر

کچھ دل بھی رعایت کا طلبگار نہیں ہے

"اپ کی گندی سوچ کا میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔مجھے جانے دیں یہاں سے جب در بدری میرے نصیب میں لِکھدی ہے تو اسے سہنا میری مجبوری ہے۔۔ مریم نے اس کی گرفت سے اپنا چہرہ چھڑا کر کہا۔۔ بالوں پر اس کی گرفت اب بھی تھی۔۔۔

"تم اپنی ادائیں دکھاؤ میں گھائل ہونے کو تیار ہوں کیا پتا اس در بدری سے تم کو چھٹکارا مل جائے۔۔ میں تمہارا مقام اور حق دونوں تمہیں دے دوں۔۔ عاشر اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"جب حق سے آئی تھی تب زخم دے کر بے رحم بن گ ئے,اب مجھے کسی حق کی ضرورت نہیں, جیسے پہلے میری پہنچ سے دور گ ئے تھے اب بھی چلے جائیں یا مجھے جانے دیں۔۔۔ زندگی سے اپنا حق لینا اگیا ہے مجھے, آپ کے دیئے حق کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں اکیلی تنہا خوش ہوں۔۔۔ مریم نے متوازن لہجے میں بولی وہ اس کو دیکھتا رہ گیا اس کی کہی کھری بات پر۔۔۔

"میرا حق کسی اور سے وصول کرو گی تو پھر ایسی باتیں ہی کرو گی۔۔۔ عاشر کی کہی بات پر مریم کو تکلیف ہوئی

۔۔۔

" چھی چھی اپ کی گندی سوچ کا میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ مریم نے تاسف سے کہا۔۔۔

"جو بھی ہوا بھول جاؤ تم۔۔۔ اب اپنی زندگی میرے حساب سے جیو گی تم سمجھی۔۔۔ عاشر نے شانے اچکا کر ایک اور حکم دیا۔۔ وہ اس ظالم شخص کو دیکھتی رہ گئی جس کے جو منہ میں ایا کہے رہا تھا بغیر سوچے مریم کو کیسا لگ رہا ہے۔۔۔

"اگر میں انکار کروں تو۔۔۔مریم نے پوچھا۔۔۔
"تو تمہاری یہ چلتی سانسیں تم پر تنگ کر دوں گا اور تم جانتی ہو میں یہ بھی کر گزروں گا۔۔عاشر اس کی دونوں بازو پر گرفت مضبوط کی وہ اس کے شکنجے میں بن پانی کی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑانے لگی۔۔۔
مریم انکھیں بند کر چکی تھی درد کے مارے۔۔۔اس سے پہلے اس پر اور کوئی سختی کرتا اس کی نظر اس کے بازو پر پڑی اپنا دیا ایک زخم دیکھ کر وہ دوسرا زخم نہ دے سکا۔۔۔ایک دم عاشر نے اسے چھوڑ دیا وہ ساکت ہو کر اسے دیکھنے لگی اس کے اتنا جلدی چھوڑنے پر۔۔۔
"بحر حال یہ طے ہے ابھی تم یہیں رہو گی۔۔۔عاشر نے دوٹوک لہجے میں کہا۔۔۔
مریم اسے دیکھتے ہوئے سوچا" اگر ابھی اس سے اور بحث کی تو جانے کیا کر بیٹھے میرے ساتھ۔۔۔یہی سوچ اتے ہی اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔
"گڈ۔۔۔ہاسٹل فون کر کے کہو اپنے شوہر کے ساتھ ہو اس لیے نہیں ارہی ویسے بھی سب کو تم نے بتا رکھا ہے اپنے نکاح کا۔۔۔عاشر نے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔وہ دانت پیستی رہ گئی۔۔۔
اس کی پرس سے موبائل نکال کر اسے تھمایا۔۔۔وہ حیران تھی اسے کیسے پتا چلا وہ سب کو بتاتی آئی ہے اس کے نکاح کا۔۔بحر حال اس نے موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے وہی کیا جو اسے کرنا چاہیے تھا۔۔وہ کال پر وارڈن کو بتانے لگی جو عاشر نے اس سے کہنے کو کہا۔۔۔کال کے بعد اس سے موبائل لے لی عاشر نے۔۔۔وہ دیکھتی رہ گئی اس ظالم شخص کو جو صرف اپنی من مانی کرنا جانتا ہے۔۔۔
@@@@@@@@

ویٹر نے کھانا سرو کیا اور چلا گیا۔۔۔ عاشر خود واش روم سے فریش ہو کر نائیٹ ڈریس پہن چکا تھا بلو ٹراؤزر پر وائیٹ شرٹ پہنے ہوئے تھے جب کہ وہ اب تک اسی حالت میں تھی صرف اپنا اسکارف اٹھا کر دوبارہ پہن لیا اور دوپٹہ اچھی طرح لپیٹے صوفے پر سکڑی سمٹی بیٹھی تھی۔۔۔

"آؤ کھانا کھاؤ۔۔۔ عاشر نے نارمل ٹون میں کہا وہ کچھ حد تک ریلکس ہو گیا کیونکہ اس کے منع کرنے پر دوبارہ ہاسٹل کا نہ کہا اور یہیں ٹھہر گئی تھی۔۔

"مجھے نہیں کھانا۔۔ مریم نے آہستہ آواز میں کہا نظریں زمیں پر ٹکی تھیں۔۔

"مجھے زبردستی پر مجبور نہ کرو, کھالو کھانا, ناراضگی مجھ سے ہے کھانے سے نہیں۔۔

"دیکھیں میں اپ سے بحث نہیں کرنا چاہتی, صبح ہوتے ہی مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔۔ مریم نے چڑ کر کہا نظریں ہنوز جھکیں تھیں۔۔۔

"کھانا کھالو پھر یہ باتیں کرتی رہنا بے تُکی بے سُری۔۔۔ عاشر نے اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتا اپنی بات بولا تھا۔۔۔

عاشر گیلانی کا نارمل انداز اسے حیران کر رہا تھا۔۔۔

"میری ہر بات ضروری ہے , ناکہ بے تکی یا بے سری مسٹر عاشر گیلانی۔۔اس کے مضبوط لہجے پر عاشر گیلانی بولا۔۔

"ہمممم گڈ, تو تم دشمنی بھی رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔

"دوستی کبھی تھی ہی نہیں ہمارے بیچ۔۔۔ تو دشمنی کیسی۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

"چلو تو پھر اسی لیئے کھالو کہ دشمن سے لڑنے کے لیئے بہت ہمت چاہیئے ہوتی ہے۔۔اس کے بچکار نے پر وہ کلس کر رہ گئی۔۔

غصہ تو شدید ارہا تھا مریم کو پر ضبط سے کام لے رہی تھی اس کا دماغ اگے کے حالات کا سوچنے لگا پر فی الحال کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کیا کرے۔۔۔اتنا اچانک عاشر کو سب پتا چلا تھا کہ اس کا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا۔۔اندر اس کے بہت شور برپا تھا جبکہ وہ بظاہر خاموش تھی۔۔۔

"اتنا سب ہونے کے بعد عاشر گیلانی نارمل ہو سکتا ہے پر مریم قریشی کبھی نہیں۔۔مریم نے سوچا۔۔اس کی نظر پڑی تھی عاشر کو کھانا کھاتے ہوئے۔۔۔

"رزق سامنے ہو تو اسے انکار نہیں کرتے یہ رزق کی بے حرمتی ہے مریم۔۔۔ارسلان بھائی کی کہی بات اس کے کانوں میں گونجی۔۔۔

وہ خاموشی سے پلیٹ اٹھا کر اس میں تھوڑے چاول لے کر کھانے لگی۔۔دل خون کے آنسو رویا ان کا دیا ایک نوالہ جو منہ کو لگایا تھا پر کھانے کی بے حرمتی اسے گوارہ نہ تھی۔۔۔

چند نوالے کھا کر وہ واشروم کی طرف چلی گئی۔۔۔کافی دیر کے بعد نکلی اس کا چہرہ بتا رہا تھا وہ رو کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر آئی ہے۔۔اس دوران ویٹر اکر برتن لے کر جا چکا تھا۔۔۔اب عاشر کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا۔۔۔وہ کھڑی تھی کیونکہ وہ صوفے پر پھیل کے بیٹھا تھا۔۔۔

"تم آرام کرو اب۔۔۔۔اتنا کہے کر وہ صوفے سے اٹھا۔۔۔دن کو جاب پھر شام کو پارٹی میں آئی اب تھکن سے برا حال تھا مریم کا,وہ صوفے پر ٹک گئی اپنے دوپٹے کو اچھی طرح پھیلایا خود پر۔۔۔کچھ دیر میں اس کی آنکھ لگ گئی۔۔۔۔

@@@@@@@

وہ شیشے کی ونڈو کے پاس کھڑا باہر کا ویو دیکھ رہا تھا۔۔۔چاروں اور اندھیرا فلور لیمپس سے سجا گارڈن دھیمی روشنیاں۔۔۔اس ہوٹل کی خوبصورتی بے مثال تھی۔۔۔عاشر نے پلٹ کر دیکھا, وہ صوفے پر گہری نیند سو رہی تھی۔۔۔وہ اس کے خوبصورت چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔

"میں شاید تمہیں کبھی نہ پہچان پاتا اگر اج دن کو کمال صاحب تمہارا ریزیگنیشن نہ لاتے۔۔۔عاشر نے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔اور وہ لمحے سوچنے لگا جب اس کے بارے میں جانا تھا۔۔۔

"سر اس پر سائن کر دیں۔۔۔کمال صاحب نے کہا تھا دن کو جب وہ اکیلا تھا آفیس میں, مریم چھٹی لے کر جا چکی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔عاشر نے پوچھا۔

"سر مس غنی کا ریزیگنیشن ایکسیپٹ کر لیں اور ون ویک ڈیوریشن کا ریکمنڈ کیا ہے سر ایاز نے۔۔۔کمال صاحب نے پوری بات بتائی۔۔عاشر نے سائن کر دیا۔۔۔

"اور سر یہ ای میل کی کاپی ہے جو انہوں نے آفیس سسٹم پر کی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کی لکھی پر مس غنی لکھا تھا جبکہ ای میل کاپی پر اس کا مکمل نام درج تھا مس مریم عبدل غنی۔۔۔

اس کے زیر لب کہنے پر حیرت بھرا انداز دیکھ کر کمال صاحب نے خود ہی کہا۔۔۔

"جی سر مس غنی کا مکمل نام مسز مریم عبدل غنی ہے۔۔۔اب کے کمال صاحب نے پورا نام لیا۔۔

"اگر مسز ہے تو تم لوگ مس کیوں کہتے ہو۔۔عاشر نے سنبھل کر پوچھا تھا سادہ لہجے میں۔۔

"سر ان کا صرف نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں, بس وہ شروع سے خود کو کہلواتی تھیں مس غنی تو سب یہی کہنے لگے۔۔انہوں نے سرسری لہجے میں بتایا۔۔۔وہ حیران ہوا جہاں وہ تصور نہیں کر سکتا تھا وہاں اسے پا کر

حیران تھا۔۔۔ وہ سندھ کے اس شہر میں اکیلی رہ رہی ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔ "واقعی زندگی بہت بے اعتبار ہے اس نے سوچا۔۔۔ مریم کا اتنا دور اکیلے رہنا اسے تکلیف دے گیا۔۔۔

"تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے عاشر گیلانی یہی تو چاہتے تھے تم لوگ وہ در در کی ٹھوکریں کھائے دیکھو پنجاب سے ٹھوکر لگی سندھ اگری۔۔۔ تمہاری بیوی تمہاری عزت اکیلی رہ رہی ہے اور تمہیں غیرت نہیں ارہی عاشر گیلانی کیا بات ہے تمہاری۔۔۔ اندر کی آواز پر اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچین تھیں۔۔

"سر ایاز کی لاڈلی ہے مس غنی۔۔۔ اکمل صاحب کی آواز گونجی اس کے کانوں میں نفرت سی ہوئی خود سے

۔۔۔

"تم تو بہت غیر تمند بنتے ہو۔۔۔ پھر کہاں گئی تمہاری غیرت تمہاری بیوی چندر پوں کے لیے یہاں بھٹک رہی ہے۔۔۔ ایاز کی عنایتیں تھیں اس پر۔۔۔ اندر کے شور سے گھبرا کر وہ اٹھ کھڑا ہوا آفیس سے۔۔۔

شام تک وہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔ "مجھے مریم سے بات کرنی پڑے گی میں اسے اس قسم کی آزادی نہیں دے سکتا۔۔۔ وہ سوچ چکا تھا۔۔۔ پر اس کی آئی ڈی آفیس میں دیکھ چکا تھا وہ یونی کی ٹاپر تھی اور ایم بی اے بھی کر چکی ہے۔۔۔ وہ واقعی اسے حیران کر گئی تھی اپنی قابلیت سے جبکہ اسے اندازہ نہ تھا وہ اس قابل تھی۔۔۔

"پراج زیان کی بانہوں میں تمہیں دیکھ کر میری کیا حالت ہوئی تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ غصہ بہت تھا تم پر پر تمہارے پچھلے زخم کے نشان نے مجھے روک دیا ورنہ اج تمہیں تھیس نھیس کر دیتا۔۔۔ وہ جو بے خبر سو رہی تھی اس کے سامنے دوزانو بیٹھا تھا وہ۔۔۔

"تم سمجھتی ہو میں بھول گیا ہوں عمر گیلانی کی موت کو تو یہ تمہاری بھول ہے اس کا حساب اب بھی باقی ہے مریم قریشی۔۔۔ اس نے نفرت سے سوچا۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔

upcoming Epi scene ....

وہ بے تابی سے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔پر وہ اگے سے اس کا راستہ روکے کھڑا تھا کسی پہاڑ کی طرح

۔۔۔

"مجھے جانے دیں پلیز۔۔

"اگر نہ جانے دوں تو۔۔وہ اس پر جھکا وہ دور ہوئی گھبراہٹ میں اور دور ہوتی وہ ایک قدم پیچھے وہ ایک قدم اگے کی طرف بڑھا۔۔۔وہ دور ہوتی فاصلہ بڑھا رہی تھی اور وہ قدم بڑھا کر اس فاصلے کو ختم کر رہا تھا۔۔۔ آخر کب تک یہ کھیل چلتا اس کی پینٹھ دیوار سے جا لگی اور فاصلوں کے راستے بند ہو گ ئے۔۔۔وہ اس کے بلکل نزدیک اگیا اتنا کہ وہ اس کے پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔گلابی ہونٹ کپکپا رہے تھے انکھیں شرم سے جھکی جا رہیں تھیں۔۔۔دونوں بازو اس کے دائیں بائیں کر کے فرار کے سارے راستے بند کر چکا تھا۔۔۔

"پلیز جانے دیں خدا کا واسطہ ہے۔۔۔اس نے گڑگڑا کر کہا۔۔۔

"شششش اب ایسا کوئی واسطہ نہ دینا۔۔۔اس کی شرارتی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے کیا اس کے ذرہ سے لمس اس کے اندر تلاطم برپا ہوا۔۔۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔اس نے نظریں اس کے جوتوں پر جماتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں بلکل ٹھیک سمجھا ہوں تمہیں۔۔۔اس کی کان کی لو پر اپنے ہونٹوں کا پہلا اور پھر دانت کا لمس چھوڑا اس نے اور سرگوشی میں کہا تھا۔۔۔وہ ایک دم اپے سے باہر ہوئی اس حرکت پر اور اسے دور دھکیلا اور کہا

۔۔۔

"کیا سمجھے ہیں اپ۔۔۔اس کی ہمت پر وہ حیران ہوا اور لمحوں میں اس جھٹکے سے سنبھلا۔۔۔کیونکہ اس نازک لڑکی سے وہ یہ ہمت کی امید نہیں کر رہا تھا۔۔۔ذرہ لڑکھڑانے کے بعد وہ سنبھل کے اب کھڑا تھا۔۔۔ پر وہ نازک سی لڑکی غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی اس کی اس حرکت پر۔۔۔

"بتائیں آپ نے مجھے کیا سمجھا تھا اور کیا سمجھ رہے ہیں۔۔۔

"یہی کہ جب بیوی حق مانگے تو اسے اسی وقت دینا چاہیئے ذرہ دیر نہیں کرنی چاہیئے کیا پتا وہ کسی اور کے پاس نہ چلی جائےاسسسس۔۔۔

"شٹ اپ کتنے گھٹیا انسان ہے آپ کتنی گھٹیا آپ کی سوچ کس بات کو کس طریقے سے آپ لیتے ہیں میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اس کی بات کاٹ کر وہ غرائی۔۔۔

اس پر نظریں فوکس کی ہئے اس نے کہا تھا پر وہ اس کی بکواس پر جھنجھلا اٹھی تھی اور نفرت سے اس کی گھٹیا بات کا جواب دیا اور دوپٹا درست کرنا نہ بھولی ساتھ میں۔۔۔

"ہممممم جو بھی بات تم نے حق کی کی تھی اور اب ,اج,ابھی میں تمہیں تمہارے حق سے دینے لگا ہوں۔۔۔ امید ہے روکنے کی غلطی نہیں کروگی تم کیونکہ مجھے تم اچھی طرح جانتی ہو,رکاوٹیں میرے حوصلے نہیں توڑ سکتی اور جب میں کچھ کرنے کی ٹھان لوں تو مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔۔۔

وہ اس کے رنگ بدلتے چہرے کو حیرت سے دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ غصے سے لال اور انکھوں کی سرخی اس کے غصے کی انتہا ظاہر کر رہی تھیں اس کے ہر انداز میں ایک عزم تھا اور جس طرح وہ لفظ چبا چبا کر جب ادا کر رہا تھا اس سے پتا لگ رہا تھا کہ وہ کس جنون اور شدت سے کہہ رہا ہے اس کا ہر انداز اس کے حوصلوں کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔اس نے جارحیت سے اس کے جسم سے اس کا دوپٹا الگ کر کے دور پھنک دیا۔۔۔وہ

نازک سی لڑکی ایک طرف پڑے اپنے دوپٹے کو اور دوسری طرف اس پہاڑ کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ "کیا واقعی اب وہ خود کو اس کے جنوں اور شدت سے بچا بھی پائے گی یا نہیں

صبح کو کسمسا کر اٹھی خود کو مضبوط شکنجے میں پایا مریم کو لمحے بھر کو سمجھ نہ ایا کیا ہوا ہے۔۔۔ خود کو عاشر کی بانہوں کے حصار میں محسوس کر کے چونکی۔۔

یاد ایا وہ تو صوفے پر سوئی تھی پھر یہاں کب اور کیوں کیسے آئی۔۔۔

"کیا ہے ہٹو۔۔۔ ہٹاؤ یہ ہاتھ۔۔۔ وہ چیخ کر بولی۔۔ وہ بیڈ پر تھی مکمل اس کے حصار میں پہلے صرف بازو لپیٹے تھے اب اس پر اپنی ٹانگ رکھ لی عاشر نے۔۔۔ وہ اس کی ڈھٹائی پر حیران تھی۔۔۔ خود کو چھڑانے کی کوشش کی اتنا بھرپور توانا مرد اس نازک لڑکی پر مکمل حاوی تھا تو وہ اسے کیا دور کر پاتی۔۔۔

"حد میں رہو اپنی, خاموشی سے لیٹی رہو۔۔۔ اب اواز آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ اس کی مزاحمت کو دیکھتے ہوئے عاشر نے کہا۔۔ وہ اندر ہی اندر الجھی تھی اس کے روی ئے پر جانے کیوں اس کا دل دھڑکا نہ تھا اس کے لمس پر۔۔۔ وہ اپنا لمس اس کے کندھے پر چھوڑ رہا تھا۔۔ اب اس کا رخ خود کی طرف کر کے ہونٹوں پر جھکنے لگا تو مریم نے چہرے کا رخ پھیر دیا اور تکیہ میں منہ کر لیا وہ ہنوز اس کے حصار میں تھی۔۔۔

عاشر نے اس کی حرکت پر اپنے ہونٹوں کا لمس اس کے کان پر چھوڑا اور اس کی لو کو دانت سے کاٹا اور کہا۔۔۔

"پیار سے کہو۔۔۔ تو شاید چھوڑ دوں پر غصے سے نہیں۔۔۔ عاشر نے اس کے وجود میں گم ہو کر کہا۔۔۔

"عاشر پلیز, مجھے چھوڑ دیں۔۔۔ اب کے ارام سے بولی۔۔۔

"ہمم ٹھیک ہے۔۔ پتا ہے کل رات گرنے لگی تھی تم صوفے سے اس لی ئے اٹھا کر بیڈ پر لا یا ہوں, اب پوری رات پہریداری کرنے سے رہا۔۔۔ عاشر نے نارمل لہجے میں کہے کر اپنا حصار توڑا اور وہ تڑپ کر نکلی۔۔۔۔

"تو گرنے دیتے, مجھے عادت ہے گر کر چوٹ کھا کر پھر سنبھلنے کی۔۔۔ مریم نے بے تاثر لہجے میں کہا۔۔۔ وہ اس کی زخمی لہجے میں ہی بات پر دیکھتا رہا کہیں کوئی درد جاگا تھا پر یہ احساس لمحے بھر کا تھا پھر نارمل ہو گیا تھا وہ

۔۔۔

اس نے اٹھ کر بال سمیٹے ان کا جھوڑا بنایا۔۔۔ کیچر کے لیۓ اِدھر اُدھر نظر گھمائی صوفے پر دوپٹا اور اسکارف دونوں نظر آۓ پر کیچر نہ ملا مڑ کے دیکھا تو عاشر اپنے ہاتھ میں گھما رہا تھا اس کا کیچر۔۔۔

"یہ میرا ہے دے دیں۔۔ وہ اس کی آنکھوں کے شوخ تاثر کو دیکھ کر نظریں جھکا گئی۔۔۔

"کیوں۔۔۔ عاشر نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

"بال سمیٹنے کا ہے... مریم نے کہا۔۔۔

"جانتا ہوں, کھلے رہنے دو۔۔۔ عاشر نے مبہم لہجے میں کہا۔۔۔

وہ پریشان نظروں سے دیکھنے لگی عاشر کو۔۔۔ دماغ کے گھوڑے تیزی سے دوڑاۓ۔۔۔

"کچھ غلط ہے کچھ عجیب ہے۔۔ پر کیا اور کیوں۔۔ کیا یہ شخص واقعی میں یہ سمجھ رہا ہے کہ میں اتنا وقت پر سکون اور خوش رہی ہوں جو اس طرح مجھے بے سکوں کرنا چاہتا ہے۔۔۔ اس کا ذہن سوچوں میں محو تھا۔۔۔ عاشر اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔

"کاش عاشر گیلانی میں بتا سکتی کہ اتنا وقت میں نے کس اذیت میں گزارا ہے, میرے بھائی کے ہوتے ہوۓ کبھی میرے پاؤں میں کوئی کانٹا نہیں چبھا تھا, پھر میں نے کانٹوں پر چل کر زندگی کو گزارا ہے, ہر خوشی کے پل کو ترسی ہوں جو پل مجھے گھر والوں کے ساتھ ہونا چاہیۓ تھا وہ قیدِ تنہائی میں کاٹا ہے اور تم سمجھ رہے ہو میں خوش اور آزاد رہی ہوں۔۔۔ کاش تم پوچھتے تو بتاتی کتنا کچھ جھیلا ہے میں نے, کیا اس سے بھی زیادہ سزا کی مستحق ہوں, جو مجھے تم ایک اور اذیت دینے کے درپے ہوۓ ہو۔۔۔۔

وہ اس چہرہ دیکھ کر سوچنے لگی تھی۔۔۔

"کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو زیادہ سوچو مت ورنہ الجھ جاؤ گی۔۔۔ جو چل رہا ہے جیسے چل رہا ہے چلنے دو۔۔۔ اچھا سوچو اچھا ہو گا۔۔۔ عاشر بیڈ سے اتر کر آیا اس کے بالوں کو کیچر میں مقید کیا وہ اس کے ہاتھ جھٹکنا چاہ رہی تھی پر فی الحال اس کو غصہ دلانا افورڈ نہیں کر سکتی تھی اس لیے خاموشی بہتر تھی۔۔۔ اپنی بات کہہ کر عاشر نے اس کا گال تھپتھپایا۔۔۔

"لمحہ لمحہ یہ شخص بدل کر مجھے اپنے نئے روپ سے شناسا کر رہا ہے, کونسا رنگ کونسا روپ سچا ہے مجھے نہیں پتا پر تم لوگوں پر اب کوئی بھروسا نہیں مجھے۔۔۔۔

اس نے نفرت سے سوچا پر نظر چرا گئی وہ اس پر اپنی شدید نفرت ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی۔۔۔

"تو پھر ایک اور کھیل شروع عاشر گیلانی۔۔۔ ہر کھیل تم شروع کرو اور تم ختم , ایسی بھی کوئی بات نہیں, کبھی تم بھی ہارو تو کوئی بات ہو۔۔۔ وہ واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

@@@@@@@@

فریش ہو کر مریم وہی لباس پہن آئی۔۔۔ کیئر کے باوجود کچھ بال بھیگ گئے تھے اس کے۔۔۔ وہ اس کے صاف ستھرے نکھرے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا کچھ تو تھا جو اسے اپنی طرف کھینچتا تھا کیسی جاذبیت تھی اس کے چہرے میں۔۔۔ مریم کی احتیاط اسے اچھی لگی وہ اسکارف پہن کر اور دوپٹہ اچھی طرح لپیٹے ہوئے تھی۔۔۔

"کیا اب مجھے اجازت ہے۔۔۔۔ میں جاؤں۔۔۔ مریم نے پوچھا۔۔۔

"ناشتہ کر لو آنے والا ہے وہ واشروم کی طرف بڑھا کہتے ہوئے۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں, میں فُل ہوں۔۔۔اس نے کہا۔۔۔وہ اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی پر وہ واشروم میں بند ہو گیا وہ بند دروازے کو گھورتی رہ گئی۔۔۔۔

"کیوں نہ چلی جاؤں یہاں سے , کتنی دفعہ ایک بات ہو چھوں جانے کیا چاہتا ہے یہ شخص۔۔اس نے کلس کر سوچا۔۔۔

یہی سوچ کر دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

اس نے کھولنا چاہا پر کھلا نہیں اس سے۔۔۔نہ کنڈی لگی تھی پھر بھی دروازہ کھلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

غصہ بہت ارہا تھا۔۔۔دل چاہا زور زور سے بجائے۔۔۔کچھ سوچنے کے بعد بولی۔۔۔

"اوہ یاد ایا کارڈ سسٹم ,اٹ مینسنس یہ اندر باہر کارڈ سے کھلتا ہے, یہیں کہیں ہو گا کارڈ, مجھے ڈھونڈنا ہو گا۔۔۔وہ خود سے بولی اور جلدی جلدی ڈھونڈنے لگی۔۔۔سارا کمرہ چھان مارا پر ملا نہیں۔۔۔

اسی وقت واشروم کا دروازہ کھول کے وہ ایا باتھ گاؤں میں۔۔۔وہ اس کے چہرے کے پکاڑے جانے والے تاثر کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

"کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

"نہیں تو۔۔۔اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتی ہوئی بولی۔۔۔

"کہیں باہر نکلنے کے لیئے کارڈ تو نہیں ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔اس کے پوچھنے پر گڑبڑا گئی کچھ کہے کر مرنا نہیں تھا اسے ,اس لیئے چپ رہی۔۔۔اسی وقت دروازہ ناک ہوا۔۔۔وہ دروازہ کھولنے کے لیئے گیا۔۔۔

کارڈ سے دروازہ کھل گیا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

"مطلب واشروم میں لے گیا تھا۔۔۔اس نے سوچا۔۔۔وہ اس کی چالاکی پر چڑ گئی۔۔۔

"تم ناشتہ کرو, میں چینج کر لوں تب تک۔۔۔وہ بولا۔۔۔

اس نے کچھ کہنے کے لی ئے لب کھولے ہی تھے وہ بولا۔۔۔

"اوہ میرے کپڑے نکال دو۔۔۔

"پہلے بھی خود نکالتے تھے اب بھی نکال لیں, کونسا مستقل مجھے اپ کے ساتھ رہنا ہے۔۔۔ مریم کے انداز میں بیزاریت تھی۔۔

"جب تک ہو تب تک سب کام کر لو بغیر کہے۔۔۔ عاشر نے سکوں کہا۔۔۔۔

"کیسے بھول گیا اتنے سال بیچ کے , ایسے بیہیو کرتا ہے جیسے بیچ میں کچھ ہوا ہی نہیں اور سب نارمل ہے ہمارے بیچ۔۔۔ سوچا پر کہے نہیں سکی۔۔۔

"لگتا ہے تم سوچتی رہتی ہو اور کیسے گزرے گی زندگی ہماری, اگر ایسے سوچوں میں بولتی رہی۔۔۔ وہ زیر لب مسکرایا اپنی بات کہے کر۔۔۔

"آپ کے لیے اچھا یہی ہو گا میری زبان نہ کھلوائیں۔۔۔ مریم نے جلے دل سے کہا۔۔۔

"تو ٹھیک ہے جیسا تم کہو جلدی کپڑے نکالو ورنہ میں گاؤن اتارنے لگا ہوں۔۔۔ اس کے اس طرح کہنے کی دیر تھی وہ جلدی سے الماری کی طرف بڑھی, جس طرح سلیقے سے کپڑے پڑے تھے اس سے ظاہر ہو رہا تھا کئیں دن سے وہ یہیں پر رہ رہا تھا۔۔۔

بحر حال اسے شرٹ اور پینٹ تھما کر وہ چہرے کا رخ دوسری طرف کر کے کھڑی ہو گئی عاشر کو ہنسی آئی اس کے انداز پر۔۔۔

وہ ریڈی ہو کر صوفے پر بیٹھا اور اسے ناشتے پر بلایا وہ خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔ اس سے بحث کی اب اپنے اندر ہمت نہ تھی۔۔ اس لی ئے جتنے نوالے حلق سے اتر سکے وہی کھا کر ہاتھ کھینچ لی ئے۔۔۔

اب وہ بیٹھی اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہی تھی مگر عاشر کے سکوں سے کھانے پر زہر کے گھونٹ پی کر صبر کر رہی تھی جو فارغ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد بولی۔۔۔

پلیز مجھے جانا ہے ہاسٹل دیر ہو رہی ہے۔۔۔

"میں خود ہاسٹل لے کر چلتا ہوں تا کہ تم اپنا سامان سمیٹو۔۔۔ نیپکن سے ہاتھ منہ صاف کرتا بولا۔۔۔

"پھر۔۔۔ بے ساختہ پوچھا مریم نے۔۔

"میرے ساتھ رہو گی۔۔۔ عاشر نے کہا۔۔۔

"ناممکن اس ن ء جلدی سے کہا۔۔۔

"پوچھ سکتا ہوں کیوں۔۔۔ عاشر نے آئے بر واچکا کر پوچھا۔۔۔

"میرا بھائی آزاد کرو پھر اپنا حق جتانا۔۔۔ مریم نے یاد کروایا۔۔

"تمہارا بھائی کو نہ چھوڑا تو۔۔۔ عاشر نے کہتے ہوئے ہونٹ سکوڑے۔۔۔

"مجھ سے کوئی امید نہ رکھنا جو دل چاہے گا کروں گی۔۔۔ وہ دوبدو بولی۔۔۔

"تمہیں یہ خوش فہمی ہے میں کرنے دوں گا۔۔۔ اک نئ بحث کا آغاز شروع ہو چکا تھا جانے کیا انجام ہونا تھا اس کا۔۔۔

"آپ کو خوشفہمی ہوئی ہے کہ مجھے اپ کے ساتھ رہنے میں کوئی دلچسپی ہے۔۔۔ میرے لی ئے گیلانی خاندان کا ایک بھی شخص قابل عزت نہیں اور نا قابل اعتبار ہیں۔۔۔ ڈرتی نہیں ہوں میں اب کی سے۔۔ اس کے لہجے میں غرور اکڑ محسوس ہوا عاشر کو۔۔۔ بے خوف لہجے میں مریم بولی تھی۔۔۔

"واقعی۔۔۔ عاشر نے استہزیہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔۔

"واقعی میں۔۔۔مریم کا لہجہ دوٹوک تھا رات کے مقابل دن میں وہ شیر تھی۔۔۔اب اس کے دل میں کوئی خوف نہ تھا اس کا۔۔۔

اک چیلینج کرتی نظر لگی تھی مریم کی, عاشر کو, جو عاشر کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا۔۔۔

"پھر تو تمہیں ڈرنا چاہیئے مریم عاشر گیلانی وہ اس کے قریب ہوا اور گردن دبوچ لی مریم اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی پر وہ اس پر اپنی گرفت مضبوط کر رہا تھا دونوں ہاتھوں سے ۔۔۔سانس گھٹنے لگی تھی اس کی۔۔۔

"وہ چاہتا ہے ڈر کر اس کی انا کی تسکیں کروں کبھی نہیں۔۔۔مریم نے سوچا۔۔۔

وہ مسلسل اس کی انکھوں میں دیکھ کر خود کو چھوڑانا چاہا پر یہ کہاں ممکن تھا اس طاقتور مرد کی گرفت سے اپنی گردن چھڑانا۔۔۔اس کی کوششیں ناکام جا رہی تھیں۔۔۔سانس کی ڈور الجھنے لگی تھی۔۔۔

"مریم میں تمہاری انکھوں میں میرا نہ سہی موت کا خوف ضرور دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔عاشر نے غصے سے کہا

۔۔۔

"ناممکن۔۔۔ایک لفظ ہی ادا ہوا اس کے ہونٹوں سے۔۔۔اس کی سسکی نکلی انکھیں ابلنے کو تھی ں۔۔۔ضد تو بلا کی ضدی تھی مریم بھی۔۔۔

اس کی ضدی نظروں کو دیکھ کر عاشر حیران ہوا اس لڑکی کی برداش پر۔۔۔

چند اور لمحے یونہی رہتا تو مریم جان سے گزر جاتی اس سے پہلے ایسا کچھ ہوتا وہ اپنی گرفت ڈھیلی کرتا اس سے دور ہوا۔۔۔وہ کھانستی رہی اور لمبے سانس لینے لگی انکھیں پانیوں سے بھر گئیں نا چاہتے ہوئے بھی۔۔۔

"کوشش کرنا دوبارہ یہ نوبت نہ آئے سمجھی۔۔۔عاشر نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

"اب چلیں۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔وہ خود کو سنبھالتی ہوئی بولی" چلیں۔۔۔

@@@@@@@

کیسے ممکن ہے کہ وہ ٹھہر جائے

کہ جس کے مقدر میں سفر لکھا ہو

وہ پراڈو گاڑی میں اس کے ساتھ بیٹھی تھی ڈرائیور گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ہاسٹل سے سارا سامان سمیٹ کے لائی تھی۔۔۔رہ رہ کے اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا۔۔۔

وہ دوبارہ اسے ہوٹل لے ایا تھا۔۔۔وہ اسے بتا چکا تھا کچھ دن میں اس کا گھر ریڈی ہو جائے پھر وہیں شفٹ ہو جائیں گے ہم۔۔۔وہ اس کے صرف حکم نامہ سنتی رہی تھی۔۔۔

"میں نیچے جا رہا ہوں ایاز ایا ہے ملنے کے لیے۔۔۔کچھ دیر میں اجاؤں گا۔۔۔اسے بتا کر وہ روم سے چلا گیا۔۔۔وہ اس شخص کو دیکھتی رہ گئی جاتے ہوئے۔۔۔

@@@@@@@@@

وہ دونوں ریسٹورینٹ ایریا میں بیٹھے تھے ایک دوسرے کے روبرو۔۔۔

"مجھے یقیں نہیں ارہا، مریم تمہاری بیوی ہے پر۔۔۔ایاز حیرت میں تھا اس کا لہجہ حیرت بھرپور تھا اس سے پہلے کچھ اور کہتا وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔۔۔

"تمہاری فلائیٹ کب کی ہے۔۔۔

"آج لیٹ نائیٹ ہے۔۔۔ایاز نے کہا۔۔۔ویٹر نے چائے اور سنیکس سرو کی ئے۔۔۔

"اچھا سہی۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔

"یہاں ہوٹل میں رہو گے کیا مستقل۔۔۔ایاز نے پوچھا۔۔۔

"نہیں, گھر سیٹ ہونے میں وقت لگ رہا ہے۔۔۔ ورنہ گھر تو لے چکا ہوں۔۔۔ عاشر نے اسے بتایا۔۔ وہ صرف بزنس پارٹنر نہیں دوست بھی تھے۔۔۔

"او اچھا, پھر کب شفٹ ہونے کا ارادہ ہے۔۔۔ ایاز نے پوچھا۔۔۔

"کل ہو جاؤں گا, باقی ہوتا رہے گا رینوویٹ۔۔ اب بیوی کے ساتھ ہوٹل میں رہنا مناسب نہیں لگتا۔۔۔

عاشر نے کہا اور چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا۔۔۔

" ہممممم یہ تو ہے۔۔۔ ایاز نے کہا۔۔۔

"کیا میں مس غنی سے مل سکتا ہوں یہاں سے جانے سے پہلے۔۔۔ ایاز نے اجازت مانگی عاشر سے۔۔۔

"میرا خیال ہے تم اسے بھابھی کہو تو مناسب لگے گا۔۔۔ عاشر نے جتایا۔۔۔

"اوہ سوری, کیا بھابھی سے مل سکتا ہوں۔۔۔ ایاز نے دوبارہ پوچھا۔۔ اسے فکر ہو رہی تھی اپنی معصوم بہن کی۔۔۔ کچھ رشتوں کے نام نہیں ہوتے پر دل خود بخود بنا بیٹھتا ہے ایسا رشتہ , ایسا ہی کچھ تعلق ایاز اور مریم کا تھا بلکل بھائی بہن والا۔۔۔ پر عاشر کو صفائی دینا مناسب نہ لگا ایاز کو اس لئے بھابھی کہا بجائے مریم بہن کہنے کے۔۔۔

"نہیں یار, اگلی بار ملوا دوں گا جب مکمل تمہاری بھابھی کے روپ میں ہو گی۔۔۔ عاشر کی بات پر ایاز کو شرمندگی ہوئی۔۔۔ دوبارہ اس نے کچھ نہ کہا مریم کے بارے میں۔۔

پھر دونوں آفیس کی باتیں کرنے لگے۔۔۔ ایاز کو ڈنر کروانے کے بعد وہ روم میں ایا جبکہ ایاز ایئرپوٹ کی طرف روانہ ہوا۔۔۔

وہ روم میں ایا مریم سوئی تھی صوفے پر۔۔۔ افسوس ہوا وہ ڈنر کے بغیر سو گئی تھی, وہ چاہتا تو بھیج سکتا تھا کھانا ویٹر کے ساتھ پر اسے ڈر تھا کہیں وہ بھاگ نہ جائے یہاں سے کہیں۔۔۔ کارڈ لے گیا تھا اپنے ساتھ۔۔۔ اب

اسے برا لگ رہا تھا۔۔۔وہ اسے صوفے سے اٹھاتا بانہوں میں لیئے بیڈ پر لٹا گیا۔۔۔اس پے کمبل درست کیا اور خود لیپ ٹاپ لے کر کام کرنے لگا۔۔۔

@@@@@@@@@

اسے ضروری کام تھا جلدی نکل گیا آفیس کے لیئے۔۔۔وہ نیند سے اٹھی تو حیران ہوئی اپنی اتنی گہری نیند پر ۔۔۔عاشر جا چکا تھا وہ خوش ہوئی۔۔۔ناشتہ پڑا تھا ٹیبل پر۔۔۔

اپنے بیگ سے کپڑے نکال کر فریش ہوئی اور ناشتہ کیا۔۔۔

"بھرے پیٹ ہی انسان سوچ سکتا ہے خالی پیٹ دماغ کام نہیں کرتا۔۔۔کیسے نپٹا جائے تم سے۔۔۔وہ تھوڑی پر انگلی رکھے باآواز سوچنے لگی۔۔۔

"پہلے کمرے سے نکلوں تو سہی اب گھٹن ہو رہی ہے یہاں۔۔۔مریم نے خود سے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر سوچنے کے بعد آئیڈیا آیا اسے کمرے سے نکلنے کا۔۔۔

ریسیپشن پر فون کر کے کمرے میں بلایا ایمرجنسی کہے کر اور مجبوری بتائی عاشر گیلانی اس کا شوہر کارڈ لے گیا ہے۔۔۔یوں وہ کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔اتنا بڑا ہوٹل گھومتی رہی۔۔۔کارڈ کی اسے ایک دے چکے تھے ۔۔۔پتا ہی نہیں چلا دن کے تین بج چکے تھے۔۔۔کھانے کا آرڈر دیا ہے اور مزے سے کھانے لگی۔۔۔کھانا کھا کر وہ سوئمنگ پول کے سائیڈ آ گئی۔۔۔وہ پانی کو دیکھ رہی تھی محو ہو کر۔۔۔

"مجھے یقین تھا آپ مجھے ضرور ملیں گی اور دیکھیں آپ مل گئیں۔۔۔زیان عالم کی خوشی سے بھرپور آواز پر چونکی وہ کمپلیٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔

"کیا ہم کہیں بیٹھ کر دو منٹ بات کر سکتے ہیں۔۔۔زیان عالم نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

"ہمم کیا پوچھنا ہے۔۔۔ مریم نے پوچھا۔۔۔ وہ اٹھی پول کے پاس سے اور دونوں اکر ہٹ بنے ہوئے تھے کرسی پر بیٹھے ایک دوسرے کے سامنے۔۔۔

"جب جاب کے لیے آئیں تب اپ نے بتایا نہیں عاشر اپ کا شوہر ہے اور کل رات اچانک بتایا ایاز نے ۔۔۔ کچھ عجیب نہیں ہے۔۔۔ اپ کے تاثرات کا کیا کہوں۔۔۔ آپ کا انداز دیکھ کر خود کو پوچھنے سے روک نہیں پا رہا۔۔۔ زیان عالم نے اپنے اندر کی کشمکش کی وجہ سے پوچھا تھا۔۔۔ کیونکہ کچھ تو عجیب لگا تھا اسے مریم اور عاشر کے بیچ۔۔۔

"زبردستی کے بنے تعلق شرمندگی کا باعث ہوتے ہیں ان کو چھپایا ہی جاتا ہے اور میں وہی کر رہی تھی۔۔۔ مریم نے عجیب یاسیت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ اس کا درد وہ اچھی طرح محسوس کر رہا تھا۔۔۔

"آپ میرا کارڈ رکھ لیں جب مدد کی ضرورت پڑے مجھے آواز دے دیجیے گا میں اپ کی مدد ضرور کروں گا ۔۔۔ کیونکہ بہت جلد اپ کو میری ضرورت پڑنے والی ہے۔۔۔ زیان عالم نے کہا اور کارڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔

"کیا مطلب اپ کی اس بات کا۔۔۔ مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"شاید اپ نہیں جانتی کہ عاشر۔۔۔ زیان کی بات مکمل ہونے سے پہلے عاشر وہاں آدھمکا۔۔۔ دونوں چونک گئے اسے دیکھ کر۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت پھر میری بیوی سے ملنے اگئے۔۔۔ عاشر نے غصے سے کہا زیان عالم سے۔۔۔

"عاشر تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔ زیان نے بتانا چاہا وہ میٹنگ کے لیے ایا تھا اپنے کلائینٹس کے ساتھ مریم کو دیکھا تو اس کے پاس اگیا۔۔۔ پر عاشر نے موقع نہ دیا۔۔۔

"اپنی بکواس بند کرو دفع ہو جاؤ۔۔۔ عاشر نے غصے سے کہا۔۔۔

اب عاشر مریم کی طرف بڑھا اس کا ہاتھ تھامتا باہر کی طرف لے جانے لگا۔۔۔

"ہم ہوٹل سے باہر کہاں جا رہے ہیں۔۔اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

"اپنے گھر جا رہے ہیں۔۔۔ایک اور لفظ نہ بولنا گھر جا کر بات ہو گی اب۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔

"ڈرائیور کے سامنے کوئی تماشا نہیں چاہتا اس لیے چپ رہنا۔۔۔

عاشر نے طنزیہ لہجے میں کہا جبکہ پوچھنا چاہتی تھی کہ "میرا سامان تو یہاں پڑا ہے۔۔۔اس کا غصہ دیکھ کر نہ پوچھا۔۔۔خاموشی سے گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے دونوں اور گھر کی طرف گاڑی جانے لگی۔۔۔

@@@@@@@@@

"تمہیں شرم نہیں آئی میرے منع کرنے کے باوجود تم اس زیان سے ملی اس سے اپنے دکھ شیئر کر رہی تھی ۔۔۔عاشر اسے سیدھا بیڈ روم لایا اور کہا تھا۔۔۔وہ زمیں پے گری اس کے ہاتھ چھوڑنے پر وہ لڑکھڑا کر۔۔۔ وہ سنبھل کر کھڑی ہوئی اور اس کی انکھون میں دیکھ کر کہا۔۔۔

"کس حق سے مجھے حکم دے رہے ہیں جب کوئی حق آپ نے نبھایا ہی نہیں۔۔۔زخم دے کر آپ مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے میں نہیں بھاگی تھی سمجھے اپ۔۔۔آپ نے اپنے سارے حق کھو دیئے ہیں, تو بہتر ہو گا حق کی بات نہ ہی کریں تو اچھا ہو گا۔۔۔مریم نے ایک اہک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہممممم سہی کہے رہی ہو پہلے تمہیں تمہارا جائز حق دوں گا پھر تم پر حق جتا کر اپنی بات منواؤں گا۔۔۔پھر تو کوئی اعتراض نہیں کرو گی نا۔۔۔مریم حیران ہوئی اس کی بات سن کر, کس طرح وہ بات گھما گیا اور کیا مطلب نکالا تھا اس کی بات کا۔۔۔شرم سے پانی پانی ہو گئی تھی وہ۔۔۔عاشر نے دروازہ لاک کیا۔۔۔اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔

اس کے انداز کا مطلب سمجھتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔"نہیں عاشر پلیز ایسے نہ کریں۔۔۔

"فیصلہ ہو چکا ہے مریم عاشر گیلانی, حق کی بات سن سن کر تھک گیا ہوں, جب تمہارے حقوق ادا کروں گا, تو یہ کہنی کی نوبت نہیں آئے گی کہ تم کہے سکو دوبارہ۔۔۔اس کی بات نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی شرٹ اتار کر دور اچھال چکا تھا۔۔۔

وہ بے تابی سے دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔پر وہ اگے سے اس کا راستہ روکے کھڑا تھا کسی پہاڑ کی طرح

۔۔۔

"مجھے جانے دیں پلیز۔۔

"اگر نہ جانے دوں تو۔۔وہ اس پر جھکا وہ دور ہوئی گھبراہٹ میں اور دور ہوتی وہ ایک قدم پیچھے وہ ایک قدم اگے کی طرف بڑھا۔۔۔وہ دور ہوتی فاصلہ بڑھا رہی تھی اور وہ قدم بڑھا کر اس فاصلے کو ختم کر رہا تھا۔۔۔

آخر کب تک یہ کھیل چلتا اس کی پینٹھ دیوار سے جا لگی اور فاصلوں کے راستے بند ہو گئے۔۔وہ اس کے بلکل نزدیک اگیا اتنا کہ وہ اس کے پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کر پا رہی تھی۔۔۔گلابی ہونٹ کپکپا رہے تھے انکھیں شرم سے جھکی جا رہیں تھیں اسے شرٹ لیس دیکھ کر۔۔۔دونوں بازو اس کے دائیں بائیں کر کے فرار کے سارے راستے بند کر چکا تھا۔۔۔

"پلیز جانے دیں خدا کا واسطہ ہے۔۔۔اس نے گڑگڑا کر کہا۔۔۔

"ششششش اب ایسا کوئی واسطہ نہ دینا۔۔۔اس کی شرارتی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے کیا اس کے ذرہ سے لمس نے اس کے اندر تلاطم برپا ہوا۔۔۔

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔اس نے نظریں اس کے جوتوں پر جماتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں بلکل ٹھیک سمجھا ہوں تمہیں۔۔۔اس کی کان کی لو پر اپنے ہونٹوں کا اور پھر دانت کا لمس چھوڑا اس نے اور سرگوشی میں کہا تھا۔۔۔وہ ایک دم اپے سے باہر ہوئی اس حرکت پر اور اسے دور دھکیلا اور کہا۔۔۔

"کیا سمجھے ہیں اپ۔۔۔اس کی ہمت پر وہ حیران ہوا اور لمحوں میں اس جھٹکے سے سنبھلا۔۔۔کیونکہ اس نازک لڑکی سے وہ یہ ہمت کی امید نہیں کر رہا تھا۔۔۔ذرہ لڑکھڑانے کے بعد وہ سنبھل کے اب کھڑا تھا۔۔۔ پر وہ نازک سی لڑکی غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی اس کی اس حرکت پر۔۔۔

"بتائیں آپ نے مجھے کیا سمجھا تھا اور کیا سمجھ رہے ہیں۔۔۔

"یہی کہ جب بیوی حق مانگے تو اسے اسی وقت دینا چاہیئے ذرہ دیر نہیں کرنی چاہیئے کیا پتا وہ کسی اور کے پاس نہ چلی جائے اسسسسسس۔۔۔عاشر کے لہجے میں طنز تھا۔۔۔

"شٹ اپ کتنے گھٹیا انسان ہے آپ کتنی گھٹیا آپ کی سوچ کس بات کو کس طریقے سے آپ لیتے ہیں میں تو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔اس کی بات کاٹ کر وہ غرائی۔۔۔

اس پر نظریں فوکس کی ہئے اس نے کہا تھا پر وہ اس کی بکواس پر جھنجھلا اٹھی تھی اور نفرت سے اس کی گھٹیا بات کا جواب دیا اور دوپٹا درست کرنا نہ بھولی ساتھ میں۔۔۔

"ہممممم جو بھی بات تم نے حق کی کی تھی اور اب,اج,ابھی میں تمہیں تمہارا حق سے دینے لگا ہوں۔۔۔ امید ہے روکنے کی غلطی نہیں کرو گی تم کیونکہ مجھے تم اچھی طرح جانتی ہو,رکاوٹیں میرے حوصلے نہیں توڑ سکتی اور جب میں کچھ کرنے کی ٹھان لوں تو مجھے کوئی روک نہیں سکتا۔۔۔

وہ اس کے رنگ بدلتے چہرے کو حیرت سے دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ غصے سے لال اور انکھوں کی سرخی اس کے غصے کی انتہا ظاہر کر رہی تھیں اس کے ہر انداز میں ایک عزم تھا اور جس طرح وہ لفظ چبا چبا کر جب ادا کر رہا تھا اس سے پتا لگ رہا تھا کہ وہ کس جنون اور شدت سے کہہ رہا ہے اس کا ہر انداز اس کے حوصلوں کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔اس نے جارحیت سے اس کے جسم سے اس کا دوپٹا الگ کر کے دور پھینک دیا۔۔۔وہ

نازک سی لڑکی ایک طرف پڑے اپنے دوپٹے کو اور دوسری طرف اس پہاڑ کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ "کیا واقعی اب وہ خود کو اس کے جنوں اور شدت سے بچا بھی پائے گی یا نہیں۔۔۔

"عاشر نہیں پلیز وہ اسے بیڈ پر دھکیل چکا تھا۔۔ وہ نہیں کرتی بیڈ کراؤں کے پاس پہنچی۔۔۔ عاشر شوز اتار کر اس کی طرف بڑھا۔۔

مریم نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے ایک واز اٹھایا۔۔ "میں کہتی ہوں پاس مت انا میرے۔۔۔

"تم مجھے مارو گی یہ واز۔۔۔ عاشر نے حیرت سے پوچھا۔۔ بیڈ کی طرف بڑھا۔۔

"نہیں عاشر گیلانی۔۔۔ مریم نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"تو پھر۔۔ عاشر نے کہا۔۔ اور جس طرح مریم نے اپنا ہاتھ گھمایا وہ دنگ رہ گیا لمحوں میں سمجھ گیا وہ اپنے سر پر مارنے لگی ہے واز۔۔۔ وہ لمحہ قیامت خیز تھا عاشر کے لیئے ایسی جنونی لڑکی سے پہلی دفعہ پالا پڑا تھا اس کا۔۔

"نہیں مریم۔۔۔ عاشر زور سے چیخا بے تابی سے۔۔۔ دھڑام کی آواز گونجی کمرے میں۔۔۔

وہ اس کی طرف بڑھا اور بروقت واز والا ہاتھ پکڑ لیا اور واز زمین پر پھینکا دھڑام کی آواز گونجی کمرے میں ۔۔۔ واز چکنا چور ہو گیا وہ رئیل کرسٹل واز تھا اگر غلطی سے بھی وہ سر پر لگ جاتا اور ٹوٹتا تو کرسٹل فارم میں ٹوٹتا جو انتہائی خطرناک حد تک اسے نقصاں پہنچاتا۔۔ مریم نہیں جانتی تھی پر عاشر کو اچھی طرح پتا تھا اس لیئے وہ ڈر گیا تھا اس لڑکی کے جنوں سے۔۔۔

"پاغل ہو تم۔۔ تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ وہ مریم کو جھنجھوڑ کر پوچھ رہا تھا۔۔ اس وقت وہ شرٹ لیس تھا اور مریم نڈھال سی تھی۔۔۔

"کیوں کرنے لگی تھی تم یہ سب۔۔۔ عاشر کے لہجے میں ابھی بھی دکھ کی ملی جلی کیفیت تھی۔۔۔

"مجھے نہیں پتا, تمہارا ایک بھائی میری وجہ سے چلا گیا اب کسی اور کو نقصاں نہیں پہنچا سکتی, ایک دشمنی اب تک چل رہی ہے ایک اور دشمنی نہیں لے سکتی اس لیئے سوچا قصہ ختم کر دوں سارے فساد کی جڑ میں ہی ہوں تو مجھے ہی خود کو ختم کرنا چاہیئے۔۔۔ مریم نے سوچا تھا پر کہے نہ سکی۔۔۔ وہ بھیگی پلکوں اور لرزتی ہونٹوں کے ساتھ اسے دیکھتی رہی۔۔۔ وہ اس کی کشمکش سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

وہ اس کا بازو پکڑے اب جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "بتاؤ کیوں کی تم نے یہ حرکت۔۔۔

وہ بے ساختہ اس کے سینے سے لگی اور پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔۔۔

"پلیز عاشر, میرے بھائی کو اس جیل سے نکال دیں, پھر جو چاہیں گے وہ کروں گی جس طرح رکھیں گے رہ لوں گی, بس ایک بات میری مان لیں پھر مجھے مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اف نہیں کروں گی, مجھے میرا بھائی آزاد چاہیئے بس اتنی التجا ہے۔۔۔ وہ خود کے لیئے اذیت مانگ رہی تھی صرف اپنے بھائی کی آزادی کے بدلے کیسی لڑکی تھی۔۔ عاشر اس کے جذبے پر حیران تھا واقعی بہنیں بھائیوں پر جان نچھاور کرتیں ہیں

۔۔۔

وہ اس کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔۔ عاشر اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

وہ حیران ہوا اس لڑکی پر۔۔۔ خود سے جدا کرتا ہوا بولا۔۔۔

"تم آرام کرو, تمہیں آرام کی ضرورت ہے مریم۔۔۔ عاشر نے دھیمے لہجے میں کہا تھا اس سے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس شخص کے دل میں کیا ہے۔۔۔ وہ جانے لگا تھا وہ اس کا ہاتھ تھام گئی۔۔۔ وہ پلٹ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس کی انکھوں میں التجا تھی۔۔۔

"پلیز عاشر میرے بھائی کو آزادی کی نوید دے دیں اس کی کوئی غلطی نہیں, میں ذمیدار ہوں اس سب کے ۔۔۔ وہ درد سے چور لہجے میں بولی۔۔۔

"پلیز مریم تم آرام کرو اس بارے میں کل بات ہو گی۔۔۔وہ اس پر کمبل ڈالتا اپنی شرٹ اٹھائی اور چلا گیا ۔۔۔مریم کمبل میں منہ کر کے دوبارہ رونے لگی۔۔۔

@@@@@@@@@

وہ لاؤنج میں بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔یوں تو اس کی عادت نہ تھی پر پریشان ہوتا تو پی لیتا۔۔۔

ابھی بھی کمرے سے اس کے رونے کی آواز ارہی تھی وقفے وقفے سے۔۔۔وہ پہلو بدل کر رہ گیا۔۔۔

"کیسے سمجھاؤں تمہیں۔۔۔جو تم مانگ رہی ہو۔۔۔وہ مشکل ہے میرے لیئے۔۔۔یہ میرے ہاتھ میں نہیں,سب باباسائیں کے ہاتھ میں ہے۔۔۔کیسے سمجھاؤں۔۔۔وہ نہیں مانیں گے۔۔۔کبھی نہیں مانیں گے ۔۔۔کیا کروں۔۔۔کچھ سمجھ نہیں ارہا۔۔۔

وہ پریشانی کی شدت سے ماتھا مسلنے لگا۔۔۔سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

"کیسے کہوں ابھی بہت کچھ جاننا باقی ہے , تم بے خبر ہو بہت سی حقیقتوں سے۔۔۔عاشر نے ایک اور سگریٹ سلگایا۔۔۔

اسی وقت موبائل کی رنگ ہوئی بابا کا نمبر دیکھتا ہوا کال رسیو کی۔۔۔سلام دعا اور حال احوال کے بعد وہ بولے۔۔۔

"تو پھر کب ارہے ہو گھر۔۔۔کچھ احساس ہے تمہیں۔۔انہوں نے اس کے ایک مہینے سے کراچی ہونے پر کہا تھا۔۔۔

"باباسائیں آجاؤں گا۔۔۔اور کچھ۔۔۔اس کے لہجے میں واضع بیزاریت تھی۔۔۔

"تو کیا ہم صرف تم سے کام کے لیئے بات کریں گے,عاشر اجاؤ گھر بہت یاد ارہی ہے۔۔۔احد گیلانی نے محبت سے کہا۔۔۔

"کچھ بزنس کی مصروفیات ہیں اجاؤں گا چند دن میں بابا سائیں۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔

"ہمم۔۔۔گھر میں سب کو تمہارا انتظار ہے۔۔۔

"جی بابا سائیں۔۔۔ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔اس نے اجازت چاہی۔۔۔اس نے پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں بابا سائیں۔۔۔روبرو بات کریں گے۔۔۔عاشر نے بات پلٹ دی۔۔۔دوسری طرف وہ چونکے بنا نہ رہ سکے۔۔

پہلے ارسلان کا پوچھنے کا اس نے سوچا پھر کچھ سوچ کر وہ خاموش ہو گیا ایسی باتیں فون پر کرنے کے بجائے روبرو کرنا بہتر ہو گا اسی لئے بات اس نے پلٹ دی

"ٹھیک ہے جیسا تم کو بہتر لگے۔۔۔بابا سائیں نے کہا۔۔۔اللہ حافظ کہے کر دونوں نے کال کاٹی۔۔۔وہ فون دیکھتا رہ گیا۔۔۔"کس مشکل میں پھنسا دیا تم نے مریم۔۔۔عاشر نے سوچا۔۔۔

@@@@@@@@

"اٹھو ناشتہ کر لو۔۔۔میں آفیس جا رہا ہوں۔۔۔عاشر نے پردہ ہٹایا کھڑکیوں سے روشنی سیدھا بیڈ پر آئی۔۔۔وہ کسمسائی۔۔

عاشر نے ایک اور آواز دی اور کہا۔۔۔"مریم اٹھو ناشتہ کر لو۔۔

وہ حیران ہوا اس کی اتنی گہری نیند پر۔۔۔اب کے اس کی آواز پہچان کر جلدی اٹھ بیٹھی۔۔۔

"میں آفیس جا رہا ہوں۔۔۔اس نے دوبارہ بتایا۔۔۔وہ اپنے بال سمیٹنے لگی۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔

آنکھوں کے گرد سرخی سرخ سفید رنگت گلابی ہونٹ, گہرے گلے کی قمیص اس کے نشیب فراز نمایاں تھے اس وقت بغیر دوپٹے کے اپنے شوہر کو خود کی طرف مائل کر رہی تھی۔۔مریم نے جلدی سے دوپٹا اپنے سینے پر پھیلایا اس کی نظروں کا فوکس خود پر دیکھ کر, عاشر نے جلدی سے نظر پھیری تھی۔۔۔

"میں بھی چلوں۔۔۔اس نے ٹھر کر پوچھا۔۔۔

"نہیں تم گھر پر رہو۔۔۔ماسی ہو گی تمہارے ساتھ باہر گارڈ بھی ہے, کسی کام کو ہاتھ لگانے کی ضرورت نہیں۔۔۔نہ جانے کیوں وہ اس سے تفصیل سے بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ حیران ہوئی وہ اکیلے پن کے خوف سے بولی تھی ساتھ چلنے کو اور وہ بغیر کہے اس کی فکر سمجھ گیا۔۔۔ماسی کا سن کر ریلکس ہوئی۔۔۔۔وہ اپنی بات کہے کر پلٹ گیا۔۔۔وہ اس خوبرو مرد کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

@@@@@@@

شام کو وہ گھر ایا اسے کمرے میں نہ پا کر ماسی سے پوچھا۔۔۔"مریم کہاں ہے۔۔۔

"وہ گھر کے پچھلے طرف ہیں۔۔۔ماسی نے بتایا۔۔۔

"میری اور اس کی چائے وہاں لے کر آؤ۔۔۔وہ حکم دیتا اگے بڑھا۔۔

"جی صاحب۔۔۔ماسی نے جلدی سے کہا۔۔۔

وہ بیک سائیڈ اگیا کپڑے چینج کر کے۔۔۔"تم اس سائیڈ اگئی شام کا وقت ہے تمہیں اندر رہونا چاہیئے تھا۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔وہ اپنے خیالوں میں گم تھی چونکی اس کی آواز پر۔۔۔وہ گھاس پر بیٹھی تھی وہ چیئر پر بیٹھا تو وہ بھی روبرو بیٹھی اس کے اور بولی۔۔۔

"سوری, میں آئندہ خیال رکھوں گی۔۔۔مریم نے آرام سے کہا تھا۔۔۔

"سوری کی ضرورت نہیں, اکیلے یہاں بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔بس اس چیز کا خیال کرو۔۔۔عاشر نے اپنی بات واضع کی۔۔۔کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہوئے اور ماسی چائے لے کر اگئی۔۔۔دونوں کو چائے سرو کر کے وہ چلی گئی۔۔۔

"پھر اپ نے کیا سوچا عاشر۔۔۔آخر مریم کا مسئلا تھا تو اسے ہی بات شروع کرنی تھی۔۔۔

"مجھے کیا سوچنا ہے۔۔۔ عاشر نے کندھے اچکائے وہ حیران ہوئی اس کی ڈھٹائی پر۔۔۔

"تو پھر مجھے واپس چھوڑ آئیں ہاسٹل، میں نہیں رہ سکتی اپ کے ساتھ۔۔۔اب کے مریم کا لہجہ بھی دوٹوک تھا

۔۔۔

"مریم فضول ضد نہ کرو۔۔۔ میں اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتا وہ باباسائیں کا فیصلہ ہے۔۔۔ شکر کرو تمہیں بسا رہا ہوں۔۔۔ عاشر نے واضع لفظوں میں اپنی بات رکھی اس کے سامنے۔۔۔

"مجھے نہیں بسنا، پہلے میرا بھائی آزاد ہوگا پھر کوئی اور بات۔۔۔اس نے کپ پٹخا اور چڑ کر کہا۔۔۔ مریم کا لہجہ ضدی تھا۔۔۔

"اپنے لیۓ ایک اور عذاب کیوں خریدنا چاہتی ہو، میں تمہارے لیۓ آسانی کر رہا ہوں اور تم مشکلوں میں پھسنا چاہتی ہو۔۔ عاشر نے ایک اور کوشش کی اسے سمجھانے کی وہ دبے لفظوں میں اور مبہم انداز میں اسے سمجھانا چاہ رہا تھا شاید کھل کے بات کرنا اس کے بس سے باہر تھا۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں پتا، بس مجھے میرا بھائی آزاد چاہیۓ، میں اپ کا ساتھ اس لیۓ قبول کیا تھا ورنہ مجھے تمنا نہیں اس خاندان کا حصہ بننے کی۔۔۔ مریم نے دوٹوک کہا۔۔۔ جانے کیا بات تھی جو یہ شخص اس کی اتنی سن رہا تھا اور وہ بھی موقعِ کا فائدہ اٹھا کر اپنی کہے جا رہی تھی۔۔۔

"بابا کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں ہوگی تمہاری، یہاں تم سکوں میں رہو گی وہاں تمہارے لیۓ مشکلات بڑھیں گی۔۔۔ عاشر نے کہا۔۔۔

عاشر کی ایک اور کوشش تھی اسے سمجھانے کی پر وہ سمجھ چکا تھا اسے سمجھانا بیکار ہے جو خود کھائی کے بعد پاتال میں اترنا چاہے اسے بھلا کون روک سکا ہے۔۔۔

"اب مجھے کسی بات کی پرواہ نہیں۔۔۔۔ وہ نڈر لہجے میں بولی۔۔۔

"سوچ لو تم خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہی ہو۔۔۔ عاشر نے وارن کیا۔۔۔

"میں نہیں ڈرنے والی اب چاہے جو حالات ہوں۔۔۔ مریم نے تند لہجے میں کہا۔۔۔ ضد کی پکی تھی عاشر کو اندازہ ہوا۔۔۔

وہ اپنے بھائی کے دفاع میں نہیں تھکی پر وہ تھک چکا تھا اور تھک کر بولا۔۔۔

"ٹھیک ہے، میں ارسلان کو آزاد کرا لوں گا پھر اپنی بات سے مکر نا مت، بابا کی سب شرائط تم مانو گی اور مجھ سے بھی کوئی امید مت رکھنا۔۔۔ عاشر نے ایک بار پھر کھل کر کہا تھا۔۔ بات کی سنگینی کا احساس دلایا پر مریم پر صرف ایک ہی دھن سوار تھی وہ کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے مجھے سب منظور ہے۔۔۔ مریم نے بے دھڑک کہا۔۔۔

"مریم بہت پچھتاؤ گی تم بہت زیادہ۔۔۔ فی الحال میرے دائرے میں ہو پھر میری پہنچ سے بھی دور ہو جاؤ گی۔۔۔ جن کے رحم و کرم پر جاؤ گی وہ بہت بے رحم ہیں تم میرا دیا ایک زخم نہیں بھولی ان کے دیئے درد لے کر کہاں جاؤ گی۔۔۔ وہ افسوس سے اسے کہے رہا تھا پر اس کا دھیان صرف ایک بات پر تھا وہ ارسلان کو آزاد کروا دے گا۔۔۔ اس کا ارسل اپنے باپ کو دیکھے گا زرش اپنے شوہر کے ساتھ ہو گی۔۔۔ کتنا خوش کن احساس تھا۔۔۔

وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ اب زندگی کیا موڑ لینے والی مریم نے سوچنا چھوڑ دیا اب بھی اس کا ایک ہی مقصد تھا ارسلان کی آزادی۔۔۔ جانے کیوں اسنے عاشر سے امید لگا لی تھی۔۔۔ جس طرح کل رات وہ جارحیت سے اس کی طرف بڑھا تھا اس سے لگ رہا تھا اسے روکنا نا ممکن ہو گا۔۔۔ پر اس کی ایک کوشش سے وہ رک گیا اگر وہ اتنا برا ہوتا تو واز چھیننے کے بعد وہی کرتا جو وہ ٹھانے بیٹھا تھا پر وہ سب نہ کر کے اس نے اچھائی کا ثبوت دیا۔۔۔ دل کو کچھ ڈھارس ملی کہ وہ اپنی بات اس سے منوا لے گی۔۔۔

دل میں کچھ بھی تھا مریم کے ,پر زبان سے بولی تو صرف زہر بھرے لفظ۔۔۔

"میں نے اپنا سوچنا چھوڑ دیا ہے عاشر گیلانی۔۔۔ تمہیں میری پرواہ کبھی نہیں رہی جانتی ہوں ,اب بھی تمہاری غیرت کا معاملہ ہوں میں اور کچھ نہیں۔۔۔ مریم نے سفاکی سے اسے اپنی سوچ بتائی۔۔۔

"سہی پہچانا تم نے۔۔۔ عاشر نے کہا۔۔۔ کپ پٹخا اور کرسی کو ٹھوکر مارتا ہوا بولا۔۔۔

"اپنے ہر عمل ہر لفظ کی تم خود ذمیدار ہو مجھ سے کوئی امید کبھی مت رکھنا آگے کے حالات کی سنگینی کا تمہیں اندازہ نہیں ہے پر میں تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔۔۔ عاشر نے کہا اور چلا گیا۔۔۔

@@@@@@@@

"عاشر یہ ناممکن ہے۔۔۔ عاشر اج دن کو ایا تھا رات کو باباسائیں کے روبرو بیٹھا اپنا کیا فیصلا ان کو سنا رہا تھا ۔۔۔

"پلیز باباسائیں اس قصے کو اب ختم کریں۔۔۔

آپ عمر کا قصاص لے چکے ہیں مریم کی صورت ,وہ خود ہماری سفاکیت کے پھینٹ چڑھانے کو تیار ہے تو پھر اپ ارسلان کو آزاد کروادیں۔۔۔ عاشر نے ان کو یاد دلایا جو وہ کر چکے ہیں۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے ,بیٹھے بٹھائے تمہیں کیوں ان بھائی بہن سے ہمدردی کا بھوت چڑھا ہے۔۔۔ احد گیلانی حیران تھے اتنے وقت بعد وہ دوبارہ اس ٹاپک پر بات کر رہا ہے ورنہ ایک عرصہ ہوا وہ کبھی نہیں بولا تھا ان کے بارے میں۔۔۔ حالانکہ احد گیلانی اور احمر گیلانی اس کی خبر رکھتے رہے ہیں اپس میں ذکر بھی ہو جاتا تھا پر عاشر کے سامنے اس طرح کی کوئی بھی بات کرنے سے دونوں گریز کرتے تھے۔۔۔

"باباسائیں پلیز ,پہلے بھی کیئں بار یہ بات میں اپ سے کہے چکا ہوں۔۔۔ دو دفعہ اس نے ہمت کی تھی کہنے کی پر وہ اسے ہر بار ٹوک دیتے۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔ کہیں۔۔ کراچی میں تم اس لڑکی سے ملے تو نہیں جو اس کی ہمدردی کا بھوت سر چڑھ کے بول رہا ہے۔۔۔احد گیلانی کے دماغ میں کلک ہوا۔۔۔

عاشر نے باپ کے کہنے پر نظر چرائی۔۔۔

"عاشر سچ بتاؤ مجھے۔۔۔اسے بازو سے پکڑ کر خود کی طرف رخ کر کے پوچھا۔۔۔

ان کی آنکھوں میں تنبیہ تھی۔۔۔

"جی بابا سائیں وہ میرے گھر ہے۔۔۔ تھک کر اس نے اعتراف کیا۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت میری مرضی کے بغیر اسے بساؤ گے۔۔۔وہ دھاڑے۔۔۔

"بابا سائیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔بس آپ سے جو کہہ رہا ہوں وہ کریں۔۔۔عاشر سنبھل کر بولا۔۔۔

"عاشر مجھے تم سے یہ امید نہ تھی تم نے میرا مان توڑ دیا۔۔احد گیلانی کو افسوس ہوا۔۔۔

"پلیز بابا سائیں, میری غیرت گوارہ نہیں کرتی وہ تن تنہا رہے اور غیر مردوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے۔۔۔ سب اسے سہارا دینے کی کوشش کریں, نفرت محسوس کرتا ہوں خود سے اس کے ایسے حالات سن کر۔۔۔ پلیز اسے اس چار دیواری میں لے آئیں۔۔عاشر نے اپنا نظریہ ان کے سامنے رکھا۔۔۔

"ٹھیک ہے لے آؤ تم کیا مسئلا ہے۔۔۔ارسلان قریشی جیل ہی میں سڑ کر مرے گا بے دردی کی موت مرے گا۔۔۔احد گیلانی نے سفاکی سے کہا۔۔۔

"بابا سائیں وہ نہیں مانے گی بہت ضدی ہے خود کو نقصان پہنچائے گی اگر اس کی بات نہ مانی تو۔۔۔احد صاحب چونکے۔۔عاشر کا لہجہ اس کی بے بسی بیاں کر رہا تھا, کیا ہونے والا تھا۔۔انے والے وقت کی بغاوت کی بُو وہ سونگھ چکے تھے۔۔۔

"ہمممم اب یہ لڑکی میرے دوسرے بیٹے کا بھی دماغ خراب کر دے گی۔۔۔اس سے پہلے مجھے عاشر کو سنبھالنا ہو گا, ایسا نہ ہو مکمل اس کے شکنجے میں اجائے۔۔۔انہوں نے نفرت سے سوچا سب۔۔۔اس لڑکی کا حسین چہرہ ان کی انکھوں میں اترا, عاشر کا بہکنا معمولی بات نہ تھی وہ لڑکی کوئی کشش رکھتی تھی خود میں ۔۔۔احد گیلانی کو یہ امید عاشر سے نہ تھی اسے کوئی لڑکی مجبور کرے جبکہ وہ تو۔۔۔پر وہ تھا تو مرد بہکنا جس کی فطرت میں تھا۔۔۔

"کیا ہوا بابا سائیں۔۔۔ان کو گہرائی میں سوچتا دیکھ کر عاشر نے ان کو آواز دی وہ چونکے۔۔۔

"ہمممم ٹھیک ہے۔۔ارسلان کو آزادی کروا دوں گا اور کیس بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔بس وہ لڑکی اس گھر میں آئے گی یہیں رہے گی ہمیشہ۔۔۔احد گیلانی نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔۔۔

"ارسلان کو کوئی نقصاں کبھی نہیں پہنچائیں گے اپ۔۔۔اس بار دھوکا نہیں دیں گے ہم, بابا سائیں یہ وعدہ کریں بخش دیں بس کریں مجھے نہیں بننا اس کھیل کا حصہ۔۔۔عاشر نے جتایا۔۔

"تم حصہ ہو اس سب کا عاشر کیا ہو گیا ہے بھول گ ۓ ہمارے عمر کو۔۔۔احد گیلانی نے کہا۔۔۔وہ اس کی دکھتی رگ سے واقف تھے۔۔۔

"نہیں بھولا ہوں میں , میرا بھائی مجھے بہت پیارا تھا , نفرت کرتا ہوں میں ان سب سے جو اس کے ذمیدار ہیں, پر جو ہم کر رہے ہیں وہ بھی غلط ہے۔۔۔بابا سائیں کسی اور کو پل پل تڑپا کر ہم بھی کسی نہ کسی صورت تڑپ رہے ہیں, کہیں نہ کہیں یہ کھیل ختم ہو, ختم کر دیں۔۔۔عاشر نے اپنی کیفیت بیان کی۔۔۔

"تمہارا دماغ واقعی خراب ہے جو تم ایسی بہکی باتیں کر رہے ہو۔۔۔تمہارا بوجھ ختم کرتا ہوں بس بے فکر ہو جاؤ ارسلان آزاد ہو جائے گا کوئی نقصان نہیں پہچاؤں گا اسے۔۔۔بدلے میں تم دستر بردار ہو جاؤ مریم سے۔۔۔احد گیلانی نے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے اسے یہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں بس اس بات کا خیال رکھی ئے میرے نکاح میں ہے وہ, اس کی عزت کی حفاظت اپ کے ذمے ہے۔۔۔اس نے اپنا مُدعا سامنے رکھا۔۔۔

"ٹھیک کل مجھے وہ لڑکی یہاں چاہی ئے۔۔۔اپنے بھائی سے ملے بغیر وہ سیدھا یہیں آئے گی۔۔۔ایک اور ظالم فیصلا انہوں نے سنایا۔۔۔

"پر بابا سائیں, ایک آخری دفعہ اسے ملنے تو دیں اپنے بھائی سے۔۔۔عاشر نے سمجھانا چاہا۔۔۔پر وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہ تھے۔۔۔

"بس عاشر فیصلہ ہو چکا ہے تم جا سکتے ہو اب۔۔۔

وہ ان کی سفاکی پر ان کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔اب ان سے کچھ بھی کہنا بیکار تھا جو وہ سوچ چکے تھے وہی ہونا تھا

وہ اپنے شہر میں پہنچ گئی تھی عاشر کے حکم پر۔۔۔فلائیٹ کی بکنگ ہو گئی تھی۔۔۔ڈرائیور اسے ایئرپوٹ چھوڑ گیا تھا۔۔۔وہ سفر اس کا جاگتے گذرا ڈر تھا سو جائے گی تو جانے اٹھنے کے بعد حالات بدل نہ جائیں۔۔۔وہ سب کچھ بھول کر صرف اپنے بھائی کی آزادی کی دعا مانگتی رہی۔۔۔بس ایک ہی دعا تھی اس معصوم لڑکی کے ہونٹوں پر۔۔۔

"یااللہ اب کے یہ لوگ دھوکا نہ دیں۔۔۔بس میرا بھائی اپنی بیوی اور بچوں کو دیکھ لے۔۔۔وہ ان کے ساتھ خوش رہے مجھے اس زندگی سے کچھ نہیں چاہی ئے۔۔۔اپنے لی ئے کچھ بھی نہیں۔۔۔

کیسی عجیب لڑکی تھی نہ جو اپنا بلکل نہیں سوچ رہی تھی کہ اس کے لی ئے کیا حالات ہونگے اس کا کیا ہوگا, ہر بات سے بے فکر ہو کر وہ صرف اپنے بھائی کی آزادی کے خواب سجا رہی تھی۔۔۔

ایسی عظیم بہن پر بھائی قربان کیسے نہ ہوں جو محبتوں کی امین ہے۔۔۔

سفر ختم ہوا جیسے ایئرپوٹ سے باہر نکلی عاشر کھڑا تھا۔۔۔

سلام کیا مریم نے جس کا جواب دے کر وہ اسے باہر لے ایا نہ اس نے مریم کا حال پوچھا نہ مریم نے اس کا ---عجیب خاموشی تھی دونوں کے بیچ---

گاڑی میں وہ دونوں اکیلے تھے---عاشر ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی---

آخر اس خاموشی کو عاشر نے توڑا اور کہا---

"تمہیں تمہارے گھر لے کر چل رہا ہوں اپنی بھابھی کو بتاؤ اور اشعر سے کہو وکیل لے کر آئے ساری قانونی کاروائی اس کے روبرو ہو گی---

وہ حیرت سے اس کی بات سن رہی تھی---

"تاکہ تم کو سمجھ اجائے جو ہو رہا ہے سب آفیشل ہے پکی قانونی کاروائی ہو رہی ہے---باباسائیں کا حکم ہے جیسے کاغذات کل جمع ہونگے عدالت میں دونوں وکیلوں کی موجودگی میں اور تمہارا وکیل ڈن کرے گا سب اوکے ہے تم اسی وقت بابا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھو گی اور وہیں سے اپنے بھائی کی آزادی کا منظر دیکھو گی اور جب یقین اجائے یا تم کو تسلی ہو جائے کہ تمہارا بھائی آزاد ہوا ہے تو پھر گاڑی روانہ ہو گی ہمارے گھر---پر ایک بات یاد رکھنا یہ باباسائیں کا فیصلہ ہے تم اپنے بھائی سے نہیں ملو گی بس دور سے اپنی تسلی کر لینا---اگر یہ سب منظور ہے تو کل ہی تمہارا بھائی اپنی آزادی دیکھے گا---اب بتاؤ تم کیا کہتی ہو---

عاشر نے تفصیل سے اس کو بات بتائی بغیر اس کے تاثر دیکھے وی اپنی بات کہے رہا تھا نظریں راستے پر مرکوز تھیں---

"عاشر ایک دفعہ اپنے بھائی سے مل لوں بس اتنی اجازت دلوا دو---وہ اس کی منت سماجت کرنے لگی---

"میرے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔۔۔شاید تم کو یقین نہ آئے اس بات پر۔۔۔پر میرے پاس کوئی آلہ نہیں جس سے اپنی سچائی دکھا سکوں کہ میں بھی بے بس اور بے اختیار ہوں۔۔۔عاشر نے دھیمے لہجے میں کہا پر لہجے میں ان سچائی چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔۔۔

"تو تمہیں منظور ہے۔۔۔ایک اور دفعہ عاشر نے پوچھا تصدیق کے لیے۔۔۔کچھ لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔واقعی ظالم اور بے رحم لوگوں سے کوئی امید لگانا بیوقوفی ہے۔۔۔حساب سود و زیان کا سوچنے بیٹھی تو احساس ہوا اس کا بھائی سے ملنا اتنا ضروری نہیں جتنا ارسل کا اپنے باپ سے اور زرش کا اپنے شوہر سے ملنا۔۔۔تو بس فیصلا ہو گیا وہ بغیر بھائی سے ملے اس جہنم میں قدم رکھے گی۔۔۔

"ہمم مجھے منظور ہے۔۔۔وہ ضبط کرتی ہوئی بولی۔۔

وہ اسے گھر کے سامنے اتار گیا۔۔۔اس سے زیادہ دونوں کے بیچ بات نہ ہوئی۔۔۔

@@@@@@@

مریم کو دیکھ کر سب حیران ہوئے اس بار ایک مہینے میں اس کا واپس انا ٹھٹکھا گیا زرش کو۔۔۔

سلام دعا حال احوال کے بعد زرش نے کہا۔۔۔"سب خیریت تو ہے مریم اس بار اتنی جلدی اگئی۔۔۔دل میں مچلتے احساس کو زرش نے لفظوں میں بیاں کیا۔۔۔دل کو فکر تھی اس کی۔۔۔

"اچھا تو ٹھیک ہے چلی جاتی ہوں۔۔۔مریم نے پھیکی ہنسی سے مذاق کیا۔۔۔ہنسنق تو بس بہانہ تھا ورنہ دل کا حال تو عجیب تھا۔۔۔

"بہت شدت سے یاد ارہی تھی تمہاری اور دیکھو تم اگئی... زرش نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔جن کی کبھی ارسلان کی موجودگی میں بنی نہیں اج وہ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتی تھیں۔۔۔

"بس بھابھی اپ نے یاد کیا تو آگئی۔۔۔میرا پیارا سونو مونو ارسل کہاں ہے۔۔۔مریم ارسل کو پیار سے کئیں ناموں سے پکارتی تھی۔۔۔

"وہ سو رہا ہے۔۔۔زرش جے بتایا۔۔۔اج مریم کی انکھیں اور زبان الگ سمت تھیں وہ پریشان تھی زرش کو اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔

"بھابھی پلیز جگا دوں اسے۔۔۔مریم نے حسرت سے پوچھا۔۔۔

جانے کیوں زرش کا دل زوروں سے دھڑکا وہ ایک آس سے دیکھ رہی تھی اس کمرے کی طرف جہاں زرش اور وہ رہتے تھے۔۔۔

" جاؤ جگا دو۔۔۔وہ ایک دم اٹھ کر اس کمرے کی طرف گئی جہاں ارسل سو رہا تھا۔۔۔اسے بستر سے اٹھا کر خود سے بھینچ لیا اور شدت سے چومنے لگی اسے گلے لگا کر رو پڑی۔۔۔بچہ اتنی شدت برداشت نہ کر سکا رو پڑا ۔۔۔زرش دروازے کے پاس کھڑی تھی اور جھنءی کوشش لر رہی تھی مریم کے دل میں کیا ہے۔۔۔

"تمہارے رونے کے دن گ ئے ارسل کل تمہارے بابا آئیں گے وہ ہونگے ماما ہونگی بس تمہاری پھپھو نہیں ہونگی۔۔مجھے یاد رکھو گے نہ بھول مت جانا مجھے۔۔۔بہت پیار کرتی ہوں تم سب سے۔۔وہ معصوم بچہ اس کی باتیں کیا سمجھتا وہ دوبارہ اسے چومنے لگی کبھی ہاتھ چومتی گال چومتی۔۔۔دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی زرش اس کی بات پر تڑپ کر اس کی طرف بڑھی اور کہا۔۔۔

"کیا کہا تم نے ابھی مریم۔۔۔زرش نے غم کی شدت سے پوچھا۔۔۔

"بھابھی کل بھائی آزاد ہو جائیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا پھر اپ تینوں۔۔۔زرش نے اس کی بات کاٹی اور کہا۔۔۔

"تم مریم کہاں ہو گی۔۔۔ کیا تم ہمارے ساتھ نہیں ہو گی۔۔۔زرش کو گھبراہٹ ہو رہی تھی اب ارسل دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بھابھی مجھے جہاں ہونا چاہی ئے وہاں ہو نگی۔۔۔ مریم نے آہستہ سے کہا۔۔۔اب ارسل اسے پیار کر رہا تھا اس کے آنسو صاف کر رہا تھا۔۔۔

"آئی آئے مس یو۔۔۔ارسل اب مکمل بیدار ہو چکا تھا اس بولا مریم سے۔۔۔وہ دوبارہ اسے پیار کرنے لگی

۔۔۔

"آئی مس یو ٹو میری جان۔۔۔ مریم نے محبت سے کہا۔۔۔

"ارسل جاؤ مامی کے پاس۔۔۔بہن کے ساتھ کھیلو۔۔۔زرش نے کہا ارسل سے۔۔۔وہ اٹھ کر چلا گیا ماں کا حکم ملتے ہی۔۔۔

"مریم کیا کرنے لگی ہو اب تم۔۔۔زرش نے پوچھا۔۔۔

"بس وہی جو پہلے کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اب انشاءاللہ سب خیریت سے ہو گا۔۔۔اپ سب خوش ہوں یہی میرے لی ئے بہت ہے۔۔۔وہ آنسو روکتی ہوئی بولی۔۔۔زرش نے اسے خود سے لگا لیا اور کہا۔۔۔

"چھوڑ دو مریم مت دو یہ قربانی ,ایسی زندگی کا ارسلان کیا کریں گے , وہ نہیں جی پائیں گے اس درد کو لے کر ۔۔۔بھائی بہنوں پر قربان ہوتے اچھے لگتے ہیں بہنیں نہیں اچھی لگتیں بھائیوں پر قربان ہو تیں۔۔۔۔

زرش اپنے شوہر کو جانتی تھی اس کے احساسات سمجھتی تھی اس لی ئے ایسا کہا۔۔۔

"بھابھی اپ کا ظرف بہت بڑا ہے ,اپ کی اس قربانی کے جذبے مجھے جینے کا حوصلہ دے گا جب کوئی مصیبت آئے گی۔۔۔ایک اپ جیسی عظیم عورت بھی ہے جو شوہر کے بجائے ایک عورت کا ساتھ دے رہی ہے۔۔۔پر بھابھی صدیوں سے ہوتا آیا ہے بہنیں تو ان بھائیوں پر بھی قربان ہو گئیں جنہوں نے کبھی قدر نہ

کی ہوا ان کی پر یہاں تو معاملہ ہی الگ ہے میرا پیارا بھائی ہے جس نے بہن کی محبت کا ثبوت دیا ہے اس پر میرا قربان ہونا بھی جائز ہے۔۔۔ بس رونا دھونا نہیں۔۔ بس تیاری کر لیں کل بھائی اپ کے ساتھ ہونگے۔۔۔ مریم نے آنسو صاف کر کے خوشی سے کہا۔۔۔

"پر مریم۔۔۔ زرش نے کچھ کہنے کے لیئے لب کھولے پر مریم کاٹ گئی ان کی بات۔۔۔

"بس بھابھی اب اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔ پہلے یہ بتائیں کب تک آئیں گے اشعر بھائی۔۔۔

"بس انے والے ہونگے۔۔۔ زرش نے تکلیف سے کہا۔۔۔

"تو بس مجھے یہ پل جینے دیں اپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔ پھر پتا نہیں کب ملنا ہو۔۔۔۔ مریم نے لہجے کو ہشاش بشاش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جیسی اگے جو ہو گا وہ اچھا ہی ہو گا۔۔۔

زرش اس عظیم بہن کو دیکھتی رہ گئی جس کے چہرے پر صرف بھائی کے لیئے فکر تھی۔۔۔ اپنی پرواہ بلکل نہ تھی۔۔۔ نہ اس بات سے غرض کہ اگے کیا حالات ہونگے اس کے لیئے کیسے سامنا کرے گی کچھ بھی سوچنا نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔ ایسا لگتا تھا وہ خود سے بے فکر اور آزاد ہو گئی تھی۔۔۔ اپنے لیئے سوچنا ترک کر چکی تھی۔۔۔

اشعر کے آتے ہی دونوں نے مل کر سارے معاملات طے کیئے۔۔۔ وکیل کو بلا لیا۔۔ کافی ڈسکشن کے بعد اشعر بولا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے اس بار دھوکا نہیں دیں گے وہ لوگ...

"نہیں اشعر بھائی اس بار ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ مریم نے یقین سے کہا۔۔۔

"چلو دیکھتے ہیں سوچ لو تم۔۔۔

"جب تک مکمل تسلی نہ ہو گی تب تک خود کو حوالے نہیں کروں گی۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

@@@@@@@@

اگلی صبح وہ سفید لباس میں ملبوس اشعر بھائی کے ساتھ نکلی۔۔۔ کتنی دیر زرش اسے پیار کرتی رہی سب دعائیں اس پر پڑھ کے پھونک لیں۔۔۔

"بھابھی اپ گھر پر رہیں ارسل کے ساتھ عدالت چلنا ٹھیک نہیں اپ کا۔۔۔

"سہی کہے رہی ہے مریم۔۔۔ اشعر نے کہا۔۔۔

"بھابھی یہ اپ کے اور بھائی کے لیۓ۔۔۔ اس نے ایک چھوٹا پرس دیا اسے۔۔۔

"یہ کیا ہے مریم۔۔۔ اس نے حیران کن لہجے میں کہا۔۔۔

"بس جو کر سکی اتنے وقت وہ سنبھال رکھا تھا وہ دے رہی ہوں اپ کو۔۔۔ مریم نے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔ اس کی ماں کا زیور جو پیسے اس نے جمع کیۓ اور کچھ پیسے جو اس کے اکاؤنٹ میں تھے اس کا ایٹیم دیا۔۔

"یہ لے جاؤ مریم تمہارے کام آئے گا۔۔۔ زرش نے کہا۔۔۔

"بھابھی اپ نہیں جانتی ان لوگوں کو۔ وہ ردی کر کے پھینک دیں گے میری محنت کی کمائی۔۔۔ میں یہ موبائل لے کر جا رہی ہوں دیکھ لیجیۓ گا یہ بھی چھین لیں گے۔۔۔ جن کو اس سب کی قدر ہو گی ان کو دے رہیں ہوں پلیز میری محبت اور خلوص سمجھ کر ہی رکھ لیں بھابھی۔۔۔ پلیز بھابھی۔۔۔ اس کے ہر اک لفظ میں منت تھی وہ یسے اسے انکار کرتی اس لیۓ مان گئ۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ ایک بار پھر دونوں گلے لگیں۔۔۔ یوں وہ حسرت سے پیار کرتی ارسل کو گھر سے باہر نکلی تھی۔۔۔ زرش اسے جاتا دیکھتی رہی دل میں درد کی ہوک اٹھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

احد گیلانی کا وکیل ساری قانونی کاروائی کر چکا تھا ان کے وکیل کی موجودگی میں ساری قانونی کاروائی ہوتی رہی وہ خاموشی کے ساتھ اشعر کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔کاغذ جمع ہونے جا چکے تھے۔۔۔سارا کام ہاتھوں ہاتھ ہو رہے تھے۔۔۔وہ دیکھ رہی تھی جو کیس اتنی فائلوں کے نیچے دبا تھا کھلا تو ایک دن میں ختم ہونے جا رہا تھا

۔۔۔

"واہ رے پیسے, اور کرسی کی طاقت, سلام ہے صرف تجھکو۔۔۔۔انسان انسانیت کچھ نہیں, سارا کھیل تیرا ہے۔۔۔مریم نے دل میں سوچا۔۔۔

جو کام ناممکن لگتا تھا سالوں سے بند کیس , جانے کتنے دن مہینے لگیں گے ختم ہونے کے لی ئے جب کھلے گا تب۔۔۔وہ کام گھنٹوں میں ہو رہا تھا۔۔۔حیرت انگیز بات ہے نا یہ پاکستاں ہے اور یہ یہاں کا عدلیہ سسٹم

۔۔۔

"سارا کام پکا ہے کچھ دیر میں پولیس لے کر ا رہی ہے ارسلان کو۔۔۔ان کے وکیل نے بتایا۔۔۔تین گھنٹے ہو گ ئے تھے یہاں بیٹھے ہوئے ان کو۔۔۔

"چلیں اب۔۔۔احد گیلانی صاحب گاڑی میں بیٹھے اپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔باقی کی کاروائی گاڑی میں بیٹھ کر دیکھنی ہے آپ کو۔۔۔ان کے خاص بندے نے مودب انداز میں کہا نظریں جھکیں تھیں اس کی , یہ خاص تلقین عاشر گیلانی کی تھی , ورنہ احد گیلانی کبھی اس لڑکی کو قابل عزت نہ سمجھتے تھے۔۔۔

اشعر حیران ہوا یہ سن کر۔۔۔"ایک دفعہ بھائی سے ملنے دیں اسے۔۔۔اشعر نے تڑپ کر کہا۔۔۔

"دکھی ئے میں حکم کا غلام ہوں جو وہ لوگ کہیں گے وہی میں کروں گا ارسلان یہاں نہیں اسکتا جب تک یہ یہاں ہونگی۔۔۔ان کے خاص ملازم نے آسان لفظوں میں اشعر کو بتایا۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہا۔۔۔

"اشعر بھائی سب سے پہلے ارسلان بھائی کو یہ خط دیجی ئے گا۔۔۔ جیسے میرا پوچھیں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ مریم نے بھرے لہجے سے چند جملے کہے دقت جو ہو رہی تھی بولنے میں۔۔۔

"اللہ حافظ۔۔۔ سدا خوش رہو تمہاری سب مشکلیں دور ہوں اور آسانیاں تمہارا مقدر بنیں آمین۔۔۔ اشعر نے اس کے ہاتھ سے خط لے کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔۔۔

یوں وہ رخصت ہو گئی وہ اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔ کچھ دیر بعد ارسلان ایا حیران پریشان سا جس کے سمجھ میں کچھ نہیں ارہا تھا اتنا اچانک آزاد جو ہوا تھا۔۔۔

"اشعر میری بہن مریم کہاں ہے۔۔ بولو جواب دو۔۔۔ وہ خالی نظروں سے ارسلان کو دیکھنے لگا۔۔۔ مٹھی میں دبا خط تھمایا اسے اور نظر پھیر گیا کچھ بولنے کی سکت نہ رہی تھی۔۔۔ اشعر مرد ہو کر رو پڑا اس بے بسی پر۔۔۔

وہ بے صبری خط کی طے کھولنے لگا۔۔۔

پیارے بھائی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔

جب یہ خط اپ پڑھ رہیں ہونگے تب اپ آزاد ہونگے, اس سے بڑی خوشی کی بات کیا ہو گی میرے لی ئے۔۔۔ میں خوش ہوں وہاں جہاں جا رہی ہوں۔۔۔ اس خوشی میں سب ہونگے پر میں اپ کے پاس نہیں ہو نگی بظاہر۔۔۔ پر بھائی دل کی نظر سے دیکھیں گے تو اپنے آس پاس مجھے ہی پائیں گے ہر جگہ ہر شے میں, اپ کے اندر میں بستی ہوں , ہمارے رگوں میں دوڑتا خون ایک ہی ہے تو یہ ہجر ہمیں جدا نہیں کر سکتا۔۔۔ کبھی بھابھی کی باتوں میں ملوں گی تو کبھی ارسل کی باتوں میں اس کی شرارتوں میں ہر جگہ میں ہی میں ہو نگی۔۔۔ ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا سوائے موت کے۔۔۔

تو اب میرے پیارے بھائی کبھی ناشکرا پن مت کرنا, اللہ نے اپ کو آزادی نصیب کی ہے اس کا شکر ادا کرنا, میرے نہ ہونے کا سوگ نہ منانا, بھابھی اور ارسل کے ساتھ خوشی خوشی نئی زندگی شروع کرنا۔۔۔ اگر اپ دکھی رہے تو یاد رکھنا میری قربانی رائیگان چلی جائے گی , میری قربانی رائیگان نہ جانے دینا پلیز بھائی۔۔۔ یہ آخری احسان میری ذات پر کر دیں خوش رہنا اور میرے لیئے دعا کرتے رہنا, بھابھی کو بہت پیار دینا انہوں نے اکیلے تنہا بہت تکلیفیں سہی ہیں اب ان کا حق ہے کہ ان کا شوہر ہنستا مسکراتا ملے نہ کے بہن کا دکھ کرتا ہوا ۔۔۔جب بھی یاد کرنا خوشی میں کرنا دکھ درد میں نہیں۔۔۔

آپ کی پیاری بہن مریم عبدل غنی۔۔۔۔

وہ رو پڑا اس کا خط پڑھ کر پر اس کی تلقین یاد آئی تو جلدی آنسو پونچھے اور کہا۔۔۔ "چلو اشعر پہلے اپنے رب کا شکر ادا کرنا ہے۔۔۔ مریم نے کہا ہے یہ۔۔۔ پھر ملوں گا زرش اور ارسل سے۔۔۔

"چلیں۔۔۔ اور وہ دونوں عدالت کی حدود سے نکل پڑے مریم کب کی جا چکی تھی جب خط اس نے ہاتھوں میں تھاما تھا یہ آخری منظر آنکھوں میں قید کرتی وہ ایک اور نئے سفر پر نکل پڑی۔۔۔

"جس کو تمہاری نظر ڈھونڈ رہی ہے وہ کراچی کی حدود میں داخل ہو گیا ہو گا مریم قریشی۔۔۔ تم اکیلی ہمارے رحم اور کرم پر ہو۔۔۔ احد گیلانی نے غصے سے کہا۔۔۔ وہ اس ظالم شخص کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

مانا بہت شدید تھا آندھی کا زور پر

ایسا بھی کیا ہوا کہ ٹھکانے نہیں رہے

اس کج ادا سے ہم کو چھوڑ کر گیا تھا وہ

آنکھوں میں اشک اور دل میں تقاضے نہ رہے

وہ گم صم نظروں سے دیکھتی رہی احد گیلانی کو۔۔۔

"وہ وقت دور نہیں جب اس کا نام بھی تم سے جدا ہو جائے گا۔۔۔ عاشر گیلانی میرا بیٹا ہے وہ تمہیں کبھی نہیں بسائے گا۔۔۔ احد گیلانی نے زہر آلود لہجے میں کہا۔۔۔ وہ اپنے اندر بھرا زہر اس کی نسوں میں اتارنا چاہتا تھا ۔۔۔ ایک کمزور عورت پر ظلم کر کے کونسی مردانگی کے جھنڈے گاڑ رہا تھا یہ شخص۔۔۔ کاش وہ سمجھ سکتا وہ بزدلی کی انتہا پر تھا۔۔۔

"جو اذیت میں محسوس کر رہا ہوں اپنے بیٹے کے قاتل کو باہر دیکھ کر اس اذیت سے تم کو نہ گذارا تو پھر میں عمر گیلانی کا باپ نہیں، میرے جگر کے ٹکرے کرتے ہوئے رحم نہ ایا تمہارے بھائی کو، تم پر ظلم کرتے وقت مجھے بھی رحم بھی نہیں آئے گا۔۔۔ میں جسمانی اذیت سے زیادہ روح کے زخم دینے کا قائل ہوں۔۔۔

مریم تڑپ اٹھی ان کے لفظوں سے۔۔۔ عاشر کا نام خود سے جدا۔۔ یہ سوچ تو اس کے دل و دماغ میں بھی نہیں آئی اتنا سب ہونے کے بعد بھی اور یہ کیا کہے گیا ہے یہ شخص۔۔ اس سے عاشر کا نام جدا کر دے گا۔۔۔ کتنا اذیت ناک تھا یہ لمحہ اس کے لیئے یہ سوچ اسے عجیب درد سے روشناس کرا چکی تھی۔۔۔ ابھی اس کے گھر میں قدم نہیں رکھا تھا اس کے مالک سے جدا ہونے کی نوید بھی دے گیا اسے۔۔۔

"اترو لڑکی۔۔۔ یہاں تمہارے استقبال کو کوئی نہیں آئے گا۔۔۔ احد گیلانی نے کہا۔۔۔

وہ ان کے پیچھے مردہ قدموں سے چل کر لاؤنج میں اگئی کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا اگے کیا ہو گا اس کے ساتھ۔۔۔ لاؤنج میں کئی لوگ بیٹھے تھے تین بچے بھی تھے۔۔۔

"نوشابہ بیٹی بچوں کو لے جاؤ اندر۔۔۔ عائشہ بیٹی اس لڑکی کو اس کا مقام اور سب کو اس کی حیثیت اچھی طرح بتا دینا۔۔۔

ایک تیس پینتیس عمر کی عورت جس کے چہرہ کے تاثرات نارمل تھے وہ بچوں کو لے گئی اوپر۔۔۔ جبکہ دوسری جو شاید عائشہ تھی جس کا چہرہ جانا پہچانا لگا پر کہاں مریم کو یاد نہ اسکا۔۔۔ وہ چیل کی طرح جھپٹی اس کی طرف وہ اپنا بچاؤ کیا کرتی وہ اسے مارنے لگی۔۔۔

"میرے بھائی کو مارتے وقت کچھ نہیں سوچا تم لوگوں نے اج بھی وہ زخم تازہ ہے۔۔۔ عائشہ اسے مارے جا رہی تھی اور اس پر اپنی بھڑاس نکال رہی تھی۔۔۔ گھر کے ملازم افسوس سے اس ظالم منظر کو دیکھتے رہے۔۔۔ حیران تھے اس لڑکی پر جو چپ چاپ مار کھائے جا رہی تھی۔۔۔

کوئی مریم سے پوچھتا تو بتاتی اس مار سے زیادہ درد اسے احد گیلانی نے دیا تھا اپنے لفظوں سے۔۔۔ احمر کے لیے ناقابل برداشت تھا یہ منظر وہ اسی وقت اٹھ کر چلا گیا۔۔۔ جبکہ احد گیلانی لاؤنج میں نارمل تاثرات لیے بیٹھے تھے۔۔۔۔

"بانو۔۔۔ عائشہ نے چیخ کر بلایا۔۔۔

وہ جلدی سے سامنے آئی کانپتی ہوئی۔۔۔ "جی بی بی جی۔۔۔

"لے جاؤ اسے اسٹور میں ڈال دو۔۔۔ عائشہ ہانپ رہی تھی اتنا مارنے کی وجہ سے۔۔۔ ملازمہ نے جلدی سے مریم کو سہارا دے کر گھر کے اسٹور کی طرف لے جانے لگی۔۔۔

"باہر والے اسٹور میں پھینکو اس منحوس کو جلدی واپس آؤ۔۔۔ عائشہ کی کرخت آواز آئی۔۔۔ "جی بی بی جی۔۔۔ ملازمہ نے کہا۔۔۔

وہ اسے باہر کے اسٹور نما کمرے میں لے آئی۔۔۔ ملازمہ نے اسے میلی چارپائی پر بٹھایا اور پانی اس کی طرف بڑھایا پر وہ تب تک بے ہوش ہو گئی۔۔۔

جلدی سے دروازہ بند کر کے اس نے اپنے مالکن کو بتایا۔۔۔

"پڑی رہنے دو خود ہی ہوش اجائے گا۔۔۔ عائشہ نے غصے سے کہا۔۔۔

"دروازہ اچھی طرح لاک لگا کر چابی دو مجھے۔۔۔ عائشہ نے ایک اور حکم دیا۔۔۔ ملازمہ سر ہلاتی باہر کی طرف گئی ایک نظر مریم کو دیکھ کر اپنے انسو صاف کرتی واپس آئی لاک لگا کر۔۔۔ چابی ٹیبل پر رکھی۔۔۔

"شاباش بیٹی, مجھے خوشی ہے تم نے بہت اچھی خاطر تواضع کی اس لڑکی کی۔۔۔ احد گیلانی نے اپنی اکلوتی بیٹی سے کہا۔۔۔

"باباسائیں کوئی ڈھیٹ لڑکی ہے کتنے ارام سے مار کھاتی رہی ذرہ مذاحمت نہیں کی اس نے۔۔۔ عائشہ نے اپنے دل کی بات کہی اپنے بابا سے۔۔۔

"بہت ڈرامے باز لڑکی ہے۔۔۔ ذرہ بھی رحم کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اج جتنے زخم دیئے ہیں اس پر نمک چھڑکو تاکہ اچھی طرح درد کا احساس ہو۔۔۔ کل سے کام پر لگا دو۔۔۔ احد گیلانی نے نفرت امیز لہجے میں کہا۔۔۔

"جی باباسائیں۔۔۔ جیسا اپ کا حکم۔۔۔ کل سے کام پر لگا دیں گے۔۔۔ عائشہ نے کہا۔۔۔

پھر سیاسی گفتگو میں وہ مگن ہو گئے۔۔۔

@@@@@@@

زرش کتنے لمحے ارسلان کو محسوس کرتی رہی کہ وہ اس کے پاس اس کے ساتھ ہے۔۔۔ ارسل تو باپ کے کندھے پر سر رکھے سو گیا تھا۔۔۔ ارسل کو بیڈ پر لٹا کر وہ سیدھا ہو کے بیٹھ گیا۔۔۔ وہ دور خلاؤں میں غیر مرئی نقطے پر نظر جمائے ہوئے تھا۔۔۔ وہ سوچوں میں کہیں دور نکل گیا تھا۔۔۔

"کھانا کھالیں۔۔۔ زرش نے کہا۔۔۔ وہ زرش کی آواز پر چونکا۔۔۔

"زرش, مریم کیسی ہو گی۔۔۔ اس کی بات کی نظر انداز کرتا ہوا بولا تھا ارسلان۔۔۔

"ارسلان ہم اس کے لیئے دعا ہی کر سکتے ہیں، میں نے اسے منع بھی کیا تھا۔۔۔زرش نے ضبط سے کہا۔۔

"جانتا ہوں سب، زرش تم نے بہت اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دیا۔۔۔ تم نے میری بہن کو کوئی الزام نہ دے کر، میرے اوپر احسان کیا ہے۔۔۔ارسلان نے مشکور لہجے میں کہا۔۔۔وہ جانتا تھا اگر زرش چاہتی تو ہر چیز کا الزام مریم پر لگا کر اسے ذہنی اذیت دے سکتی تھی پر جس طرح وہ حوصلہ دیتی رہی مریم کو، وہ تعریف کے قابل تھا۔۔۔ یہ باتیں مریم اسے جیل میں اکر بتاتی رہتی تھی جس پر کبھی کہے دیتا۔۔۔

"ہمم۔۔۔جب تک میں تھا تو دونوں بھابھی نند کی لڑائی ہوتی رہتی۔۔۔ میں ترس کر رہ گیا دونوں کو ایک ساتھ دیکھنے کو، میرے جیل جاتے ہی دونوں بھابھی نند بہنیں بن گئیں۔۔۔

جس پر مریم کو ہنسی اجاتی تھی کیونکہ ارسلان کہے تو سچ ہی رہا تھا۔۔۔ارسلان ان لمحوں کو سوچ کر دکھی ہو گیا۔۔۔زرش کی آواز اسے حال میں واپس لائی۔۔۔

"ارسلان، مریم میری بھی بہن ہے صرف اپ کی نہیں۔۔۔ میں جانتی ہوں اس کی تکلیف بھولنا ممکن نہیں، اس نے بہت بڑی قربانی دی ہے جس کا بوجھ کبھی کم نہیں ہو گا۔۔۔زرش نے درد سے بوجھل لہجے میں کہا

۔۔۔

"وہ کہتی ہے ہم خوش رہیں، کوئی اسے بتائے ہماری خوشیاں تو اس کی خوشی میں بستی ہیں۔۔۔۔وہ جس جہنم میں گئی ہے اس کے بعد ہم یہاں مطمئن اور خوش کیسے رہ سکتے ہیں زرش۔۔۔ارسلان اس کی گود میں سر رکھ کے رو پڑا۔۔۔

کتنا بے بس بھائی تھا جو اپنی بہن کے لیئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

"یہ کیا ہے بھابھی۔۔۔نوشابہ نے عائشہ سے کہا۔۔۔وہ عائشہ کے ہاتھ میں تھامے باؤل کی طرف دیکھ کر بولی تھی۔۔۔

"نمک ہے دکھائی نہیں دے رہا۔۔۔عائشہ نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

"وہ تو مجھے بھی دکھ رہا ہے۔۔۔میں کیا کروں اس کا۔۔۔ابھی بھی نوشابہ نے تھاما نہیں تھا۔۔۔

"پکڑو اور اس کے زخموں پہ لگا دو۔۔۔عائشہ نے غصے سے کہا۔۔۔

"مجھ سے نہیں ہو گا بھابھی۔۔۔نوشابہ نے اپنے دونوں ہاتھ دوپٹے کے اندر کر دیئے ڈر کے مارے۔۔۔ اتنا کہے کر۔۔۔

عائشہ اس کے بڑے بھائی کی بیوی تھی جو اکثر یہاں پائی جاتی تھی۔۔۔دونوں کا وٹے سٹے کا تعلق تھا۔۔۔ عائشہ صرف ایک سال چھوٹی تھی احمر گیلانی سے پر اپنی عمر سے کم ہی لگتی کیونکہ خود کو مینٹین رکھا ہوا تھا ۔۔۔نوشابہ اس سے دو سال چھوٹی ہونے باوجود اپنے عمر سے بڑی ہی لگتی تھی کیونکہ اسے پریشانیوں نے خود سے لاپرواہ کر دیا تھا۔۔۔

"تم سے نہیں ہو گا کیوں, عمر گیلانی کچھ نہیں لگتا تمہارا وہ تمہیں بھابھی ماں کہتا نہیں تھکتا تھا۔۔۔عائشہ نے تند لہجے میں پوچھا۔۔۔عائشہ ہمیشہ اسے دبانے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔"جاؤ اس کے زخموں پر نمک چھڑکو, ورنہ احمر بھائی سے تمہاری شکایت لگاؤں گی اس کل کی لڑکی کے لیئے بہت درد اور ہمدردی ہے تمہارے اندر۔۔۔زبردستی اس کے ہاتھ میں تھمایا باؤل۔۔۔نوشابہ کے پسینے چھوٹ گئے پر عائشہ کو ذرہ ترس نہ ایا اس کی کیفیت دیکھ کر۔۔۔

عائشہ کی نو سالہ بیٹی پری وش زور و شور سے رونے لگی تو اسے جانا پڑا۔۔اسٹور کا دروازہ نوشابہ کو کھول کر دے گئی۔۔۔

کچھ لمحے بعد وہ اندر آئی مریم بستر پر پڑی تھی۔۔۔

"مریم۔۔۔نوشابہ نے کہا۔۔۔وہ ہمت کر کے اٹھی تھی۔۔۔

نوشابہ کو دکھ ہوا اسے اس حال میں دیکھ کر۔۔۔چہرے پر زخموں کے نشان سر شاید دیوار یا ٹیبل سے لگا ہو ماتھے پر چوٹ تھی خون جم گیا اس جگہ۔۔۔دل میں ٹیس اٹھی نوشابہ کے۔۔۔

"اس کا روشن چہرہ گہری کالی آنکھیں, گلابی گال جب غصہ ہو تو چہرہ ٹماٹر سا لال ہو جاتا ہے, اس کی انکھ سے نکلتا پانی شبنم کے قطروں سا لگتا ہے آپی۔۔۔جب ضبط سے ہونٹ کاٹتی ہے تو گلابی سے سرخ ہو جاتے ہیں, انکھیں جھپکتی ہے تو گڑیا سا گمان ہوتا ہے اتنی گھنی پلکیں ہیں اس کی۔۔۔اتنا حسن خدا کیسے دے سکتا ہے کسی کو یا وہ مجھے اتنی حسین لگتی ہے ,اف اپی میں تو اپنا حواس کھو بیٹھا ہوں اس پری پیکر کو دیکھ کر۔۔۔دعا کریں مجھے مل جائے۔۔۔دوبارہ یہ دل کسی کی چاہ کر بیٹھا ہے۔۔۔اپنے بھائی کے کہے لفظ نوشابہ کے کانوں میں گونجے۔۔۔

اس پری پیکر لڑکی کا یہ حال نوشابہ کو رلا گیا۔۔۔اس نے باؤل زمین پر رکھا اپنے انچل سے مرہم نکال کر لگانے لگی۔۔۔

"آپ کون ہیں۔۔۔مریم نے سسکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"عاشر کی بھابھی۔۔۔نوشابہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔

"معاف کر دو بہت تکلیف ملی ہے تمہیں اس گھر سے یہاں کے لوگوں سے۔۔۔نوشابہ نے اس کے ہاتھوں کو نرمی سے تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

"ان زخمون نے اتنی تکلیف نہیں دی جتنا درد مجھے یہ سوچ کر ہوا ہے عاشر کا نام مجھ سے الگ کر دیں گے۔۔۔پلیز عاشر سے اتنا کہنا مجھے یہ سزا نہ دے۔۔۔اپ کہیں گی نا پلیز۔۔۔مریم نے التجا کی۔۔۔

"اگر عاشر نے مجھ سے بات کی تو ضرور کہوں گی تم فکر نہ کرو۔۔۔نوشابہ نے ایک جھوٹی تسلی دی۔۔۔وہ کیا بتاتی اسے عاشر کم ہی گھر والوں سے بات کرتا ہے۔۔۔

"یہ دوائی کھالینا۔۔۔درد کم ہو جائے گا۔۔۔کسی کو بتانا مت یہ میں نے دیا ہے۔۔۔چھپا کر رکھنا۔۔۔نوشابہ نے سمجھایا کچھ نمک ادھر ادھر پھینکنے لگی۔۔۔

مریم نوشابہ کے بغیر کہے سمجھ گئی وہ نمک اس کے زخموں کے لیئے دیا گیا ہے۔۔۔

"جب موقع ملا آتی رہوں گی۔۔۔نوشابہ نے کہا۔۔۔وہ اٹھنے لگیں اسی وقت مریم نے کہا۔۔۔

"مجھے مارنے والی عائشہ ربانی ہیں نا عورتوں کے حقوق پر بات کرنے والی بڑے بڑے پلیٹ فارمز پر۔۔۔

مریم نے یاد انے پر پوچھا۔۔

"ہاں بلکل سہی پہچانا تم نے, حیران مت ہونا جو شوشل میڈیا پر دکھائی دے وہ دکھاوا ہے اس کا اصل دیکھو یہ ہے۔۔۔اس نے باؤل کی طرف اشارہ کیا۔۔مریم سمجھ گئی اس کے زخموں پر نمک چھڑکنے کا بھی عائشہ ربانی کا حکم تھا۔۔

مریم نے تو اس کی کچھ تقریریں سن رکھیں تھیں پر اسے نہیں پتا تھا وہ احد گیلانی کی بیٹی ہے کیونکہ سیاست میں قدم اس نے شادی کے بعد رکھا تھا اس لیۓ وہ خود کو عائشہ ربانی کہلواتی تھی۔۔۔آج شدید افسوس ہوا مریم کو, عائشہ ربانی کتنی دوگلی عورت ہے۔۔۔ہمارے کتنے سیاست دان ایسی دوہری شخصیت رکھتے ہیں

۔۔۔

نوشابہ وہاں سے جلدی چلی گئی۔۔۔

@@@@@@@@

اگلے دن ملازمہ نے اکر کہا" باہر اپ کو بلایا ہے۔۔۔

مریم ملازمہ کے ساتھ باہر اگئی۔۔۔عائشہ ربانی کو سامنے صوفے پر دیکھ کر وہ گھبرا گئی اور اس کے چہرے پر ڈر دیکھ کر وہ طنزیہ ہنسی۔۔۔

"یہاں صرف ارام کرنے کے لیے نہیں لائے تمہیں۔۔۔آؤ تمہیں تمہاری ذمیداری بتادوں۔۔۔اس کے لہجے میں غرور تھا ایسا لگتا تھا جیسے یہاں کی مالکن وہی ہو۔۔۔

وہ اس کے پیچھے چلنے لگی ایک کمرے کے پاس وہ ٹھری تو مریم نے بھی اپنے قدم روکے۔۔

کمرے کا دروازہ کھول کر وہ اندر اگئی بیڈ پر پڑے وجود کو دیکھ کر مریم کو افسوس ہوا۔۔۔بوڑھی بیمار عورت تھی وہ۔۔۔

"یہ ہماری اماں ہے اج سے ان کا ہر کام تم کروگی اگر ذرہ سی لاپرواہی کی مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا پرہیزی کھانا ہو یا کپڑے بدلنا مطلب ہر کام۔۔عائشہ ربانی نے اسے اس کا کام بتایا۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔مریم نے جھکی نظر سے کہا۔۔۔دل کو سکوں ملا کم سے کم وقت فارغ ہوگی سارا وقت ان کے کاموں میں گزر ہی جائے گا۔۔۔

اسی وقت ملازمہ سکینہ کھانا لے کر آئی۔۔۔

"سکینہ کھانا رکھو یہ خود کھلائے گی اور امان کا ہر کام اسے بتاؤ نظر رکھنا اس پر ذرہ لاپرواہی دیکھو مجھے بتانا دیکھنا کیا حشر کرتی ہوں اس کا۔۔۔ایک بات رات کو تم اسٹور میں ہی سوو گی سمجھی۔۔۔سکینہ امان کے پاس رات کو تم ہوگی۔۔۔عائشہ ربانی کے آخری حکم پر مریم کو تکلیف ہوئی کیونکہ اس اسٹور میں سونا تکلیف دہ تھا کیونکہ وہاں رات کے چوکیدار چلتے رہتے ایک ہی کھڑکی تھی جو بند کرتی تو گرمی سے مرنے لگتی اگر کھلی رکھے تو غیر مردوں کی نظر میں اجائے۔۔۔عجیب مصیبت تھی رات بھر سکوں سے سو بھی نہ پاتی تھی۔۔۔

اسے لگا رات کو یہیں سو جائے گی اب عائشہ ربانی کے اس حکم پر افسوس ہوا۔۔۔

@@@@@@@@@@

دو دن مسلسل وہ ان کے کام کرتی رہی صرف رات کو دیر سے سونے کو اسٹور جاتی پھر سکینہ اکر سوتی تھی ۔۔۔ دو دن میں وہ ان کا کام دوائی کی اوقات سمجھ چکی تھی ۔۔۔ اب وہ ان کو ایکسر سائز کرواتی ان کو اٹھنے بیٹھنے میں مدد کرتی ۔۔۔ وہ پورے دل سے ان کے کام کرتی تھی ۔۔۔

اماں جی کے پاس کسی وقت احمر گیلانی اتا تو وہ کمرے سے نکل جاتی ۔۔۔ نوشابہ کو دونوں بچوں سے فرصت نہ تھی بلکہ پری بھی وہی سنبھال رہیں تھیں ۔۔۔ کچھ دیر کے لیئے نوشابہ اکر ان کے پاس بیٹھتی ۔۔۔ ان دو دن میں عائشہ ربانی اور احد گیلانی سے اس کا سامنا نہ ہوا تھا ۔۔۔ نہ وہ اس عورت سے ملنے آئے تھے ۔۔۔

احمر گیلانی کو کمرے میں اتا دیکھ کر وہ جانے لگی ۔۔۔ اسی وقت کچھ یاد انے پر بولی ۔۔۔

"کیا میں اماں جی کو لان میں تازہ ہوا کھانے کے لیئے لے جاسکتی ہوں وہیل چیئر پر ۔۔۔ مریم نے جھکی نظروں سے پوچھا ۔۔۔

"ہمم لے جاسکتی ہو ۔۔۔ احمر گیلانی نے اجازت دے دی ۔۔۔ وہ کمرے سے باہر نکل گئی ۔۔۔

جانے کیوں اسے ڈر لگتا کہیں یہ لڑکی اس کی ماں کو کوئی نقصان نہ پہنچادے ۔۔۔ پر اس ایک ہفتے میں وہ دل وجان سے ان کی خدمت کر رہی تھی ۔۔۔ وہ حیران تھا کتنا ظلم وہ کر چکے تھے اس پر , پر وہ پرسکوں تھی جبکہ وہ خود بے چینی اور پریشانی کا شکار تھے ۔۔۔

وہ اپنی ماں سے غافل نہیں تھا باقی بچوں کی طرح , وہ روزان کی خبر لینے اتا اور ادھا گھنٹا بیٹھ کر جاتا ۔۔۔

اگلے دن صبح سویرے والی دھوپ میں بٹھا کر ان کی ٹانگوں پر مالش کر رہی تھی سب گارڈز دوسری طرف منہ کر کے کھڑے تھے مریم کے ساتھ سکینہ بھی تھی ۔۔۔ احمر گیلانی جو واک کرنے ایا تھے اسے دیکھ کر جلدی سے سفید چادر اس کی ماں کی ٹانگوں پر رکھ دی مریم نے ۔۔۔

وہ حیران ہوا اس لڑکی پر۔۔۔ "کیا لڑکی ہے یہ۔۔۔ اس نے دل میں سوچا۔۔۔ اس کا ہر انداز پر وقار تھا۔۔۔ سر پر دوپٹا لے کر خود کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھتی تھی وہ۔۔۔ ادھے گھنٹے کے بعد ایا تو وہ ان کے سر میں تیل سے مالش کر رہی تھی۔۔۔

"اب اپ کی چوٹی باندھتی ہوں پھر اندر چلتے ہیں دھوپ تیز ہونے لگی ہے۔۔۔ شام کو بھی لان میں اکر چائے پیئں گے۔۔۔ وہ مزے سے بتا رہی تھی... اج اماں مسکائی اس کی بات پر۔۔۔ کوئی احمر گیلانی سے پوچھتا کتنے وقتوں کے بعد اپنی ماں کی مسکراہٹ دیکھ کر دل کو سکوں ملا تھا اج اس کی خوشی کا دن تھا۔۔۔ وہ ان کی وہیل چیئر کو اندر لے جانے لگی احمر گیلانی ان کو جاتا دیکھنے لگا۔۔

@@@@@@@

"تمہیں لگتا ہے بس اتنی سی سزا اور تم بچ جاؤ گی ہاں۔۔۔ اتنی مطمئن اور خوش ہم تمہیں رہنے دیں گے تو تمہاری اطلاع کے لیئے بتا دوں عاشر تمہیں طلاق دینے کے لیئے مان گیا ہے۔۔۔

دس دن بھی وہ سکوں کے رہ نہیں پائی تھی کہ عائشہ ربانی اس کے اسٹور نما کمرے میں اکر دھاڑ کر بولی تھی ۔۔وہ غصے میں تھی پر کیوں۔۔۔ یہ اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ پلیز عاشر کو روک دیں۔۔ ایک دفعہ میری اس سے بات کروا دیں۔۔۔ پلیز اپ بھی عورت ہیں ایسا ظلم نہ کریں پلیز۔۔۔ وہ بنا سوچے سمجھے اس کے قدموں میں بیٹھ گئی۔۔۔

"میرے بھائی کو جب مارنے لگا تھا تمہارا بھائی تو وہ بھی گڑ گڑایا ہو گا۔۔۔ تب رحم ایا تھا تمہارے بھائی کو جو اب ہم سے رحم کی امید لگا رہی ہو۔۔۔ عائشہ نے اسے قدموں سے اٹھایا اس کے بالوں کو پکڑ کر۔۔۔ وہ کراہ اٹھی۔۔۔ جھٹکا دے کر چھوڑا وہ زمیں پر گری۔۔۔

"پلیز ایک بار عاشر سے میری بات کرا دیں صرف ایک بار۔۔۔ مریم نے ایک اور دفعہ اس سے التجا کی۔۔۔

"عاشر شادی شدہ بچوں والا ہے اسے تمہاری ضرورت نہیں سمجھی۔۔۔ جس کے کام کی ہو تم اسی کے حوالے تم کو کرنے کا سوچا ہے۔۔ عائشہ ربانی نے نفرت سے کہا۔۔۔

وہ حیرت سے اس کا انکشاف سنتی رہی۔۔۔

"میری بڑی بھابھی اس گھر کو وارث نہیں دے سکی, اب یہ کام تم کرو گی۔۔۔۔ تمہارا فیصلہ ہو چکا ہے مریم قریشی۔۔۔

اسے لگا اس کے پیروں کے نیچے سے زمیں کھینچ لی ہو کسی نے۔۔۔۔ اج سہی معنٰی میں افسوس ہوا اسے اس گھر میں انے کا

"پلیز ایسے نہ کہیں۔۔۔ میں صرف عاشر کی ہوں۔۔۔ مریم نے تڑپ کر کہا۔۔۔ وہ زمیں پر پڑی سسک رہی تھی۔۔۔

"کچھ وقت بس کچھ وقت اور پھر عاشر کا نام نہیں ہو گا تمہارے نام کے ساتھ پھر احمر بھائی۔۔۔۔۔ وہ جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔۔۔ وہ اسے اذیت ہی تو دینا چاہتی تھی۔۔۔ عائشہ کی کہی بات پر مریم تڑپ ہی اٹھی تھی۔۔۔

کتنا اذیت ناک تھی یہ سوچ عائشہ ربانی آرام سے کہے رہی تھی جو۔۔ ایک عورت ہو کر دوسری عورت کی توہین کر رہی تھی۔۔۔

"آپ بھی عورت ہیں پلیز روک دیں اس گناہ سے , اپ تو عورتوں کے حقوق کی بات کرتی ہیں نا پلیز اپ سمجائیں اپنے گھر کے مردوں کو۔۔۔ جانے کیوں وہ اس کے اگے دُھائیاں دے رہی تھی شاید اس کی کوئی بات اس بے ضمیر کا ضمیر جگا دے۔۔۔ پر مریم شاید جانتی ہی نہیں تھی ایسے دوغلے لوگوں کی اصلیت اس لیئے زہر بھرے لوگوں سے امرت کی امید لگا رہی تھی۔۔۔

"میرا خیال ہے تم اپنا ذہن بنالو تو زیادہ بہتر ہو گا شاید اس بہانے تمہاری جگہ بن جائے اس گھر میں۔۔۔

چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجا کر اسے فیوچر کا آئینہ دکھایا عائشہ نے۔۔

"چھی کتنی گھٹیا ذہنیت ہے اپ کی عورت ہو کر دوسری عورت سے اتنی گری ہوئی بات کر رہی ہیں۔۔۔۔

مریم اس کے روبرو کھڑی زمیں پر تھوکتی ہوئی بولی تھی۔۔۔اس ے تھوکنے سے اندازہ ہو رہا تھا اسے کتنی ناگوار گزری تھی یہ بات اس کے لہجے میں کراہت تھی۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت مجھے گھٹیا کہو۔۔عائشہ نے غصے سے کہا۔۔۔چٹاخ وہ اسے تھپڑ مار گئی۔۔۔مریم لڑکھڑا گئی اس کے تھپڑ سے۔۔۔

"اپنی زبان کا کم سے کم استعمال کرو ورنہ ایسا برا حال کروں گی تا عمر یاد کرو گی۔۔۔عائشہ نے نفرت سے کہا اسے دھکا دیتی چلی گئی۔۔

مریم پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔"یا خدا یہ ظلم نہیں برداش ہو گا مجھ سے , عاشر کے بیوی بچوں کو برداش کر لوں گی پر یہ ظلم نہیں یہ ظلم نہیں۔۔۔رو کر اپنے دل کا غبار نکالتی رہی وہ۔۔۔

@@@@@@@@@@@

عائشہ باہر نکلی اسٹور نما کمرے سے اندر سے وہ سرشار تھی مریم کو ایسی اذیت دے کر۔۔۔دل کو سکوں سا ملا تھا عائشہ کو۔۔۔سامنے نظر پڑی تو نوشابہ کو دیکھا جو انکھوں میں انسو بھرے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔جس کا مطلب صاف تھا وہ سب باتیں ان کی سن چکی ہے۔۔۔وہ چونک گئی لمحوں میں خود کو سنبھال کر عائشہ بولی تھی جب بولی تو اس لہجہ نارمل اور بہت کچھ جتاتا ہوا تھا نوشابہ کے لی ئے۔۔۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں مجھے, جو سچ ہے سو ہے۔۔۔اپ دس سالوں میں اس گھر کو ایک وارث نہ دے سکیں۔۔۔اب اگر احمر بھائی کی شادی کا فیصلہ باباسائیں کر رہے ہیں تو اپ کو اس میں ساتھ دینا چاہی ئے۔۔۔

عائشہ نے بے نیازی سے کہا بغیر اس کے احساسات کا سوچے۔۔۔

"عائشہ بھابھی مجھے اپ سے یہ امید نہ تھی۔۔۔میں اپ کی نند بھی ہوں۔۔۔صرف بھابھی نہیں, اپ کو میرا سوچنا چاہی ئے تھا پر اپ بھی باباسائیں کی حمایتی بن گئیں۔۔۔نوشابہ نے کرب سے کہا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اس خاندان کو وارث نہیں دے سکی تھی اتنے سالوں میں۔۔۔اج تک کسی کی ہمت نہ ہوئی اسے یہ طعنہ دینے کی۔۔۔عاشر کے دونوں بچے علی اور زونی , ان کی بڑی ماں تھی وہ۔۔۔ان کی دیکھا دیکھی میں اب عائشہ کی بیٹی پری مامی بوئا کہنے کے بجائے اب اسے بڑی ماں کہنے لگی تھی۔۔۔اب وہ تینوں بچوں کی بڑی ماں تھی۔۔۔

اج تک خود کو بانجھ نہ سمجھنے والی نوشابہ کو سب نے باور کروا دیا وہ بانجھ ہے اس خاندان کے بڑے بیٹے کو وارث نہ دے سکی۔۔۔درد کی انتہا کو وہ پہنچی ہوئی تھی۔۔۔یہ سوچ تو اسے اندر ہی اندر مار رہی تھی۔۔۔

اج شکستہ قدم لی ئے وہ جانے لگی تو عائشہ نے پکارا۔۔۔

"نوشابہ بھابھی میری بات سنیں۔۔۔اپنے اندر کی شرمندگی کو دور کرنے کے لی ئے اب کے عائشہ نے پکارا تھا تاکہ اسے تسلی دے سکے اور کچھ سمجھا بھی سکے۔۔۔

وہ پلٹی اور اس کی طرف دیکھا اور سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔زبان لڑکھڑائی پر لفظ ادا نہ کر سکی کوئی , کیسی بے بسی تھی اس کے ہر انداز میں۔۔۔

واقعی ہر عورت شادی کے بعد مکمل اولاد سے ہوتی ہے ورنہ چاہے کچھ بھی کر لے کتنی وفادار ہو شوہر کی, یا کتنا گھر کا خیال کر لے, گھر کے ہر ایک فرد سے عزت اور محبت سے بات کر لے, یا کتنے بڑے گھر کی ہو, اس کی حیثیت دو کوڑی کی ہوتی ہے بغیر اولاد کے۔۔۔

آج اتنے امیر کبیر باپ کی بیٹی دو بھائیوں کی اکلوتی بہن اور اتنی بے بس تھی یہاں۔۔۔اس کی ایک پکار پر دونوں بھائی اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں۔۔۔پر کیا نوشابہ ایسی بیوی اور بہو تھی جو اپنے گھر کو یوں رسوا کرے۔۔۔

"دیکھیں نوشابہ بھابھی زیادہ دکھی ہونے کی ضرورت نہیں, ذرہ عقل سے کام لیں تو اتنا مشکل بھی نہیں, قصاص میں آئی لڑکی اپ کی جوتی کے برابر نہیں... اگر اور کوئی احمر بھائی کی بیوی بنیں تو سوچیں کیا حیثیت رہ جائے گی اپ کی اس گھر میں ذرہ سوچیں تو سہی, یہ لڑکی مریم اپ کے مقابل کیا آئے گی , وہ چاہ کر بھی کبھی آپ کا مقابلہ یا برابری نہیں کر سکتی۔۔۔اپ کے حق میں یہی بہتر ہے اپ اس میں ساتھ دیں ہمارا۔۔۔ دکھی اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

عائشہ مزے سے اسے قائل کر رہی تھی مریم کے لیئے ہر چھوٹی بڑی اونچ نیچ بتا کر۔۔۔عائشہ کے انداز میں غرور تھا جیسے اپنے لفظوں سے اسے منانے میں کامیاب ہو جائے گی آخر اتنی اچھی ڈبیٹر جو تھی۔۔۔پر نوشابہ کے اگلے لفظوں نے اس کا غرور توڑ دیا منٹوں میں۔۔۔

"عائشہ بھابھی, کہنے والوں کا کچھ نہیں جاتا سننے والے ہی کمال کرتے ہیں , سننے والوں پر کیا گزرتی ہے وہی جانیں یا پھر اللہ جانے۔۔۔کہنے والے کو کیا پتا کہ اس کے لفظوں سے کس پر کتنی قیامت گزری, جس پر گزری وہی جانے اور کوئی نہ سمجھے نہ مانے۔۔۔نوشابہ اتنا کہے کر مڑی۔۔۔خالی نظریں بے نور آنکھیں تھیں

اس کی۔۔۔عائشہ اسے دیکھتی رہ گئی دل کو کچھ عجیب ہی لگا۔۔"کتنا یاسیت سے بھرا لہجہ تھا اس کا۔۔۔

عائشہ نے سوچا۔۔

"آپ کچھ نہیں سمجھ سکتیں,نا میرے درد کو نا میرے احساسات کو۔۔۔شکستہ قدموں سے بے حال ہوتی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔"کاش میں بتا سکتی علی اور زونی کے انے کے بعد مجھے یاد ہی نہیں رہا میں بے اولاد ہوں ان کے ہر لمحے میں میں نے ہی ماں کا کردار ادا کیا ہے,کوئی نہیں سمجھ سکتا میرے جذبات میرے احساسات۔۔۔

ایک ایک قدم بھاری تھا اس پر۔۔بس کمرے تک پہنچ کر وہاں رونا چاہتی تھی۔۔۔

اب کس سے کہیں گے

کون سنے گا

اس دل کا کیا حال ہوا

ان جھیل سی آنکھوں میں

اک خواب بہت برباد ہوا

اک خواب بہت برباد ہوا

دل کے درد کو دباتی سڑھیاں چڑھ رہی تھی نوشابہ , بے دھیانی میں پیر پھسل گیا وہ گرتی چلی گئی عائشہ کی چیخ نکلی پر اس پر ایسی قیامت گزری تھی کہ ایک آواز نہ نکلی اس کے منہ سے۔۔جب عائشہ اس کے پاس پہنچی تو وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@

احمر کا پریشانی سے برا حال تھا وہ کس طرح ہسپتال پہنچا وہی جانتا تھا۔۔۔سب ہسپتال میں تھے۔۔۔عائشہ اس کا شوہر زید عالم ربانی اس کے پاس ہی پریشان سا نوشابہ کا چھوٹا بھائی زیان عالم ربانی کھڑا تھا۔۔۔

سب کے چہروں پر فکرمندی تھی شہر کے سب سے بڑے ہسپتال کے کاریڈور میں کھڑے تھے۔۔اسی وقت عالم ربانی بھی پہنچ گۓ اور اپنے چھوٹے بیٹے سے کہا۔۔۔

"اب کیسی ہے نوشی زیان۔۔۔عاشی بیٹا کیسے گری وہ۔۔۔ایک ساتھ دو لوگوں سے مخاطب ہوۓ تھے وہ ان کی اکلوتی بیٹی ہاسپٹل میں تھی باپ کا دل تڑپ رہا تھا۔۔۔

"بابا ابھی ڈاکٹر نے کچھ نہیں کہا اندر ہیں۔۔۔زیان نے کہا۔۔۔

"انکل سیڑھیوں سے پاؤں پھسلا میں سامنے ہی کھڑی تھی۔۔۔عائشہ نے سکوں سے بتایا ان کو۔۔

وہ ٹہلنے لگے۔۔۔اسی وقت ڈاکٹر باہر ایا۔۔

"کیا ہوا ڈاکٹر میری بیوی کیسی ہے۔۔۔

"کیا ہوا ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے۔۔۔

عالم صاحب اور احمر نے ایک ساتھ پوچھا ڈاکٹر سے۔۔۔

سب نے ڈاکٹر کو گھیر لیا تھا اب فکر سے دیکھ رہے تھے کہ وہ کیا جواب دیتا ہے۔۔

"پیشنٹ ٹھیک ہے کچھ دیر میں ہوش اجاۓ گا ڈونٹ وری۔۔ٹانگ کا فریکچر ہے کل تک انشاءاللہ ڈسچارج کر دیں گے۔۔۔فور ٹو سکس ویک بیڈ ریسٹ پر ہو نگی۔۔۔ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا۔۔۔جس پر سب نے اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

"شکریہ ڈاکٹر۔۔۔عالم صاحب اور احمر نے کہا۔۔۔

"زیداور زیان تم دونوں جاؤ ابھی جا کر صدقہ اور خیرات کا انتظام کرو۔۔۔میری بیٹی پر سے سب مصیبتیں اور بلائیں دور ہوں۔۔۔عالم صاحب نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔

"جو حکم بابا جان۔۔۔دونوں بیٹوں نے سعاد تمندی سے کہا۔۔۔وہ نوشابہ کے ہوش میں انے سے پہلے یہ کام کرنا چاہ رہے تھے۔۔۔اس لی ئے جلدی وہاں سے روانہ ہوئے۔۔۔

احمر سب سے پہلے خدا کے سامنے شکر ادا کرنا چاہ رہا تھا کہ اللہ نے اس کی بیوی کو سلامت رکھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

سب ذمیداریاں اکیلی مریم میں پر آپڑیں تھیں۔۔۔اماں کے ساتھ ساتھ اب تینوں بچے اس کے ذمے اگ ئے تھے۔۔۔یوں پہلی دفعہ اس کی ملاقات ہوئی عاشر کے دونوں بچوں سے علی اور زونی جڑواں بچے تھے۔۔۔ساہرا جو بچوں کی ذمیداری سے بھاگتی تھی خدا نے ایک ساتھ دوہری ذمیداری سے اسے نوازا تھا ۔۔۔پر دونوں بچوں نے نوشابہ کی ممتا کی چھاؤں میں ہی پرورش پائی تھی۔۔۔دونوں بچوں کو مشکل تھا سنبھالنا کیونکہ وہ دونوں نوشابہ کو شدید مس کر رہے تھے سارا وقت روتے رہے جب تک نوشابہ ہاسپیٹل تھی۔۔۔سکینہ نے ہی اسے بتایا تھا نوشابہ کی خود کی کوئی اولاد نہیں, یہ دونوں عاشر کے بچے ہیں۔۔۔

بحر حال اسے افسوس ہوا تھا یہ جان کر۔۔۔دن تو مصروفیت کے نظر ہو جاتا پر رات دکھ میں گزرنے لگی تھی جب سے عائشہ نے اسے اگلا ان کا منصوبہ بتایا تھا۔۔۔

"کیا عاشر واقعی مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔مریم نے خود سے سوال کیا۔۔۔

"نہیں میرا دل نہیں مانتا وہ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔وہ خود سے خود ہی سوال جواب کر رہی تھی۔۔۔وہ بے چین اور پریشان تھی۔۔۔

"پر عائشہ ربانی ایسے ہی اتنی بڑی بات نہیں کہے سکتی جب تک اسے یقین نہ ہو۔۔۔ایک اور بات ذہن میں آئی۔۔

"مطلب عاشر مان گیا ہو گا اپنے باپ کے کہنے پر تبھی اگلا ٹارگٹ وہ سوچ چکے ہیں۔۔۔اندر سے جواب ایا تھا اس بات کا۔۔۔وہ تڑپ اٹھی۔۔۔

"نہیں۔۔ نہیں۔۔ان کے کھیل کا حصہ میں نہیں بنوں گی۔۔۔اس نے خود سے کہا اور نفی کی ان کی سوچ کی

۔۔۔

"دو ہفتے سے زیادہ ہو گ ئے ہیں عاشر نے کوئی رابطہ نہیں کیا اس کا مطلب صاف ہے وہ بدل گیا ہے وہ بھی ان سب جیسا مکار ہے۔۔اس کی رگوں میں عمر گیلانی جیسا ہی خوں ہے بدل نہیں سکتا وہ۔۔۔اندر کی آواز پر رونا ارہا تھا۔۔۔اس سے کیوں امید لگا بیٹھی وہ تو ہر جائی ہے۔

"نفرت کرتی ہوں میں ان سب سے اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔۔۔خود سے کہا مریم نے۔۔۔آنکھوں میں نفرت اور جنون تھا۔۔۔

"پر میری ذات کوئی کھلونا نہیں, میں کسی کو خود سے کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتی, اب مجھے خود کچھ کرنا ہو گا۔۔۔چاہے کچھ بھی ہو جائے میں کوشش نہیں چھوڑوں گی۔۔۔وہ خود سے احد کر چکی تھی۔۔۔خود سے ہی بولے جا رہی تھی۔۔۔ساری رات وہم اور وسوسوں میں گزرتی رہی۔۔۔

@@@@@@@@@@@

کل کی رات شعلوں پر گزری تھی مریم کی۔۔۔پر اج کی صبح وہ کچھ حد تک فریش تھی۔۔خود کو سمجھا کر ہر طرح سے ہر پہلو پر وہ سوچ چکی تھی۔۔۔ہر حالات کا سامنا کرنے کو تیار تھی وہ۔۔۔

دل سے عاشر کو نکالنے کا فیصلہ وہ کر چکی تھی۔۔۔وہ عاشر سے مکمل بد ظن ہو چکی تھی ,نا کوئی امید رہی تھی اب اسے۔۔۔

اماں جی کا کام وہ کر رہی تھی۔۔۔ان کے کپڑے بدل کر اب ان کو ناشتہ کروا رہی تھی۔۔۔

"تم نے کھیا کھننا۔۔۔ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں پوچھا انہوں نے وہ عورت اسے دیکھ رہی تھی بغور ۔۔۔وہ حیران ہوئی اس کی انکھیں خوشی سے جھلملائیں۔۔۔خود سے ہاتھ ہلا کر اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا ۔۔۔ان کا ایک ہونٹ ڈھیلا ہو کر ایک طرف لٹکا رہتا تھا آج کچھ اوپر اٹھا ہوا تھا۔۔۔یہ اس کے روز کی مساج کا اثر تھا۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"تتتتت کھا کھھاؤ۔۔۔انہوں نے ہمت کر کے کہا بغور پھوٹے ادھے ادھورے الفاظ تھے۔۔۔

"ہاں کھالوں گی بس اپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں اماں جی۔۔۔مریم نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔

"آپ سہی سے بولنے لگیں اس سے بڑی میرے لیۓ کوئی خوشی نہ ہو گی۔۔۔مریم نے دل سے کہا اس کی بات پر انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

جانے کونسا درد جاگا اس کے اندر وہ ان کی گود میں سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔وہ بھی بے آواز رو پڑیں۔۔۔

"میں نے ماں نہیں دیکھی باپ نہیں دیکھا چھوٹی تھی وہ گزر گۓ۔۔۔ایک ہی بھائی ہے جس نے ماں اور باپ بن کر پالا تھا۔۔۔وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہیں تھیں محبت سے۔۔۔

احمر جو اپنی ماں کو اللہ حافظ کہنے ایا تھا یہ منظر دیکھ کر ساکت ہو گیا۔۔۔مریم کو نہیں پتا تھا یہ بوڑھی عورت بھی جانتی ہے وہ اس کے چھوٹے بیٹے کے قتل کے عیوض آئی ہے پھر بھی یہ عورت اس کی ماں اس لڑکی سے

اتنا پیار کرنے لگی ہے کیوں کب اور کیسے۔۔۔۔''کیا واقعی مریم ایسی لڑکی ہے جو چاہے جانے کے قابل ہے
۔۔۔خود سے پوچھا تھا احمر گیلانی نے۔۔۔

اس کے دل نے بے ساختہ کہا'' بلکل وہ لڑکی چاہے جانے کے قابل ہی ہے۔۔۔دل کی اس گواہی پر وہ حیران
سا واپس پلٹ گیا۔۔۔وہ اپنی ماں سے ملے بغیر واپس چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر رونے کے بعد وہ اٹھی ان کی گود سے اور کہا۔۔۔

''سوری اماں جی۔۔۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔

وہ شرمندہ سی تھی انہوں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا مریم نے اپنا چہرہ نزدیک کیا اس کے انسو پونچھے اور
خود سے گلے لگایا اس کو انہوں نے۔۔۔وہ حیران ہوئی۔۔۔

وہ کچھ کہے رہیں تھیں پر مریم چاہ کر بھی ان کی آواز سمجھ نہیں پا رہی تھی پر مریم کو اج بہت سا سکوں اور
حوصلہ ملا تھا ان کے پیار بھرے انداز پر۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

احمر گیلانی اگلے دن اپنی ماں سے ملنے ایا تھا۔۔۔ماں کی انکھ میں شکوہ تھا کیونکہ کل کا دن ان کے پاس وہ نہ ایا تھا
جو۔۔۔

وہ ان سے بہت سی باتیں کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔پر مریم کا وہاں ہونا ان کو نا گوار گزرا کیونکہ اج وہ ہمیشہ کی
طرح اسے دیکھ کر کمرے سے نکلی جو نہ تھی۔۔۔کچھ دیر ٹھر کر وہ نکل گیا کمرے سے۔۔۔جیسے وہ نکلا وہ بھی
اس کے پیچھے نکلی۔۔۔

''مجھے اپ سے بات کرنی ہے احمر بھائی۔۔۔وہ پلٹا حیرت سے کیونکہ پہلی دفعہ اس نے بلایا تھا۔۔۔
وہ حیران ہوا تھا۔۔۔سنبھل کر بولا۔۔۔

"کہو جو کہنا ہے۔۔۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں۔۔۔احمر گیلانی نے کہا۔۔اس کی نظر سامنے کے منظر پر تھی اس نے ایک نظر نہ دیکھا تھا اس لڑکی کی طرف۔۔۔

"خودکشی حرام ہے ہمارے مذہب میں, حالات اس موڑ پر انے لگے ہیں میرے پاس موت کے سوا کوئی راستہ نہیں۔۔۔اپ لوگ مجھے تباہ برباد کرنا چاہتے ہیں یقین مانیں میں تباہ اور برباد ہو چکی ہوں, یہ لیں میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں, اپنا بدلا پورا کر لیں, میرا خون معاف کرتی ہوں اپ لوگوں پر۔۔۔مجھے موت دے دیں بہت بزدل ہوں خود کو خود ختم نہیں کر سکتی۔۔۔وہ دکھ درد کی ملی جلی کیفیت میں بول رہی تھی۔۔۔وہ اپنے لہجے اپنے انداز سے اسے ہکا بکا کر چکی تھی۔۔۔

اس نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے کی۔۔۔جس پر ایک تیز دھار چھری تھی۔۔۔وہ حیران تھا اس لڑکی کی اس عجیب غریب بات پر۔۔۔

"ایسی بکواس کی میں اپ سے امید نہیں کر سکتا تھا پر اپ نے میری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔۔اس کی ہتھیلی سے چھری لے لی احمر گیلانی نے۔۔۔

"آئندہ سے ایسی فضول گوئی اپ کے منہ سے نہ سنوں۔۔۔ سمجھی اپ۔۔۔احمر کا لہجہ نرم تھا۔۔اسے وارن کیا۔۔۔

"پلیز مجھے بچا لیں, مجھ سے وہ سب نہیں ہو گا جو اپ کے بابا مجھ پر ظلم کرنا چاہتے ہیں یا مجھ سے چاہتے ہیں۔۔۔ میری نسوانیت کی توہین مجھے منظور نہیں, خدارا مجھے مار دیں اپنے ہاتھوں سے اف نہیں کروں گی۔۔۔

وہ ضبط کی انتہا پر تھی چند آنسو اس کی انکھوں سے گر پڑے۔۔۔

احمر گیلانی اس کے لفظ "نسوانیت کی توہین" پر ٹھٹھکا۔۔۔

"نسوانیت کی توہین کیا مطلب صاف صاف بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو تم۔۔۔۔وہ حیرت سے بولا تھا۔۔۔وہ اس قدر حیرت میں تھا کہ اپ سے سیدھا تم پر اگیا۔۔۔ورنہ وہ اس کا احترام خود پر فرض سمجھتا تھا۔۔۔

پھر وہ جو بولی تو احمر گیلانی پر حیرتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا اتنی گھٹیا بات جسے سن کر اس کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔جتنی گھٹیا بات اس کی اپنی بہن کہے گئی تھی اس لڑکی سے وہ ان کے بھائی کی عزت اور غیرت تھی۔۔۔کسی بھی شریف لڑکی کے لیئے گالی کا مقام تھا۔۔۔واقعی مریم کا تڑپنا جائز لگا احمر گیلانی کو۔۔۔غصے سے وہ مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔ضبط سے انکھیں سرخ اور لال ہو رہی تھیں۔۔۔مریم حیرت سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔یہ انداز ایک غیرت مند شخص کے تھے۔۔۔

"کیا عمر گیلانی جیسے بے غیرت بے ضمیر شخص کا بھائی ایسا بھی ہو سکتا ہے اتنا غیرت مند۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

مریم نے ایک آخری کوشش کے طور پر اس شخص کو ازمایا تھا۔۔۔"کیا واقعی یہ کوشش رنگ لائے گی یا نہیں۔۔۔وہ تو بے یقین تھی۔۔۔پر اس وقت اسے لگ رہا تھا یہ کوشش اس کی رنگ ضرور لائے گی۔۔۔۔

"مریم عاشر گیلانی اپ کی حیثیت اس گھر میں بہو کی ہے۔۔۔اپ میری نظر میں میرے بھائی کی عزت ہیں اس لیئے میرے لیئے بھی قابل احترام اور عزت ہیں۔۔۔پر اج کے بعد اپ میرے لیئے میری بہن جیسی ہیں جو تکلیف اپ کو برداشت کرنی پڑی اس کی معافی چاہتا ہوں اس ذہنی اذیت کی معافی مانگتا ہوں جو اپ کو میری بہن کے لفظوں نے دی۔۔۔اج کے بعد کبھی بھی کوئی مسئلا ہو اپنے اس بھائی کو بتانا کوئی آنچ نہیں آئے گی اپ کی عزت پر۔۔۔یہ اس بھائی کا وعدہ ہے۔۔۔

وہ حیران ہی تھی احمر گیلانی کی باتوں پر, وہ اس قدر شرمسار ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"پلیز ایک دفعہ عاشر سے میری بات کروادیں۔۔۔وہ کہنے کا سوچ رہی تھی احمر گیلانی کو۔۔۔وہ کہے نہ سکی ۔۔۔وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر چلا گیا۔۔۔"ایک ہاتھ عمر گیلانی کا تھا جس نے اس کے کپڑے اس کے جسم سے نوچے تھے ایک یہ ہاتھ ہیں جس نے عزت سے اس کے سر پر رکھ کر اسے مان بخشا اسی حیرت نے اس کی زبان کو تالو سے لگا دیا وہ کچھ کہے نہ سکی۔۔۔دونوں ایک ہی باپ کی اولاد تھے اتنا بڑا اور واضع فرق دونوں کے لمس میں فرق تھا۔۔۔احمر گیلانی کی جھکی شرمسار نظر اس پر تو حیرتوں کے پھاڑ ہی ٹوٹ پڑے تھے۔۔۔ وہ اسے جاتا دیکھتی رہی وہ گھر سے باہر جانے کے بجائے اوپر کی طرف گیا تھا۔۔۔

دل کو کچھ ڈھارس ملی تھی اب اس گھر میں اس ہی عزت کو کوئی خطرہ نہیں۔۔۔وہ اندر ہی اندر پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔

اسی وقت وہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لی ئے اپنے کمرے کی طرف گئی کیونکہ اج اس کو یقین اگیا اللہ کبھی اپنے بندوں کو نہیں چھوڑتا وہ مایوس ہو چکی تھی حالات سے حرام موت تک کا سوچ چکی تھی۔۔۔وہ مایوس ہو کر خودکشی کا سوچ چکی تھی وہ اس قدر جذباتی ہو گئی تھی اگر اج احمر اسے موت کے گھاٹ نہ اتارتا تو وہ خودکشی ضرور کر لیتی پر وہ نہ کرتی جو احد گیلانی نے سوچا ہوا تھا اور طلاق کا دھبا انے سے پہلے موت کو گلے لگا لیتی۔۔۔ پر احمر گیلانی نے کس طرح بہن کا مقام دے کر مان دیا تھا۔۔۔اس وجہ سے اس نے ایک نئ توانائی وہ خود کے اندر محسوس کر رہی تھی۔۔۔مریم معصوم دل کی لڑکی تھی جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جایا کرتی تھی جیسے آج احمر کے بہن کہنے پر وہ خوش ہو گئی تھی۔۔۔جیسے وہ بھائی ہونے کا حق ادا بھی کرے گا بغیر اتنا سوچے وہ مطمئن ہو گئی تھی۔۔۔

شکرانے کے نفل کے ساتھ ساتھ توبہ کا نفل ادا کرنا نہ بھولی تھی کیونکہ خودکشی جیسے کام کا سوچ کر اس نے گناہ کیا تھا اپنے رب کو ناراض کیا تھا اس لیئے اپنے رب سے معافی مانگنا بھی ضروری تھا اس لیئے توبہ کا نفل ادا کرنا اسے بہتر لگا۔۔۔

@@@@@@@@

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیا بات کہنے کی عاشی۔۔۔احمر ڈائریکٹ اس کے کمرے میں ایا وہ جو تیار ہو کر نکلنے والی تھی ضروری میٹنگ کے لیئے۔۔۔اپنے بھائی کے اس طرح بولنے پر بوکھلائی۔۔۔اس کی انکھیں لال ہو رہی تھیں جیسے شعلے نکل رہے ہوں۔۔۔

"کیا ہوا بھائی۔۔۔انہیں شعلوں کی تپش سے اس کے ماتھے پر پسینے کی چند بوندیں نمایاں ہوئیں حالانکہ کمرے میں اے سی چل رہا تھا اس باوجود۔۔۔وہ اندر سے کانپ گئی تھی بھائی کی دھاڑ پر۔۔۔

"کیا بکواس کی ہے تم نے۔۔۔ذرہ دوبارہ کہو سنوں تو سہی ایسی گھٹیا بات کرتے ہوئے کیسی لگتی ہو تم۔۔۔ اور تمہاری ہمت کو داد دینے کے لیئے منہ توڑ دوں گا تمہارا, دوبارہ ایسی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا ۔۔۔شرم نہیں آئی ایسی بات کہتے ہوئے جو میں سن کے ارہا ہوں۔۔۔

احمر کے جو منہ میں ارہا تھا وہ بولے جا رہا تھا۔۔۔عائشہ ہکا بکا ہوئی اس کے ریکشن پر۔۔۔اس کی تصور سے زیادہ غصہ ہوا تھا احمر۔۔۔

"سوری بھائی بابا نے کہا تھا کہنے کو۔۔۔عائشہ نے ڈر کے مارے کہا۔۔۔اتنا شدید ریکشن وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔نوشی اس طرح اپنے شوہر کو بھڑ کائے گی اسے اندازہ نہ تھا۔۔۔

"بابا کہیں گے چلو بھر پانی میں ڈوب مرو تو تم ڈوب مرو گی۔۔۔ہاں بولو۔۔۔شرم نہیں آئی تمہیں ایسی گھٹیا بات کہتے ہوئے۔۔۔عورت ہو کر ایسی بات کہہ رہی ہو تم کسی عورت سے۔۔۔تمہیں عورت ہو کر

شرم نہ آئی مجھے تمہیں بہن کہتے ہوئے شرم آ رہی ہے۔۔۔ میری بہن اتنی گری ہوئی بات کر سکتی ہے سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔ بہت غلط کیا تم نے عائشہ بہت غلط کیا۔۔۔ میرے بھائی کی عزت کے ساتھ میرا نام جوڑ کر تم نے بالکل غلط کیا ہے میرے جذبات اور احساسات کو گہرا جھٹکا لگا ہے۔۔۔ آج کے بعد دوبارہ کبھی اپنی شکل مجھے مت دکھانا۔۔۔ جو درد تم نے اور بابا نے دیا ہے اس کے لیے دونوں کو معاف نہیں کروں گا

۔۔۔

احمر کا ایک ایک لفظ تیر کی طرح چبھا تھا عائشہ کو۔۔۔ وہ نظر نہ اٹھا سکی اپنے بھائی کے سامنے شرم کے مارے ۔۔۔ وہ ٹیبل کو ٹھوکر مارتا ہوا چلا گیا۔۔۔

"شکر عاشر بھائی نے نہیں سنا ورنہ وہ کیا حال کرتے میرا۔۔۔ مطلب بابا نے ضرور خود سے کہا ہے ورنہ اتنا شدید ریکشن نہ ہوتا احمر بھائی کا۔۔۔ اب تو مجھے یقین ہے عاشر بھائی بھی بے خبر ہونگے بابا سائیں کے اس فیصلے سے۔۔۔ عائشہ نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔

"تم سے ضرور بدلا لونگی نوشابہ بھابھی۔۔۔ جس طرح تم نے مجھے میری بھائی کی نظروں میں گرایا ہے ایک دن میں تمہیں تمہارے شوہر اور بھائی دونوں کی نظروں میں گراؤں گی پھر تمہیں احساس ہو گا میرا۔۔۔ عائشہ ربانی کچھ نہیں بھولتی۔۔۔ عائشہ نے خود سے وعدہ کیا۔۔۔ اسے پتا ہی نہیں تھا مریم نے یہ سب احمر سے کہا ہے کیونکہ اتنا اسے یقین تھا اس کا بھائی کسی کل کی لڑکی کے لیے اسے زلیل نہیں کر سکتا۔۔۔ اور مریم میں اتنی ہمت کہاں جو احمر سے بات کر سکے۔۔۔ یہ کام نوشابہ سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔

اس طرح اللہ نے عائشہ کے ظلم سے بچا لیا مریم کو۔۔۔ ورنہ احمر کے لفظوں کے بعد کیا حشر کرتی مریم کا ۔۔۔ فی الحال نوشابہ اس کے قہر سے بچی ہوئی تھی کیونکہ فریکچر نے اس کی بچت کر دی۔۔۔

@@@@@@@@@@@

"احمر اتنا بھڑکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔احد گیلانی نے سکوں سے کہا۔۔۔وہ غصے میں بھرا ان کے پاس ایا تھا عائشہ کو سنانے کے بعد۔۔۔کیونکہ اگر اج نہ روکا تو پھر کبھی نہیں رکنے والے یہ لوگ۔۔۔احمر اپنی بات واضع کرنا چاہ رہا تھا اپنے باپ کے سامنے۔۔۔

"آپ کے لی ئے یہ معمولی بات ہے میرے لی ئے شرم کا مقام ہے۔۔۔بابا سائیں مجھے اپ سے ایسی امید نہ تھی۔۔۔کاش میں اپ کو بتا سکتا کہ میں کتنی اذیت میں ہوں۔۔۔اپ نے واقعی میں مجھے غلط سمجھ لیا ہے اج میں اپ کو بتا دیتا ہوں مجھے بہت وقت پہلے احساس ہو گیا تھا کہ غلط ہم ہیں جنہوں نے عمر کو بگاڑا ہوا تھا ہمارے لاڈ پیار نے اسے تباہی کے راستے پر لے آئے۔۔۔جس عمر میں اس کے ہاتھ میں کتاب ہوتی وہ شراب کا گلاس پکڑے ہوئے تھا۔۔۔تو پھر شراب پینے والا زنا جیسے کام میں کیسے نہ پڑتا۔۔۔جسے اپ نے اسٹیٹس سمبل سمجھا ہوا ہے وہ ہمارے زوال کا راستہ ہے۔۔۔ابھی وقت ہے سمجھ جائیں۔۔۔احمر نے صاف لفظوں میں اپنے دل کی بات کہی تھی۔۔۔کچھ بھی تھا وہ اس کا باپ تھا وہ احترام کا دائرہ نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔احد گیلانی حیران تھے اس کی بات پر۔پر سرے سے اگنور کر کے اس کے لفظوں کو اور بولے تو ان کا لہجہ دوٹوک تھا۔۔۔

"بس کرو احمر کیا بولے جا رہے ہو۔۔۔ایک بات صاف بتا دوں جیسا تم سمجھ رہے ہو ویسا کچھ بھی نہیں۔۔۔میں اس کم ذات کو ذہنی تکلیف دینے کے لی ئے کہا ورنہ میرے ذہن میں ایسا کوئی خیال نہیں۔۔۔سمجھے تم ۔۔۔اتنا جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔عاشر کی بیوی ہے اسی کی رہے گی تم بے فکر ہو جاؤ۔۔۔میرا مقصد صرف اسے ٹارچر کرنا تھا اور کچھ نہیں۔۔۔

"بحر حال بابا سائیں مجھے نفرت ہے ایسے کسی عمل سے۔۔۔ جسے کم ذات کہے رہے ہیں وہ اس گھر کی عزت ہے اب۔۔۔ یقینن عاشر کے علم میں ایا تو اسے بھی تکلیف ہو گی اپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہی ئے تھی ۔۔۔ احمر گیلانی باپ کی بات پر بولا تھا۔۔۔

"عاشر کو کوئی نہیں بتانے والا تم ٹینشن نہ لو۔۔۔ اس لڑکی کی فکر میں تمہیں دبلا ہونے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ آئندہ عمر کے لی ئے ایسی کوئی بات نہ سنوں تمہارے منہ سے وہ منوں مٹی تلے جا سویا ہے۔۔۔ میرے بیٹے کے لی ئے ایسی بات تمہارے منہ سے دوبارہ سنی تو بھول جاؤں گا تم بھی میرے بیٹے ہو۔۔۔ غلط وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسے قتل کیا اس کی کوئی معافی نہیں سمجھے تم۔۔۔ وہ تم لوگوں کا بھائی تھا اس لی ئے اس کا قتل تم بھول سکتے ہو اس کے قتل کرنے والوں کو معاف کر سکتے ہو مگر میں ایسا نہیں کروں گا سمجھے۔۔۔ میرا بیٹا ہے میرے جگر کا ٹکڑا اس پر ہاتھ ڈالا ہے ان لوگوں نے, میں کبھی نہیں بھول سکتا اور نہ ہی کبھی کوئی معافی ملے گی ان لوگوں کو۔۔۔

احد گیلانی نے غصے سے کہا۔۔۔

"پر بابا سائیں۔۔۔ احمر نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔

"تم جا سکتے ہو احمر۔۔۔ احد گیلانی نے شدت بھرے لہجے میں کہا تو واپس پلٹ گیا تاسف اور افسوس کرتا ہوا ۔۔۔

"کاش بابا سائیں جو مجھے سمجھ اگیا ہے وہ اپ کو بھی سمجھا سکوں۔۔۔ ایسا نہ ہو ایک اور خسارہ ہمارے حصت میں اجائے۔۔۔ ہم زیادتی پر ہیں بابا سائیں۔۔۔ احمر نے سوچا پر کہا نہیں۔۔۔ کچھ اعتراف انسان ہمیشہ خود سے کرتا ہے دوسروں سے کرنے کے لی ئے ہمت نہیں کر پاتا۔۔۔ ایسا ہی کچھ حال احمر کا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

"اف باباسائیں جب اپ کو ایسا کچھ کرنا ہی نہیں تھا تو مجھ سے کیوں کہلوایا۔۔۔عائشہ رات کے کھانے کے بعد باباسائیں کے روم میں بیٹھی کہے رہی تھی۔۔۔اس کے لہجے میں جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔

"اب تو میں جا کر ایسی بات کسی لڑکی سے کہے نہیں سکتا۔۔۔کوئی عورت ہی جا کر کہے سکتی ہے بس ذہنی ٹارچر کرنا مقصد تھا اس لڑکی کو اور کچھ نہیں۔۔۔احد گیلانی نے سگار سلگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"پر باباسائیں فضول میں صدمے سے نوشابہ بھابھی کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔۔۔عائشہ نے ان کو بتایا کس طرح اس کی اور مریم کی بات سن لی تھی بھابھی نے اور پھر کیا ہوا۔۔۔عائشی نے آخری جملہ افسوس سے کہا تھا۔۔

"کچھ نہیں ہوتا, اچھا ہوا سن لیا اس نے بھی, اس کا ذہن بن جائے گا احمر کی شادی کے لی ئے۔۔۔احد گیلانی نے ایک اور سگار کا کش لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو کیا واقعی اپ احمر بھائی کی دوسری شادی کا سوچ رہے ہیں۔۔۔عائشہ نے پوچھا لہجہ بے یقین سا تھا۔۔۔

"ہاں تو کیا ساری عمر میرا بیٹا ایسی بانجھ لڑکی کے ساتھ گزارے گا کیا۔۔۔احد گیلانی نے غصے سے کہا۔۔۔

"اگر باباسائین ایسا کرنا ہی تھا تو اس وقت عاشر کی جگہ احمر بھائی کا نکاح کرنا تھا اس لڑکی سے۔۔۔ویسے بھی اس وقت میرے دونوں بھائی شادی شدہ تھے اور عاشر کی بیوی تو اُمید سے بھی تھی اس لی ئے امریکا میں تھی ۔۔۔مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی اج تک پھر اپ نے ایسا کیوں نہیں کیا اس وقت۔۔۔عائشہ نے دل میں مچلتا سوال پوچھا۔۔۔

"ابھی تمھیں اتنا نہیں پتا سیاست کا, سیاست میں دور تک سوچنا پڑتا ہے ہر پہلو پر غور و فکر کرنی پڑتی ہے۔۔۔احد گیلانی فخر سے کہا۔۔۔

"پھر بھی میں سمجھی نہیں باباسائیں۔۔۔عائشہ کو ان کی مبہم لہجے میں کہی بات سمجھ نہ آئی اس لی ئے دوبارہ پوچھا۔۔۔

"دیکھو, اگر اس لڑکی کے ساتھ جو کرنے کا میں سوچ چکا تھا اگر اس دوران وہ میرے کسی دشمن کے ساتھ مل جاتی تو سوچو کیا ہوتا۔۔۔عاشر بزنس مین ہے اس کی ساکھ کو کوئی فرق نہیں پڑنا جبکہ احمر کا پورا سیاسی کیریئر تباہ ہو جاتا ذرہ سی لاپرواہی اور غلطی سے۔۔۔اس لئے سوچ سمجھ کر یہ نکاح میں نے کروایا تھا عاشر سے۔۔۔ان کے لہجے میں فخر تھا۔۔۔کتنے بڑے پلینر تھے وہ۔۔۔

"بابا سائیں مان گئی اپ کی دور اندیشی کو۔۔۔کمال کی سوچ ہے اپ کی۔۔۔عائشہ نے تعریف کی ان کی۔۔۔

"اب کیا کرنا ہے احمر بھائی اتنا شدید غصہ ہو کر گ ئے ہیں۔۔۔عائشہ کو ایک اور فکر ستائی۔۔۔

"کچھ نہیں ہوتا کل تک سنبھل جائے گا۔۔۔احد گیلانی نے بے فکری سے کہا۔۔۔

"ہمم میں خود ڈر گئی تھی ان کا ریکشن دیکھ کر اس لی ئے اپ کے پاس بھیجا۔۔۔

احمر ان لوگوں کی گفتگو سننے کے بعد جیسے ایا تھا ویسے ہی واپس چلا گیا۔۔۔

@@@@@@@@

وہ جو اپنے باپ سے کسی سیاسی معاملے پر گتنگو کرنے ایا تھا ان کے خیالات جان کر افسوس ہوا۔۔۔پر سب سے زیادہ دکھ نوشابہ کے لی ئے تھا۔۔۔جس طرح عائشہ نے اس کا دل دکھایا اور وہ صدمے سے دوچار ہوئی اس ذہنی دباؤ کی وجہ سے اس کا گرنا احمر کو دکھی کر گیا۔۔۔تین دن میں اس نے ایک دفعہ نہ بتایا کہ وہ آخر گری کیوں تھی۔۔۔

آج جانے کیوں اسے اپنے باپ سے نفرت سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔نوشابہ کی ریاضتوں کا یہ صلہ تھا ان کی نظروں میں کتنا دکھ کا مقام تھا۔۔۔واقعی کتنے خود پرست اور خود غرض لوگ تھے اس کے اپنے۔۔۔

اندر ہی اندر احمر گیلانی دکھی تھا بہت۔۔۔خود کو سنبھال کر وہ نوشابہ سے بولا۔۔۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو نوشی۔۔۔احمر اس کے پاس بیٹھا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ پیار سے اسے نوشی کہتا تھا۔۔۔

"اب ٹھیک ہوں سائیں۔۔۔وہ نظریں چراتی ہوئی بولی تھی۔۔۔اس کی انکھیں بھرنے لگیں جانے کیوں

۔۔۔

"بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔اس کی ٹانگ کی طرف اشارہ کر کے احمر نے پوچھا۔۔۔جانے کیوں وہ اس کے منہ

سے سننا چاہتا تھا اس کے درد کی وجہ۔۔۔

" ہمممم اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔لہجہ بھاری ہو رہا تھا کچھ کہا نہ گیا اس سے۔۔۔

"پر مجھے تو کچھ اور لگتا ہے تمہارے آنکھوں میں دیکھ کر۔۔۔احمر کے محبت سے لبریز لہجے پر وہ تڑپ اٹھی

رکے ہوئے آنسو چھلک پڑے۔۔۔

"سائیں یہاں زیادہ درد ہو رہا ہے دل کی جگہ پر ہاتھ رکھ کے کہا نوشابہ نے۔۔۔

"یہاں کا درد کچھ بھی نہیں سائیں۔۔۔اب کے ٹانگ کی طرف اشارہ کر کے دوبارہ بولی تھی۔۔

وہ اس کے معصوم انداز پر اسے خود میں بھینچ گیا شدت تھی اس کے لمس میں۔۔۔

"اور تمہارا درد میں یہاں اس جگہ محسوس کرتا ہوں تم کہو نہ کہو۔۔۔احمر اس کا ہاتھ تھام کر اپنے دل کی جگہ پر

رکھا اور کہا تھا۔۔۔وہ اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے تھی۔۔۔وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا رہا وہ پر سکوں

محسوس کرتی رہی خود کو۔۔۔۔

"سائیں اپ دوسری شادی کریں گے کیا۔۔۔خود پر کیا ضبط ٹوٹ گیا اس کے لمس سے۔۔۔وہ پوچھ بیٹھی اس

سے۔۔۔

"دس سالہ شادی کی رفاقت میں تم نے مجھے دیا ہی دیا ہے نوشی۔۔۔بے انتہا پیار، ہر لمحے ساتھ اپنا پن میرے ہر دکھ سکھ کی ساتھی رہی ہو تم، میرا ہر درد بانٹا ہے تم نے۔۔ کیا ایک اولاد نہ ہونا اتنا معنی رکھتا ہے جو یہ دکھ میں تمہیں دوں کبھی نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو میری جان۔۔۔احمر نے پہلی دفعہ کھل کے اپنے احساسات کا اظہار کیا تھا۔۔۔جو ضروری بھی تھا کیونکہ اگر آج نہ کیا تو پھر اپنی نوشی کو کھو دیتا۔۔۔بیوی کا اعتماد تو شوہر سے ہوتا ہے۔۔۔اس بات کا اندازہ تھا اسے۔۔۔

"پھر عائشہ بھابھی نے کہا کیوں، اور اگر بابا سائیں نے زبردستی کی تو کیا ہو گا سائیں۔۔۔نوشی نے دل کے خوف کو زبان دی۔۔۔بہت بے یقین جو ہو چکی تھی۔۔۔

"میری مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا سمجھی۔۔۔بے فکر ہو جاؤ۔۔۔اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ مجھے اس طرح بلکل اچھی نہیں لگ رہی، تم جانتی ہو علی، زونی اور پری تم سے اٹیچ ہیں بچے پریشان ہو گئے ہیں۔۔۔احمر نے دل سے کہا۔۔۔

"ہاں سہی کہے رہے ہو آپ۔۔۔نوشی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

"نوشی اب تم سے کوئی بچوں کا کہے تو تم کہنا علی زونی دونوں تمہارے بچے ہیں ان کو تو پالا ہی تم نے ہے، ہر تکلیف بیماری میں تم تھی ان کے ساتھ۔۔۔ان کی ماں کو تو اپنے جھمیلوں سے فرصت نہیں اور اس کی دیکھا دیکھی میں عاشر بھی لاپرواہ ہو گیا ہے اب۔۔۔احمر نے اسے یقین اور اپنا احساس دونوں دیا۔۔۔ساتھ میں ساہرا اور عاشر سے شکوہ کرنا نہ بھولا۔۔۔اپنے گھر کی اس بے ترتیبی سے وہ سخت پریشان تھا۔۔۔

"پلیز آپ عاشر کو کچھ نہ کہیں وہ تو باپ ہے پر غلط تو ساہرا ہے جس کی دنیا ہی بس اپنا کیریئر ہے جو بچوں سے بلکل غافل ہو گئی ہے۔۔۔نوشی نے جتایا۔۔۔

"ہاں عاشر کی بھابھی ماں جو ہوا ایک لفظ نہیں سن سکتی اس کے خلاف۔۔۔احمر نے چڑایا اسے۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔نوشی نے کہا۔۔۔

"ایسا ہی ہے۔۔۔وہ باپ ہے اس کی بھی ذمیداری ہے وہ بھی بے پرواہ بن بیٹھا ہے۔۔۔احمر نے دونوں کو الزام دیا۔۔

"پھر عاشر کو کچھ کہنے سے گریز کیا کریں میرے سامنے۔۔۔نوشی نے آنکھیں دکھائیں۔۔۔احمر مسکرا اٹھا اس کے اس انداز پر۔۔۔اس کے چہرے پر جا بجا اپنی شدتیں لٹانے لگا۔۔۔وہ کبھی اس کے سامنے اس کے گھر والوں کی برائی نہ کرتی تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔یہ بھی ایک اچھائی تھی نوشی میں۔۔۔

"اف ظالم اس ٹانگ نے سارا بیڑا غرق کر دیا موڈ کا ورنہ دل تو بے ایمان ہونے لگتا ہے اپ کے سامنے۔۔۔احمر نے مذاحیہ لہجے میں کہا وہ شرما گئی۔۔۔احمر نے اسے محبت سے تھام کر سینے پر اس کا سر رکھ دیا اور انکھیں موند گیا۔۔۔

"آج ایسے ہی کام چلانا پڑے گا۔۔۔احمر نے بند آنکھوں سے کہا۔۔۔وہ اس کی بانہوں میں مسرور ہوتی رہی دل سے سارے گلے شکوے وہ دور کر چکا تھا۔۔۔سکوں کا سانس خارج کرتی وہ بھی آنکھیں موند گئی اس کے حصار میں

اس کی انکھ اچانک کھلی رات کا ایک بج رہا تھا نوشابہ اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔۔وہ سوتے ہوئے معصوم سی لگ رہی تھی۔۔۔

پانی کی شدید طلب ہو رہی تھی اور خالی جگ منہ کو چڑا رہا تھا۔۔۔یوں نوشابہ ٹھیک ہوتی تھی کبھی یہ نوبت نہیں آئی کہ وہ اٹھ کر جائے پانی کے لیۓ۔۔۔پر اب اسے خود جانا پڑ رہا تھا۔۔۔

ارام سے نوشابہ کو سلا کر اس پر کمبل ڈالتا۔۔۔بیڈ سے اٹھا کانچ کا جگ اٹھاتا ہوا۔۔۔تاکہ بھر کر لا سکے ایسا نہ ہو نوشابہ اٹھے اور اسے تکلیف ہو پانی نہ ہونے کی صورت میں۔۔۔

وہ یہی سوچتا ہوا جگ لے کر باہر ایا۔۔۔ سڑھیاں اتر کر کچن میں فریج سے بوتل نکال کر جگ میں انڈیلی۔۔۔

اسی وقت کچھ عجیب آوازاوں نے اسے حیران کیا۔۔۔ کچھ سمجھ نہ ایا پل بھر کو یہ کیسی آوازیں ہیں۔۔۔

وہیں جگ اور بوتل چھوڑ کر لاؤنج کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔

تین ملازم اسٹور کے پاس کھڑے تھے اور وہاں سے مریم کی بلند آواز آیت الکرسی پڑھنے پر سارا معاملا اس کے سمجھ اگیا۔۔۔

وہ گندے لفظ جو سوچ نہیں سکتا وہ بولے جا رہے تھے اس گھر کی عزت کو۔۔۔ اسی لمحے احمر کو خود سے نفرت سی محسوس ہوئی اور ساتھ ساتھ عاشر پر بے انتہا غصہ ایا۔۔۔

"او حسینہ ان ظالم مردوں کو تیرا احساس نہیں ہو گا تو ہم سے دوستی کر لے بہت کام آئیں گے تیرے ۔۔۔ تیری اور ہمارے ایک ہی اوقات ہے اس گھر میں۔۔۔ بابا کے خالص ملازم جس نے کبھی اس گھر کی عورتوں کو ایک نظر نہیں دیکھا تھا انکھ اٹھا کر۔۔۔ مریم کو اتنا گرا پڑا سمجھ لیا ہے جو ایسی آفرا سے دے رہے تھے شرم کا مقام تھا کسی غیر تمند شخص کے لی ئے۔۔۔" کاش عاشر تم اپنی ذمیداری اٹھا لیتے تو یوں رسوا نہ ہو رہی ہوتی تمہاری بیوی۔۔۔ دکھ سے سوچا احمر نے۔۔۔

تینوں ملازم ہنس رہے تھے اور اس کی بے بسی کا تماشہ دیکھ رہے تھے غصے میں شاید وہ واحد آخری کھڑکی بن کر دی مریم نے۔۔۔ اس اسٹور کے گھٹن زدہ ماحول سے واقف تھا وہ کیونکہ ایک دفعہ زونی بند ہو گئی تھی اس میں تب اس نے بغور دیکھا تھا اس خستہ حال اسٹور کو۔۔۔ اسی وقت گارڈز کو بلا کر ان تینوں کو پکڑنے کو کہا ۔۔۔

"احمر سائیں وہ۔۔۔ تینوں بوکھلا گ ئے اس کے آرڈر پر۔۔۔

جبکہ احمر کا غصے سے براحال تھا۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچا ہوا تھا۔۔۔نیم اندھیرے میں ملازم اس کے غصے کی انتہا دیکھ رہے تھے وہ تھر تھر کانپنے لگے۔۔۔ان تینوں کی اچھی خاصی دھلائی کر دی احمر گیلانی نے۔۔۔وہ" رحم سائیں رحم سائیں کی بھیک مانگتے رہ گ ئے پر کوئی صدا اس کے ہاتھ نہ روک سکی۔۔۔

کافی دیر بعد انہیں چھوڑا اور کہا۔۔۔

"ان تینوں کو رسیوں سے باندھ کر ایک کمرے میں بند کر دو اور میری مرضی کے بغیر آزاد کیا تو جان سے مار دوں گا سب کو۔۔۔

"سائیں وہ بڑے سائیں کے حکم پر یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔ان کی غلطی نہیں ہے۔۔۔ایک گارڈ نے ڈرتے ہوئے بتایا۔۔۔

" سمجھ چکا ہوں میں سب پر جتنی گندی بات میرے کانوں نے ان تینوں کے زبانی سن کر بیٹھا ہوں اس سے اندازہ کر چکا ہوں اجازت سے زیادہ بد تمیزی پر اترائے ہو تم لوگ سزا تو ملے گی۔۔۔جاؤ باندھ دو کھانا پانی کچھ دینے کی ضرورت نہیں ذرہ یہ بھی محسوس کریں بے بسی کیا ہوتی ہے۔۔۔آؤٹ۔۔۔

کچھ گارڈز مل کر ان تینوں کو لے گ ئے جو ادھ مرے حالت میں تھے۔۔۔

"بس کل کی صبح ہونے دیں بابا سائیں پھر اپ دیکھیں گے اپنے بیٹے کو۔۔۔

یہ سب دیکھنے کے بعد ایک بوند حلق سے اتار نہ سکا وہ۔۔۔

پر رات کے اس پہر وہ اس لڑکی کو اس زندان سے نکال نہیں سکتا کیونکہ وہ کتنا بھی کہے وہ اس کی بہن ہے پر اس گھر کی گندی ذہنیت نہیں بدل سکتا اور ایک الزام مریم کی ذات پر لگے وہ یہ نہیں ہونے دے سکتا۔۔۔جو کرے گا دن کے اجالوں میں سب کے سامنے کرے گا رات کے اندھیروں میں جو فیصلے ہوتے ہیں ان پر دنیا انگلی اٹھاتی ہے اور وہ اس معصوم پر ایک انچ نہیں انے دینا چاہتا۔۔۔

کرب سے اس اسٹور نما کمرے کو دیکھتا وہ اندر بڑھا جگ اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔ ہر قدم میں شکستہ پن تھا جانے کتنا درد جاگا تھا اس کے اندر۔۔۔ جگ رکھا سائیڈ ٹیبل پر پھر اپنے اے سی نما کمرے میں سو نہ سکا وہ۔۔ رات بھر سگریٹ پی کر خود کو جلاتا رہا۔۔۔

"کاش بابا میں اپ کو بتا سکتا کتنی نفرت ہو رہی ہے مجھے خود سے اور اپ سے۔۔۔ ہم نے بہت غلط کیا ہے ان کے ساتھ۔۔۔

خود شناسی کی ایک اور رات اس پر بھاری گذری تھی۔۔۔

@@@@@@@@

سب ڈائننگ پر ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ احمر بلیک لباس میں ملبوس اترا اور کہا۔۔۔

"رحیمہ نوشی بی بی اٹھے تو ناشتہ کروا دینا۔۔۔ اس کے پاس ہی رہنا۔۔۔

"جی احمر سائیں۔۔۔ ملازمہ نے جلدی سے کہا۔۔۔

"رحیمہ، مریم بی بی کو بلاؤ۔۔۔ احمر نے ایک اور حکم دیا۔۔۔ جس احترام سے اس کا نام لیا اس کا مطلب صاف تھا اج کے بعد ملازمہ اسے عزت سے بلائیں گے بلکل اسی طرح جس طرح اس گھر کی باقی عورتوں کو بلایا جاتا ہے۔۔۔

"جی سائیں ابھی بلاتی ہوں۔۔۔ ملازمہ جلدی گئی اندر کی طرف اسے بلانے۔۔۔

اسے مریم بی بی کہنا سب باور کروا رہا تھا احد گیلانی اور عائشہ کو، دونوں نے چبھتی نظروں سے اسے دیکھا وہ اگنور کر گیا۔۔۔

ملازمہ سے کہے کر وہ ڈائننگ پر بیٹھا۔۔۔ احد گیلانی اور عائشہ دونوں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔ نا اس نے احد گیلانی کو سلام کیا نہ دونوں کو ایک نظر دیکھا۔۔۔

مریم دوپٹے کو چادر کی طرح لپیٹے لاؤنج میں آئی۔۔۔

"احمر بھائی اپ نے بلایا۔۔۔ وہ انگلیاں مڑوڑتی بولی۔۔۔ عائشہ غصے سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

" ہمممم۔۔۔ آؤ سب کے ساتھ ناشتہ کرو,تم بھی اس گھر کی فرد ہو۔۔۔اج کے بعد اس گھر میں گھر کے فرد کی طرح رہو گی۔۔۔رحیمہ اپنی مریم بی بی کا سامان عاشر کے روم میں رکھو اج سے وہ وہیں رہے گی۔۔۔احمر نے ایک اور حکم صادر کیا۔۔۔

احد گیلانی جز بز ہونے لگے۔۔۔

"احمر اپنی حد میں رہو اس لڑکی کا ہر فیصلہ میں کروں گا تم نہیں سمجھے۔۔۔ان کو اب ضروری لگا احمر کو ٹوکنا

۔۔۔

"بابا سائیں,اگر اپ کوئی غلطی کریں گے تو میں ہی درست کروں گا۔۔۔اور اگر آپ نے مریم عاشر گیلانی کو اس کا مقام نہ دیا گھر میں تو میں خود اسے عاشر کے پاس چھوڑ آؤں گا کراچی۔۔۔اور اپ جانتے ہیں اول تو میں ضد نہیں کرتا دوسرا کر لوں تو اپنی بات سے قطعی نہیں ہٹتا سمجھ لیں یہ بات۔۔اس کے لہجے کی خود سری واضع تھی۔۔۔

"اگے جو اپ کا فیصلہ ہو بتا دیں۔۔۔احمر نے دوٹوک لہجے میں کہا۔۔۔

"احمر تم ٹھیک نہیں کر رہے یہ سب۔۔۔انہوں نے سرزش کی جسے وہ اگنور کر گیا۔۔۔

"ٹھیک تو اب کرنے لگا ہوں اور اپ مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔آج احمر لے انداز میں نڈر پن تھا۔۔۔

"بیٹھو مریم شروع کرو کھانا۔۔۔احمر گیلانی نے کہا۔۔۔

سرد نظروں سے دیکھتی عائشہ ڈائننگ سے اٹھی۔۔۔

"رحیمہ میرا کھانا کمرے میں دے کر جاؤ۔۔۔اس نے حکم دیا۔۔۔

رحیمہ جو مریم کا بیگ اٹھا کر جا رہی تھی جلدی سے بیگ رکھا ز میں پر اسی وقت احمر نے تیز اواز میں کہا" رحیمہ پہلے یہ سامان رکھو پھر دوسرے کام کرو۔۔۔

عائشہ پاؤں پٹختی ہوئی اپنے کمرے کی طرف گئی جبکہ رحیمہ مریم کا سامان لے کر عاشر کے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔

" مریم جلدی ناشتہ ختم کرو, مجھے اپ کو عاشر کے کمرے تک لے کر جانا ہے۔۔۔ احمر نے نرم لہجے میں کہا

۔۔

جبکہ احد گیلانی جز بز ہوتے رہے پر کچھ کہے نہ سکے۔۔ بیٹے کا انداز ہی ایسا تھا۔۔۔

مریم کے حلق سے چند نوالے بمشکل اترے تھے۔۔۔ احمر گیلانی صوفے پر بیٹھا اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

مریم کو کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اللہ اس شخص کے دل میں رحم ڈالے گا جس کی اسے امید نہ تھی۔۔۔ کتنا ڈرتی تھی وہ اس سے کیونکہ اس کے ہاتھ کا ایک تھپڑ کھا چکی تھی۔۔۔

وہ ناشتہ کر کے اٹھی۔۔۔ اسی وقت احمر اٹھا اور کہا۔۔۔

" آئیں چلیں۔۔۔ اس کے لہجے میں احترام تھا نظر جھکی تھی۔۔۔

وہ اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔ اوپر جا کر لیفٹ سائیڈ لے گیا وہ اسے۔۔

" یہ عاشر کا بیڈ روم ہے اس کے سامنے والا بچوں کا ہے۔۔ اور رائیٹ سائیڈ میرا اور نوشابہ کا ہے۔۔۔ آؤ اندر

۔۔۔

دروازہ کھول کر اسے اندر لا یا اور کہا۔۔۔

" یہ رہا تمہارا کمرہ, اس سے تمہیں کوئی نہیں نکالے گا۔۔۔ یہاں تم محفوظ ہو۔۔۔ احمر نے بتایا۔۔۔

"شکریہ احمر بھائی۔۔۔اتنا کچھ کیا اپ نے میرے لیے۔۔۔مریم کا لہجہ تشکر بھرا تھا۔۔۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں ہو سکے تو ہمیں معاف کرو کیونکہ ہم نے بہت ظلم کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔احمر نے دل کی بات کہی۔۔۔

"جو میرے نصیب میں تھا وہی مجھے ملا ہے۔۔۔کل رات کے لیے شکریہ۔۔۔

"ہمم وقت لگے گا سب کو سمجھنے میں۔۔ایک دن ضرور احساس ہو گا کچھ غلطیاں ہم سے بھی ہوئیں ہیں۔۔۔
مجھے معاف کر دینا اس تھپڑ کے لیے جو میں نے تمہیں مارا تھا وہ وقت ہی ایسااااا۔۔۔وہ شرمندگی لے احساس سے کہے رہا تھا۔۔۔مریم اس کی بات کاٹ گئی جلدی سے بولی۔۔۔

"بس احمر بھائی بھول جائیں میں نے معاف کیا اپ کو۔۔۔

وہ اپنے بھائی کو زیادہ دیر شرمندہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اس لیے جلدی سے بولی۔۔۔

کتنے لمحے خاموشی کے نظر ہوئے۔۔۔احمر حیران ہوا اس عظیم لڑکی کو دیکھ کر جس نے اتنا کچھ برداشت کیا ۔۔۔پھر اتنا جلدی معاف بھی کر دیا۔۔۔کیسی لڑکی تھی وہ۔۔۔

احمر نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔

" تمہیں تمہارا مقام تک لایا ضرور ہوں پر اسے برقرار رکھنا تمہارا کام ہے۔۔

"میں سمجھی نہیں بھائی۔۔۔

"سب کوشش کریں گے تمہیں واپس وہیں لانے کی پر تمہیں ڈٹ کے رہنا ہے۔۔۔پلیز چپ رہنے کے بجائے خود میں حوصلہ لاؤ ہمت پیدا کرو۔۔۔جیسے پہلے نڈر ہو کر کراچی رہ رہی تھی۔۔۔احمر نے اسے اچھی طرح لتاڑا۔۔۔وہ حیران ہوئی اس کی بات پر۔۔۔

"ہم بے خبر نہ تھے تم سے۔۔۔احمر نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

"ہر وقت میں نہیں کھڑا ہو سکتا تمہارے لی ئے, کچھ اپنے اندر تمہیں خود ہمت لانی ہو گی۔۔۔احمر نے اسے حوصلہ دیا۔۔۔

"جی احمر بھائی۔۔۔وہ جھکی نظروں سے بولی۔۔۔

"یہ لو میرا نمبر کوئی مسئلا ہو بتا دینا۔۔۔احمر نے کارڈ دیا۔۔۔اس نے حیرت سے تھاما۔۔۔

وہ نکلنے لگا کچھ یاد انے پر پلٹا اور بولا۔۔۔

"اور ہاں یاد ایا۔۔۔موبائل اوروں سے مانگنے کے بجائے اماں جان سے لینا ان کے ہاس پڑا ہے۔۔۔عاشر کا بھی نمبر ہے ان کے پاس۔۔۔

"جی احمر بھائی۔۔۔مریم نے کہا۔۔

وہ پلٹ گیا۔۔وہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

@@@@@@@@@@@

کمرہ بہت خوبصورتی سے سجا تھا۔۔۔ گرے بلیک کا ہمینیشن تھی روم کی۔۔۔کافی بڑق اور کشادہ کمرا تھا۔۔۔ ہر طرف عاشر اور سماہرا کی فوٹوز لگیں تھیں۔۔۔

سماہرا کی ڈریسنگ سے اندازہ ہو رہا تھا وہ کافی ماڈرن لڑکی تھی۔۔۔انتہا کی خوبصورت بھی تھی۔۔۔

الماری میں ان کے کپڑے پڑے تھے۔۔۔

"میں کہاں ہوں عاشر, ہر طرف صرف سماہرا ہی سماہرا ہے۔۔۔وہ عاشر کی انلارج تصویر دیکھتی ہوئی بولی

۔۔۔

"میں تمہیں اپنا سمجھ بیٹھی کتنی بے وقوف تھی۔۔۔ سچا ساتھی سچا ہمسفر۔۔۔ سب جھوٹ تھا تم بھی جھوٹے تمہارا ساتھ بھی جھوٹا۔۔۔ اب نہیں چاہیئے تمہارا ساتھ۔۔۔ وہ اس کی تصویر سے گلے شکوے کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تم نے اپنا کہا سچ کر دکھایا, واقعی یہاں پھینک کر بھول گئے, اب میں بھی تمہیں کبھی آواز نہ دوں گی ۔۔۔ اتنا بول کر وہ کمرے سے چلی گئی کیونکہ اماں جی کو ناشتہ کروانا تھا پھر ان کو ریڈی کروانے کے بعد بچوں کو ٹائم دینا تھا۔۔۔

بچے زیادہ وقت نوشابہ بھابھی کے پاس بیٹھے رہتے وہ ان کے چند گنے چنے کام کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ فی الحال نوشابہ بھابھی کرنے سے قاصر تھی۔۔۔

بچے ابھی مریم سے مانوس نہ ہوئے تھے۔۔۔

@@@@@@@@

"مجھے افسوس ہو رہا ہے تمہیں صرف وہی لڑکی دکھ رہی ہے اور کسی کا احساس نہیں۔۔

احد گیلانی نے طنز کیا اس پر جب وہ سیڑھیاں اترتا ہوا آیا تھا مریم کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر۔۔۔

"بابا سائیں اس کے علاوہ بھی ہم بات کر سکتے ہیں۔۔۔ احمر نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

"تم اس کا سوچنا چھوڑ دو۔۔۔ احد گیلانی نے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔

"آپ اسے تکلیف دینا چھوڑ دیں۔۔۔ میں اس کی پرواہ کرنا چھوڑ دوں گا۔۔۔ سمپل از دیٹ۔۔ احمر گیلانی نے کہا۔۔۔

"میں اسے معاف نہیں کر پا رہا۔۔۔ احد گیلانی نے قطعی لہجے میں کہا۔۔

"بس اتنا سوچیں اگر اس کی عزت پر واقعی کوئی انچ اجائے اپ کی وجہ سے تو کیا اپ خود کو معاف کر پائیں گے ۔۔۔ کل رات آپ کے خاص ملازم جس لہجے میں اس سے بات کر رہے تھے اگر آپ سن لیتے تو شرم سے آپ کی نظریں جھک جاتیں ۔۔۔ وہ ہمارے گھر کی عزت عاشر کے نکاح میں ہے پلیز بابا سائیں ختم کریں یہ سب ۔۔ ایک دفعہ سن لیں اس رات عمر نے کیا کیا تھا اپ کے رونگھٹے کھڑے ہو جائیں ۔۔۔ احمر گیلانی نے آخری لفظ غم کی شدت سے کہے ۔۔ شاید وہ, وہ جان گیا تھا جو کوئی نہیں جانتا تھا اس رات فارم ہاؤس میں جو ہوا تھا ۔۔۔

"اپنی بکواس بند کرو ۔۔۔ چلے جاؤ جو کرنا ہے کرو وہ ایک باپ کی مجرم ہے اس کی معافی نہیں سمجھے تم ۔۔۔ احد گیلانی نے غصے سے کہا ۔۔۔

وہ اٹھ کر چلا گیا ۔۔ وہ اسے جاتا دیکھتے رہے ۔۔۔ وہ لڑکی ان کے دو بیٹے چھین چکی تھی ۔۔۔ صرف عاشر اب تک اس کے شر سے محفوظ تھا احد گیلانی کے حساب سے ۔۔۔ وہ غصے میں تھا سمجھ نہیں ارہا تھا کیا کریں وہ لڑکی پورے گھر پر قابض ہونے لگی تھی ۔۔۔

"اس کا کچھ کرنا ہی پڑے گا ۔۔۔ احد گیلانی نے سوچا ۔۔

@@@@@@@@

اگلے دن شام میں وہ کچن میں کھڑی سوپ بنا رہی تھی اماں جی کے لیئے اچانک عائشہ اگئی ۔۔۔ ایک لمحے کو ڈری ۔۔۔ دوسرے لمحے احمر بھائی کی بات یاد آئی تو خود کو سنبھالا مریم نے ۔۔۔

"بے غیرت لڑکی کیا جادو کیا ہے جو احمر بھائی تمہارا دیوانے ہوا ہے ۔۔ عائشہ نے غصے سے اس کے بال پکڑ کر کہا ۔۔ وہ حیران ہوئی اس کے انداز پر ۔۔۔

مریم نے اس کے ہاتھ پر ناخن گھاڑے۔۔۔عائشہ تڑپ کر اس کے بال چھوڑے۔۔۔جس سے اس کے ہاتھ پر خون کی چند بوندیں نمایاں ہوئیں۔۔

"بدتمیز تمہاری اتنی ہمت۔۔۔عائشہ نے تھپڑ کے لیۓ ہاتھ اٹھایا مریم نے تھام لیا۔۔

"تمیز سے اس مرتبہ ہاتھ پکڑا ہے اگلی مرتبہ توڑ دوں گی اگر مجھے مارنے کی لیۓ اٹھا تو۔۔وہ حیران ہوئی اس لڑکی کی ہمت پر۔۔۔

مریم جھٹکا دے کر اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔اور کہا۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرنا مجھ سے ورنہ اسے بھی کاٹنا جانتی ہوں اچھی طرح۔۔۔مریم اس لی انکھوں میں انکھیں گاڑ کر بولی۔۔۔ نفرت سے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"رمیز زبیر سودی ادھر آؤ۔۔۔اس نے گارڈز کو آواز دی۔۔۔

"جی بی بی جی حکم۔۔۔تینوں نے جھکے سر کے ساتھ کہا۔۔۔

"اس لڑکی کو پکڑو۔۔۔اب دیکھو تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔۔۔عائشہ ربانی نے حکم دیا۔۔۔

بیک وقت گارڈز اور مریم دونوں کو کہا تھا اس نے۔۔۔

"سنا نہیں کیا کہا میں نے۔۔۔عائشہ ربانی نے غصے سے کہا۔۔۔

وہ بلکل نہ ہلے اپنی جگہ سے اس کے دوسرے حکم پر۔۔ کریم مضبوط قدموں سے جمی کھڑی رہی۔۔۔

"سوری بی بی جی, احمر سائیں مار دیں گے ہمیں مریم بی بی جی کو کچھ ہوا تو۔۔۔وہ نظریں جھکائۓ تھے ان میں سے ایک بولا تھا۔۔۔

مریم نے کہا۔۔۔"جاؤ تم لوگ باہر جا کر اپنی ڈیوٹی کرو۔۔۔تینوں اس کے حکم پر پلٹ گۓ مریم عائشہ ربانی کے سامنے آئی اور کہا۔۔۔

"یہ ایک بھائی کا دیا اعتماد ہے عائشہ بی بی, کسی عاشق دیوانے کا نہیں۔۔۔پر اپ کیا سمجھیں گی جسے اپنی سگی بیٹی کی پرواہ نہیں جو عورت سیاسی کیریئر کے لیئے شوہر کو چھوڑ کے میکے بیٹھی ہو جس کی بیٹی ننھیال میں پل رہی ہو۔۔۔وہ عورت رشتوں کی اہمیت کیا سمجھے گی۔۔

مریم کا لہجہ اتنا صاف اور کھرا تھا وہ دنگ رہ گئی۔۔۔وہ ایسے ہی ٹاپر نہیں تھی یونی کی اس کی ذہانت اور اعتماد دونوں کا ہاتھ تھا۔اس کا ہر انداز عائشہ کو اس کی اصلیت دکھا رہا تھا۔۔

عائشہ غصے میں تن فن کرتی چلی گئی۔۔

@@@@@@@@

رات کے اس وقت دروازے پر ناک ہوئی۔۔۔دل گھبرایا کہیں عائشہ کی کوئی سازش نہ ہو۔۔۔وہ اس سے ڈرتی بھی تھی۔۔۔

"کون ڈرتے ہوئے پوچھا اس نے۔۔۔

"مریم میں احمر۔۔۔احمر کی اواز سن کر اس نے دروازہ کھولا فکر میں۔۔۔جیسے دروازہ کھولا سامنے احمر بھائی کے گود میں زونی تھی۔۔۔

"اسے پٹی رکھو تم, میں ڈاکٹر کو لاتا ہوں۔۔۔اس نے جلدی سے کہا۔

اس کے بیڈ پر لٹا کر احمر باہر کی طرف لپکا۔۔۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔۔۔وہ حیران تھی اس شخص جو اپنے دل میں کتنی محبت رکھتا تھا سب کے لیئے

۔۔۔

زونی کا جسم بخار میں پھنک رہا تھا جلدی سے آئل لا کر اس کے سر میں لگایا کہیں بخار دماغ تک نہ جائے یہ ٹوٹکا اس نے بھائی کو کرتے دیکھا تھا امھوں نے بتایا تھا ماں بھی ایسا کرتیں تھیں جب وہ چھوٹا تھا۔۔۔

پھر اس نے پٹیاں رکھنا شروع کیں۔۔۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر آگیا۔۔۔ کمرے کے دروازے پر ناک کیا تھا احمر نے۔۔

وہ چادر میں لپٹی کھڑی تھی ایک سائیڈ ہو گئی ڈاکٹر کے اتے ہی۔۔۔ احمر کو یہ بااخلاق لڑکی کا احتیاط اچھا لگا

۔۔۔

ڈاکٹر نے انجکشن لگائی اور زونی رونے لگی۔۔۔ اسے خود سے لگائے مریم نے چپ کروایا۔۔۔

احمر ڈاکٹر کو چھوڑنے باہر گیا۔۔۔ کچھ دیر میں دوائیاں اگئیں دودھ کا گلاس پلا کر اسے دوائی دی۔۔۔ کچھ دیر میں زونی سو گئی۔۔۔

ادھے گھنٹے کے بعد احمر نے ناک کیا۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا۔۔۔ احمر نے کہا۔۔۔ "زونی کیسی ہے اب۔۔۔

"سو گئی ہے احمر بھائی۔۔۔ مریم نے مختصر جواب دیا۔۔

"ہمممم۔۔۔ مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیئے پر پوچھے بنا رہ بھی نہیں سکتا۔۔۔ اتنے بڑے بیڈ کے ہوتے ہوئے تم زمین پر کیوں سوتی ہو۔۔۔

احمر کی بات پر حیران ہوئی۔۔۔ اسے لگا شاید احمر بھائی نے زونی کو اسے دیتے وقت دیکھا نہیں ہو گا۔۔۔ وہ تو سمیٹ چکی تھی بستر ڈاکٹر کے انے سے پہلے۔۔۔

احمر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ نظر جھکاتی ہوئی بولی۔۔۔ "یہ کمرہ بھی کسی اور کا ہے اور بستر بھی کسی اور کا ہے احمر بھائی۔۔۔ پھر میں کیسے اس پر سو کتی ہوں۔۔

"تم نے کہا کیوں نہیں۔۔۔ احمر نے حیرت سے پوچھا۔۔

"واقعی یہ لڑکی چونکا دیتی ہے اپنی باتوں سے ہمیشہ۔۔احمر نے سوچا۔۔۔

"اپنے اتنا کچھ کیا میرے لیۓ اس سے زیادہ اپ سے ڈیمانڈ کرنے کا مجھے حق نہیں ہے احمر بھائی۔۔۔وہ اس کی معصومیت سے کہی بات پر اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

اگلی صبح وہ اماں جی کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔یہ اس کا روز کا معمول تھا صبح کی پہلی دھوپ میں ان کو بٹھاتی پھر کوئی نہ کوئی قصہ لے کر بیٹھ جاتی جب ان کے سر پر مالش کرتے ہوۓ۔۔۔

"آپ کو پتا ہے اماں جی دھوپ کے کتنے فوائد ہیں اس سے کتنے وٹامن ملتے ہیں خاص کر وٹامن ڈی جو اپ کے جوڑ مضبوط کرے گا۔۔۔وہ ان کی ٹانگ کی مالش کرتے ہوۓ مزے سے بتا رہی تھی۔۔۔وہ ان کو دھوپ کے کئ اور فوائد گنوا رہی تھی۔۔۔

وہ چپ رہتی تھیں زیادہ تر مشکل سے چند الفاظ بولتی تھیں۔۔۔پر وہ جب بھی مریم کو دیکھتیں تو اسے پیار بھری نظروں سے دیکھتی رہتی تھیں۔۔۔ایک خاموش محبت کا تعلق تھا دونوں کے بیچ۔۔۔

ہر روز احمر یہ منظر دیکھتا پھر مسکرا دیتا۔۔۔اپنی ماں کی صحت میں بہتری دیکھ کر خوش تھا وہ۔۔۔

"مجھے لگتا ہے نوشابہ کے لیۓ بھی دھوپ اچھی رہے گی۔۔۔احمر نے اس طرف اکر کہا مریم سے۔۔۔

"جی بھائی ان کے لیۓ بھی فائدہ مند ہے۔۔۔مریم نے کہا۔۔۔

کچھ دیر میں وہ نوشابہ کو بھی لے کر اگیا وہیل چیئر پر۔۔۔

یوں وہ سب صبح کی دھوپ کا لطف لینے لگے تھے۔۔۔اماں جی خوش ہو رہیں تھیں دونوں بہوؤں کو دیکھ کر ۔۔۔

@@@@@@@@@@@

آج شام کو رحیمہ اس کے دروازے پر ناک کر کے اندر اگئی۔۔۔

وہ اندر اتے ہی بولی۔۔۔"مریم بی بی جی اپ کا سامان شفٹ کرنا ہے احمر سائیں کا حکم ہے۔۔۔

وہ حیران ہوئی اور خوش بھی کیونکہ جو بھی تھا وہ اس کمرے کو پرایا ہی سمجھتی تھی اس لیے یہاں اسے سکوں نہ تھا۔۔۔

اس کے اجازت ملتے ہی رحیمہ سامان سمیٹنے لگی اس کا۔۔۔

تھوڑا ہی اس کا اپنا سامان تھا سو کچھ دیر میں ہی وہ دوسرے کمرے میں اگئی۔۔۔وہ کمرہ رائیٹ سائیڈ پر ہی تھا فرسٹ فلور پر ایک کمرا چھوڑ کر احمر بھائی اور نوشابہ کا کمرہ تھا۔۔۔

آج کی رات پہلی دفعہ پر سکوں نیند سوئی تھی وہ اس گھر میں۔۔۔کم از کم کسی اور کا احساس نہ تھا اس کمرے میں۔۔۔وہ اپنے رب کی شکر گزار ہونے لگی جس نے اسے بہت سی تکلیفوں اور مشکلوں سے بچایا اور وہ دل سے احمر بھائی اور نوشابہ کے لیے دعا کرتی اللہ ان کو زندگی کی سچی خوشیاں نصیب کرے کیونکہ احمر نے اس کے لیے بہت کچھ کیا تھا۔۔۔وہ احسان فراموش نہ تھی۔۔۔

@@@@@@@@

وہ ایک ہی رات مکمل سکون سے رہ سکی اس کمرے میں اگلے دن اس دشمن جان کو دیکھ کر شاک ہوئی صبح صبح فریش سا نکھرا ہوا لگا مریم کو۔۔۔

وہ کہے رہا تھا احمر بھائی سے "بس بھائی امریکا میں تھا اپ کا حکم ملتے ہی پہلی فلائیٹ سے اگیا پاکستان جو ملی۔۔۔

عاشر کی نظر نہ پڑی تھی مریم پر۔۔۔

"بتانا چاہیے تھا انے کا عاشر ہمیشہ بغیر بتائے جاتے ہو بغیر بتائے پہنچ جاتے ہو۔۔۔عائشہ نے کہا اپنے بھائی سے۔۔۔

"بس آپی بزنس کی مصروفیات ہی کچھ ایسی ہوتی ہیں۔۔۔رات دیر سے پہنچا ہوں۔۔۔عاشر نے مسکرا کر بہن کو جواب دیا۔۔۔

"عاشر سماہرا کیسی ہے۔۔۔عائشہ نے جان بوجھ کر پوچھا مریم کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔وہ مریم کو دیکھ چکی تھی۔۔۔

"وہ ٹھیک ہے آپی۔۔۔عاشر نے سرسری لہجے میں کہا۔۔۔

وہ بغیر سلام کے گزر گئی بے تاثر چہرے کے ساتھ۔۔۔عاشر اب کے چونکا وہ اس کی پینٹھ دیکھ رہا تھا اس نے نہ صرف دوپٹا سر پر لیا ہوا تھا بلکہ خود کو مکمل ڈھانپے ہوئے تھی۔۔۔آنکھوں میں ایک دم سماہرا کا حلیہ آیا جو سلیو لیس ٹاپ اور ٹائٹ جینز اس کا فیورٹ لباس ہے۔۔۔جو شادی کے بعد عاشر کو ناگوار گزرتا ہے پر وہ اپنی منمانی کرنے کی عادی تھی۔۔۔

احمر اور عائشہ نے بغور دیکھا اس کا مریم کی طرف رجحان۔۔۔احمر کو اچھا لگا جبکہ عائشہ کو کافی ناگوار گزرا تھا ۔۔۔اس کے بعد عاشر کے چہرے کا سکوں غائب ہو چکا وہ صرف ہوں ہاں میں جواب دیتا رہا۔۔۔اس کا دل اچاٹ ہو گیا تھا ہر چیز سے۔۔۔

عائشہ اس کی بے چینی محسوس کر کے ایسکیوز کر کے اٹھ گئی۔۔۔جبکہ احمر کسی کی کال رسیو کرتا اٹھ گیا۔۔۔

@@@@@@@@

وہ اماں جی کے پاس بیٹھی ان کے روز مرہ کے کام نپٹانے لگی۔۔۔کچھ دیر بعد رحیمہ نے آکر کہا۔۔۔"مریم بی بی جی اپ کو ناشتے پر بلایا ہے احمر بھائی نے۔۔۔

"میں اماں جی کے ساتھ کر چکی ہوں۔۔۔مریم نے سکوں سے کہا۔۔۔

اماں جی حیران نظروں سے اسے دیکھا اور گھوری سے نوازا اس کے صاف جھوٹ بولنے پر۔۔۔ وہ اگنور کر گئی اور خاموشی سے ان کے کام نپٹانے لگی۔۔۔

وہ اس کا اداس چہرہ دیکھ کر فکر مند تھیں اور اشارے سے پوچھا۔۔۔ لفظ گڈ مڈ سے تھے ان کے۔۔۔

"کچھ نہیں اماں جی موڈ نہیں تھا اس لیئے بہانا کیا۔۔۔ اب کے ان کو تسلی دی مریم نے۔۔۔ دل کو اچھا لگا

"کوئی تو ہے جس کو اس کی فکر ہے ایک اپ پر زندگی ختم نہیں ہوتی عاشر گیلانی۔۔۔ مریم نے سوچا۔۔۔

وہ جو کہنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ "مریم کو بلاؤ اس کے کہنے کے پہلے ہمیشہ کی طرح احمر نے کہا تھا رحیمہ سے بلانے کو۔۔۔

رحیمہ نے مریم کا جواب سنایا تو عاشر کو افسوس ہوا۔۔۔ اسے سراسر بہانا لگا مریم کا پر فی الحال وہ کچھ کہے نہ سکا ۔۔۔ عائشہ کو شدید غصہ ارہا تھا عاشر کے تاثرات سے۔۔۔ اس کی بے چینی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔ احد گیلانی تو آؤٹ آف کنڑی تھے سیاسی فارن ٹوئر پر۔۔۔ ورنہ ان کو شدید تکلیف ضرور ہوتی اپنے بیٹے کو دیکھ کر۔۔۔

"تو پھر سماہرا کب ارہی ہے پاکستان۔۔۔ عائشہ نے فورک سے بوائل ایگ کا پیس منہ میں لیتے ہوئے عاشر سے پوچھا تھا۔۔۔

"مرضی کی مالک ہے ,اب میں نے کچھ کہنا چھوڑ دیا ہے آپی۔۔۔ عاشر نے بے نیازی سے کہا۔۔۔

"بہت ڈھیل دے رکھی تم نے اپنی بیویوں کو عاشر میرے بھائی۔۔۔ عائشہ کی بات پر دونوں بھائی حیران ہوئے۔۔۔

نوشابہ جو دھوپ میں بیٹھنے کے لیئے وہیل چیئر پر آئی تھی وہ بھی اج کل ناشتہ ساتھ کرنے لگی تھی اب دن کا کھانا کھا کر ہی اوپر اپنے کمرے جاتی پھر نیچے نہ آتی تھی۔۔۔ سو اس وقت نوشابہ بھی حیران تھی عائشہ کی بات پر۔۔۔

"بیویوں کو, کیا مطلب۔۔۔ عاشر نے حیرت سے کہا۔۔۔

"مطلب صاف ہے ساہرا اپنی من مانی کرتی ہے اس کا تو پھر بھی سمجھ بھی اتا ہے اس کا اسٹیٹس ہی ایسا ہے۔۔۔ پر یہ لڑکی بھی خود کو بڑی چیز سمجھتی ہے کسی کو عزت کے قابل ہی نہیں سمجھتی۔۔۔ مجھ سے بد تمیزی کر چکی ہے دیکھو تو سہی۔۔۔ عائشہ ٹپیکل نند کی طرح بھائی کے اتے ہی بھابھی کی برائیاں شروع کر دیں۔۔۔

عاشر ان کی بات پر مسکرایا اور کہا۔۔۔

"سہی کہا اپ نے اپی, اپ دکھی نہ ہوں پلیز , ویسے مجھے بھی کہاں قابل عزت سمجھا ہے جو سلام ہی کر دے بیچارے شوہر کو۔۔۔ میں بھی تو برداش کر رہا ہوں نا اپ بھی کر لیں آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی ہم دونوں کو, کیوں نوشابہ بھابھی ٹھیک کہے رہا ہوں نا۔۔۔ عاشر نے جان بوجھ کر کہا مریم کو سنانے کو جو کچن کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ اس کی بات کو سن کر کلس کر رہ گئی۔۔۔ "کیسا شخص تھا اپنی سب کوتاہیاں کو بھلا کر سارا الزام مجھ پر رکھ رہا ہے۔۔۔ مریم نے سوچا۔۔۔

بیچاری نوشابہ بس ہونک بن کر دیکھتی رہ گئی جبکہ احمر کو ہنسی اگئی عاشر کے انداز پر۔۔۔

"چلیں نوشابہ بھابھی اپ کا سب کو پتا ہے ہر معاملے میں اپ کا کردار نیوٹرل رہا ہے اس لیئے اپ کا نو کمینٹس والا انداز اج بھی برقرار ہے نیور مائینڈ بھابھی ماں۔۔۔ عاشر نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔ وہ کبھی نوشابہ بھابھی یا کبھی بھابھی ماں اسے اکثر بلاتا تھا۔۔۔ سو آخر میں اسے بول گیا۔۔۔

نوشابہ ہنس پڑی اس کے انداز پر۔۔۔ وہ دوبارہ احمر سے مخاطب ہوتا بولا۔۔۔

"ویسے احمر بھائی اپ تو خوشنصیب ہیں جو ایک بیوی میں سب خوبیاں مل گئیں پر مجھے تو دو بیویوں میں بھی کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔۔۔عاشر نے عائشہ کی ہی بات کو مذاق میں اڑا دیا تھا۔۔۔مریم لاپرواہ بنی پھر سے گزر گئی۔۔۔ڈش میں کچھ اٹھاتی ہوئی وہاں سے گزری تھی وہ۔۔۔

"وہ تو ہے میری نوشی بیسٹ ہے ہر معاملے میں۔۔۔احمر نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا فخریہ لہجے میں۔۔۔نوشی اور احمر ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے۔۔۔عاشر ان کو دیکھ کر خوش ہوا بھائی اور بھابھی اس کا فیورٹ کپل رہا ہے ہمیشہ سے۔۔۔

جبکہ عائشہ کلس کر رہ گئی۔۔۔"یہ نہیں کرنے والے دوسری شادی باباسائیں اپ کی بھول ہے۔۔۔عائشہ نے سوچ میں بابا سے مخاطب ہوئی اور نفی میں سر ہلایا۔۔اسے افسوس تھا اس کے باباسائیں بڑے بیٹے کی اولاد دیکھنے کو ترس ہی جائیں گے ساری عمر۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل سے اٹھ گئے احمر اور عائشہ۔۔۔اسی وقت بچے سیڑھیاں اترتے آئے۔۔۔

"پاپاپاپا۔۔۔علی اور زونی ساتھ تھے۔۔۔دونوں اس کے گلے لگے۔۔۔سلام کیا جس کا جواب عاشر نے پیار سے دیا۔۔۔

"پاپا کی جان کیسے ہو دونوں۔۔۔دونوں کے چہرے چوم کر عاشر نے کہا۔۔

"فائن پاپا۔۔۔دونوں نے کہا۔۔۔

رحیمہ جو ان کو ناشتہ کروانے کے لیے ٹیبل پر آئی تھی اسے عاشر نے کہا۔۔

"تم جاؤ میں خود کروالوں گا ناشتہ۔۔۔اب وہ پیار سے دونوں کو ناشتہ کروانے لگا۔۔۔رحیمہ چلی گئی۔۔۔

وہ دونوں خوشی خوشی اپنے باپ کے ہاتھوں سے ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

@@@@@@@@@@@@

وہ کمرے میں ایا اماں سے ملنے مریم ان کے پاس بیٹھی اخبار اٹھائے زور وشور سے خبریں سنا رہی تھی۔۔۔وہ حیران ہی ہوا یہ سب دیکھ کر اسے اندازہ نہ تھا وہ اتنا وقت دیتی ہو گی اس کی ماں کو جبکہ اماں جی کی الگ سے ماسی رکھی ہوئی تھی ان کے کام کے لیئے۔۔۔

اس کے کھنکھارنے پر وہ ایک دم چپ ہوئی۔۔۔اس کے چپ ہوتے ہی امان جی نے انکھ کھولی سامنے عاشر کو دیکھ کر خوش ہوئی۔۔۔ان سے گلے لگ کر ملا۔۔۔وہ اپنے بیٹا کا ماتھا چومنے لگی۔۔۔وہ ان کے پاس بیٹھ گیا جبکہ مریم اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

وہ اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔وہ اپنی ماں کے ٹوٹے پھوٹے لفظوں کو سمجھ کر ان کا جواب دینے لگا پہلے سے کافی بہتر لگ رہیں تھی وہ عاشر کو۔۔۔اسے مریم کے یوں اگنور کرنے پر شدید غصہ ارہا تھا جواب اسے سلام کرنے کی بھی روادار نہ تھی۔۔۔وہ شاید شدید غصے میں اجاتا اگر اپنی ماں کو اتنا ٹھیک ٹھاک نہ دیکھ رہا ہوتا

بھائی کے کہے لفظ اس کے کانوں میں گونجے۔۔۔

"عاشر واپس اجاؤ اس لڑکی کے لیئے جو معصوم ہے ہمارے اتنے ظلم کے باوجود وہ خوشیاں ہی بانٹتی رہتی ہے سب میں۔۔۔پھر چاہے بچے ہوں یا پھر ہماری ماں وہ پیار دینا ہی جانتی ہے۔۔۔اس کے ساتھ ظلم نہ کرو اس سے پہلے وہ ٹوٹ جائے اسے تمہاری ضرورت ہے کراچی کی برانچ ایاز کے حوالے کر کے تم پہلے کی طرح یہیں لاہور میں اپنا بزنس سنبھالو۔۔۔

اور واقعی اج اپنی ماں کو دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا وہ کتنا خیال رکھتی ہے ان کا۔۔۔اسے مریم پر بے انتہا پیار ایا

@@@@@@@@@@@@

وہ تھک کر اپنے کمرے میں آئی زیرو بلب چل رہا تھا کمرے میں۔۔۔ وہ کمرہ لاک کر چکی تھی۔۔۔ سارا دن وہ اس کو اگنور کرتی رہی کہیں دفعہ اس کی نظر خود پر محسوس کی تھی اس نے پر وہ لاپرواہ بنی رہی۔۔۔

"تم تب آئے جب میں نے امید ہی چھوڑ دی عاشر, اج احمر بھائی نہ بلاتے تو بھی نہ اتے۔۔۔ اس نے سوچا اور واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ واپس آئی اور بیڈ کی طرف بڑھی اسی وقت کسی نے بازو اس کا دبوچ کر خود پر گرا لیا۔۔۔

وہ شاک ہو گئی۔۔۔ عاشر یہاں ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"کیا بات ہے بیوی لگتا ہے شوہر کو بلکل ہی بھول گئی۔۔۔ بندہ گھر آئے کسی غیر کو بھی سلام کر دیتا ہے پر تم تو اپنے شوہر سے ہی لاپرواہ ہو گئی ہو۔۔۔ وہ اس کے کان کی لو پر اپنے ہونٹ رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔ وہ مکمل اس کے گرفت میں تھی۔۔۔ افسوس ہوا وہ جس کی وجہ سے کمرہ لاک کیا تھا وہ پہلے سے ہی موجود تھا اور اسے اندازہ ہی نہ ہوا۔۔ اب دکھ ہو رہا تھا اپنی بے وقوفی پر۔۔۔

وہ بھرپور مزاحمت کر رہی تھی پر اس کا حصار مضبوط تھا۔۔ وہ چاہ کر بھی خود کو چھڑا نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"مزاحمت بیکار ہے بیوی, چلو اب سکوں سے شوہر کی بانہوں میں سما جاؤ۔۔۔ اتنے دن کے بعد ایا ہوں شوہر کی کچھ خاطر مدارت کرو۔۔۔۔ وہ اس کے لفظوں پر تڑپ ہی اٹھی اور غراتی ہوئی بولی۔۔۔

"چھوڑو مجھے کیا بیوی بیوی لگا کر رکھا ہے۔۔۔ مزاحمت اب بھی جاری تھی۔۔۔

"تم بھول گئی ہو نہ اسی لئے یاد کروانے کے لیے بیوی بیوی کہے رہا ہوں کیا پتا اسی بہانے بیوی بن جاؤ۔۔۔ ویسا ہی پیار دینے لگو۔۔ عاشر نے بھاری لہجے میں کہا۔۔۔ اس کے ہر انداز میں شوہرانہ جذبات تھے۔۔۔ اس کا نرم گرم لمس تھا جو مریم کو جھلسا رہا تھا۔۔۔

اب کے خود پر سے گرا کر بیڈ پر لٹا کر مریم پر وہ جھکا تھا۔۔۔اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑا۔۔۔وہ کسمسائی

۔۔۔

"نہیں ہوں بیوی چھوڑو مجھے۔۔۔اس کی مزاحمت اور اس کے انداز دیکھ کر عاشر نے اس کے ہونٹوں کو لاک لگانا ضروری سمجھا اور کچھ سوچ کر قید کر گیا اس کے ہونٹوں کو۔۔۔مریم کو شدید جھٹکا لگا اس کے اس انداز پر وہ تڑپ اٹھی پر وہ اور شدت اس پر اپنی لٹانے لگا تھا عاشر۔۔۔وہ بے بسی کی مورت بنی اس کے شکنجے میں تھی

"نہیں ہوں بیوی چھوڑو مجھے۔۔۔اس کی مزاحمت اور اس کے انداز دیکھ کر عاشر نے اس کے ہونٹوں کو لاک لگانا ضروری سمجھا اور کچھ سوچ کر قید کر گیا اس کے ہونٹوں کو۔۔۔مریم کو شدید جھٹکا لگا اس کے اس انداز پر وہ تڑپ اٹھی پر وہ اور شدت اس پر اپنی لٹانے لگا تھا عاشر۔۔۔وہ بے بسی کی مورت بنی اس کے شکنجے میں تھی۔۔۔

فکر لاحق ہے کسی اگلے پڑاؤ کی ہمیں
زندگی! تیرے حوالے سے پریشان نہیں

وہ اس کے حصار میں تڑپ رہی تھی ابھی بھی مزاحمت جاری تھی۔۔۔اس کا سانس گھٹنے لگا تھا اس کا احساس کرتا عاشر اسے اور اس کے ہونٹوں کو اپنی قید سے آزاد کر گیا۔۔۔

وہ لمبی سانس لینے لگی اس کے ہونٹ سرخ ہو چکے تھے آنکھوں پانیوں سے بھریں تھیں۔۔۔

"سارے حق محفوظ رکھتا ہوں تم پر , پھر بھی زبردستی کا قائل نہیں ہوں یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو بیوی , مجھے زبردستی پر مجبور نہ کرو۔۔۔عاشر نے جتاتے لہجے میں کہا۔۔۔اس نے خود توڑا تھا حصار ورنہ اس کی ہمت نہ تھی اس بھرپور مرد کے سامنے قدم جما سکے۔۔۔

وہ خود کو سمیٹتی اٹھ بیٹھی گھٹنوں میں سر دیئے شدت سے رونے لگی اپنی کمزوری اور بے بسی پر۔۔۔

"کیا مسئلا ہے تمہارا مریم۔۔۔۔ کیوں خود کو بے وجہ تکلیف دے کر ہلکاں ہو رہی ہو۔۔۔ آخر اب کیا چاہتی ہو تم۔۔۔ عاشر نے غصے سے کہا۔۔۔ مریم کا شدت سے رونا اسے تکلیف دے رہا تھا۔۔۔ کاش وہ بتا سکتا وہ اس لڑکی کی ہر تکلیف کا درد اپنے اندر بھی محسوس کرتا ہے۔۔۔

کیسا تعلق تھا دونوں کے بیچ جسے دونوں سمجھنے سے قاصر تھے۔۔۔۔ نکاح جیسے پاک بندھن نے دونوں کو ملا تو دیا تھا ایسا رشتہ جڑا تھا جس کے انجام سے دونوں واقف نہ تھے۔۔۔

"میں نہیں رہ سکتی اپ کے ساتھ۔۔۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔ مریم نے بھیگے لہجے میں کہا۔۔۔

"تو طلاق لے لو مجھ سے۔۔۔۔ عاشر نے ایک تیر پھینکا اس کی طرف۔۔۔ وہ تڑپ اٹھی اس کے لفظ سے وہ اس کے تاثرات بغور دیکھنے لگا جو اس کی سوچ کی عکاسی کر رہے تھے۔۔۔

"نہیں لے سکتی۔۔۔ پلیز طلاق نہیں۔۔۔ مریم نے جلدی سے کہا بھیگی پلکوں کے ساتھ۔۔۔

"طلاق بھی نہیں چاہتی ساتھ رہنا بھی نہیں چاہتی۔۔۔ تو بس فیصلا ہو گیا تم میری ہو کر رہو گی۔۔۔ کل تک اپنا ذہن بنالو۔۔۔ کل میرے کمرے میں میرے ساتھ تم اپنی زندگی نئی شروعات کر رہی ہو تم۔۔۔۔ تھک کر عاشر نے اپنا فیصلا سنا دیا آخری لفظوں میں شدت کے ساتھ ساتھ سختی سے حکم بھی تھا۔۔۔

اسے فیصلا کرنے میں مشکل ہو رہی تھی تو بس عاشر نے اپنا فیصلا سنا دیا۔۔۔

"عاشر میری بات سنیں۔۔۔ مریم اس کا فیصلہ سن کر جلدی سے بولی جیسے اسے کچھ خاص سمجھانا یا باور کروانا چاہ رہی ہو جیسے۔۔۔

"بسسسس... وہ سختی سے اس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔۔

"تم کو موقع دیا تم نے اپنی بات کہی جس کا مطلب صاف ہے تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو بس ہو گیا فیصلا اچھی بیوی کی طرح رہو, کل سے مجھے اگنور کرنے کی غلطی مت کرنا اچھی بیوی کی طرح میرے سب کام تمہارے ذمے ہیں ذرہ سی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔اتنا کہتا دروازے کی طرف بڑھا بغیر اس کا جواب سنے چلا گیا تھا وہ۔۔۔

اس نے جیسے ہی دروازے کی چوکھٹ عبور کی وہ دوڑتی آئی اور دروازہ بند کر دیا اندر سے اور دروازے کے ساتھ لگ کے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

"نہیں ہو گا مجھ سے, نہیں شروع کر سکتی اپ کے ساتھ نئ زندگی کی شروعات۔۔۔رحم کریں مجھ پر عاشر ۔۔۔

وہ خود سے بولتی رو پڑی۔۔۔

"میں کہیں نہیں جاسکتی, یہ رشتہ میرے بھائی کی زندگی کی ضمانت ہے عاشر, میں مجبور ہوں بے بس ہوں ۔۔۔

وہ خود سے بولتی رہی۔۔۔احد گیلانی سہی معنی میں اسے تباہ کر گئے تھے وہ کیا تھی کیا بن گئی تھی۔۔۔۔ اس کی ساری زندگی دوسروں کے رحم اور کرم پر تھی۔۔۔وہ کیا فیصلہ کرتی کیسے اس سے آزادی مانگ سکتی تھی۔۔۔جس آزادی کے بعد اس کا بھائی محفوظ نہ تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

وہ دھوپ میں بیٹھے تھے۔۔۔اج نوشابہ کافی بول رہی تھی جبکہ مریم خاموش تھی۔۔۔شاید اندر کا اضطراب اسے بے چین کیئے ہوئے تھا۔۔۔

اج اماں جی اس کے چہرے کو کافی دفعہ چوم چکی تھی جیسے اسے تسلی دے رہی ہو۔۔۔ وہ ان کا ہاتھ تھام گئی

۔۔۔

"اماں جی میرے لی ئے دعا کریں۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔ اس کے لہجے میں التجا تھی انہوں نے اثبات میں سر

ہلایا۔۔۔

"مممیری سببب دعائے ے ے تمم سا تھھ ہیییہیی۔۔۔ گھڑ گھڑ تھی ان کی آواز میں وہ بمشکل چند لفظ

بول پاتیں تھیں۔۔۔ کبھی اشاروں سے انکھوں سے کام چلاتی تھیں بولنے کا پر کبھی شدت جذبات سے لفظ

بھی ادا کرتیں جو اکثر ٹوٹے پھوٹے ہوتے تھے۔۔۔ مریم بھی باقی لوگوں کی طرح ان کی بات سمجھ لیا کرتی

تھی۔۔۔ مریم کو سب سے زیاہ پیار اس گھر میں اماں جی سے ملا تھا۔۔۔ احد گیلانی اور عائشہ کو ان کی بات کم

ہی سمجھ اتی تھی اس لی ئے ان دونوں کے لی ئے ناکارہ وجود تھا اس عورت کا۔۔۔ مریم نے اپنا سر ان کی گود

میں رکھا وہ اسے سہلانے لگی۔۔۔

"کیا ہوا مریم کوئی پریشانی ہے۔۔۔ نوشابہ نے پوچھا قریب وہیل چیئر کھسکا کر۔۔۔ کل سے اس کی پریشانی

دیکھ رہی تھی نوشابہ۔۔۔

"کچھ نہیں بھابھی۔۔۔ اس نے سنبھل کر کہا۔۔۔

"بہت برداشت کرتی ہو بہتر ہے بول کر دل ہلکہ کر لو اس بہانے برداشت کی قوت بڑھ جاتی ہے حوصلہ بھی

بہت ملتا ہے۔۔۔ نوشابہ نے پیار سے کہا۔۔۔ اسے اس معصوم کے لی ئے بہت ترس اتا تھا پر وہ چاہ کر بھی اس

کے لی ئے کچھ نہ کر سکتی تھی۔۔۔

"بھابھی بہت سی باتیں اپ کہے نہیں سکتے۔۔۔ جن کو سہنا اپ کی مجبوری ہوتی ہے۔۔۔ ایسی بے بسی پر

سوائے رونے کی کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

رحیمہ ان کے قریب آئی اور بولی "اپ کو عاشر سائیں بلا رہے ہیں مریم بی بی جی۔۔۔

رحیمہ کی بات پر چونکی تھی مریم کے چہرے پر بے چینی واضع تھی۔۔۔نوشابہ کو اندازہ ہو گیا اس کی پریشانی کا

۔۔۔

"مریم جاؤ عاشر غصہ ہو گا۔۔۔نوشابہ نے کہا۔۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھی تھی۔۔۔۔

@@@@@@@@@

وہ بے جان قدموں سے اس کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

وہ کمرے میں آئی ناک کر کے۔۔۔ سر جھکا کر کھڑی ہو گئی کیونکہ سامنے وہ ٹاول گاؤن باندھے کھڑا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں ہر اک کام سے آواز دوں گا۔۔۔رات کیا کہا تھا تم سے, بیوی مجھے مجبور نہ کرو تم پر سختی کروں

۔۔۔وہ اس کے پاس ایا اس پر جھکتا ہوا بولا۔۔۔اس کی سانسوں کی گرمائش اپنے کندھے پر محسوس کرنے لگی

تھی وہ۔۔۔وہ دور ہونے کے بجائے وہیں کھڑی رہی۔۔۔

"لگتا ہے چند دنوں میں سعادتمند بیوی ہو جاؤ گی بیوی۔۔۔عاشر گہری نظروں سے دیکھنے لگا اسے , جس

نے دور ہونے کی کوشش نہ کی تھی اس کے قریب تر ہونے پر بھی۔۔۔وہ اس کا دوپٹا اس کے سر سے سرکا

چکا تھا۔۔۔

"ہر وقت خود کو کورر رکھنا مجھے اچھا لگتا ہے بیوی, تمہاری یہ ادا مجھے بہت پسند ہے۔۔۔پر میرے سامنے نہیں

کچھ سمجھ ایا بیوی۔۔۔وہ دوپٹے کو اس سے جدا کرتا صوفے پر پھینک چکا تھا۔۔۔وہ نظریں جھکا چکی تھی پر کہا

کچھ نہیں۔۔۔۔وہ حیران ہوا۔۔۔اب بھی کوئی مزاحمت نہ کی اس نے۔۔۔

"امپریسو بیوی۔۔۔عاشر بے اسے سراراہا تھا۔۔۔وہ اسے زچ کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا جبکہ فی الحال وہ ضبط کیئے ہوئے تھی۔۔۔وہ اس کے سراپے کو بھرپور نظروں سے دیکھنے لگا وہ اس کی ملکیت تھی ایسا احساس اس کے اندر جاگا۔۔۔اتنا خود کو ڈھانپ کر رکھتی وہ اس کی امانت کی کتنی حفاظت رکھتی تھی وہ سرشار ہوا سوچ کر۔۔۔۔ایسی عورت مرد کو مغرور کر دیتی ہے اسے فخر سا محسوس ہوا اپنی بیوی پر۔۔۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے خود سے لگائے الماری کے پاس لے گیا۔۔۔وہ مکمل اس سے جڑی تھی۔۔۔

الماری کا سلائیڈنگ ڈور کو موو کیا عاشر نے۔۔۔

"مجھے اماں جی کے پاس جانا ہے۔۔۔وہ منمنائی ہمت کر کے ورنہ اس کے منہ زور جذبوں نے اسے منجمد کر دیا تھا۔۔۔عاشر کی کلون کی خوشبو اس کے حواس گم کر رہی تھی۔۔۔اس کے شولڈر پر اپنی ٹھوڑی جمائے ہوئے اس کے گال پر عاشر کے ہونٹ مس ہو رہے تھے وہ چہرے کا رخ موڑ گئی۔۔۔

"اب کپڑے تو نکال دو بیوی۔۔۔۔وہ بھاری لہجے میں بولا۔۔۔ہنوز اس کے ہونٹ اس کے گال کو چھو رہے تھے۔۔۔اس کے گال دہکنے لگے تھے شرم سے پلکیں بھاری ہو رہیں تھیں۔۔۔اتنا یخ ٹھنڈا تھا عاشر کا کمرہ پھر بھی مریم کے پسینے چھوٹنے لگے تھے۔۔۔وہ اس کی کیفیت کو انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

"پلیز مجھے بیوی بیوی نہ کہیں الجھن ہوتی ہے۔۔۔۔جلدی سے خود کو سنبھال کر بولی تھی جبکہ عاشر کا کافی وزن تو اس کے ناتوان کندھوں پر تھا۔۔۔

"جب تک بیوی نہیں بن جاؤ گی تب تک ایسے ہی مخاطب کروں گا۔۔۔وہ ڈھٹائی سے بولا تھا۔۔۔

وہ ہاتھ بڑھا کر کپڑے نکالنے کا سوچنے لگی تاکہ جلدی اس سے آزاد ہو جائے ایک ہاتھ کمر سے ہو کر پیٹ پر تھا جیسے اس کی ناف ٹٹول رہا ہو وہ کانپ اٹھی تھی پر چاہ کر بھی اس حصار کو توڑ نہیں سکتی تھی وہ اس پر مکمل حاوی

تھااس لمحے۔۔۔اس کے بازو پر ہاتھ رکھتا اس کی پینٹھ خود سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔وہ ایک کمپلیٹ نکالتی اس کے حصار سے نکلنا چاہا۔۔۔پر عاشر اس کے گال پر ایک زبردست بوسا دے کر اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔ ایک دم اس کے چہرے کا رنگ بدلا سفید چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔وہ دلچسپی سے اس کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔دل ہی دل میں خود سے اعتراف کیا کہ "وہ واقعی بہت خوبصورت لڑکی ہے جس طرح آنکھوں سکوڑتی ہے غصے سے یا بوکھلا کر پوری طرح کھولتی ہے ایسا لگتا ہے جیسے خوبصورتی کے سارے رنگ خود میں رکھتی ہے وہ۔۔۔

وہ اس کے حسن میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ بلش کرنے لگی تھی۔۔۔ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔شرم و حیا کے سب رنگ تھے اس لڑکی میں وہ دروازے کی طرف بڑھی خود کو سنبھالتی ہوئی۔۔۔

"اس کی میچنگ ٹائے شوز سا کس کون نکالے گا بیوی۔۔عاشر کے لہجے میں ہنسی کا تاثر تھا بہت اچھی طرح سمجھ رہی تھی کہ وہ اسے زچ کر رہا ہے اور وہ بھی دانت پیستی ہوئی ساری میچنگز نکالنے لگی۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے جان چھڑانا اس کا مقصد ہو۔۔۔

اس کی جلد بازی سے وہ محفوظ ہوا تھا۔۔۔

"بس اب جاؤں۔۔۔مریم نے غصے سے پوچھا۔۔۔اجازت مانگ رہی تھی اس سے فرار چاہ رہی تھی وہ عاشر کو خود کے حواسوں پر سوار نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔عاشر کے لہجے میں حکم تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"اب یہ ٹائی کون باندھے گا۔۔۔عاشر نے آئے بروا چکا کر کہا جیسے بڑی مشکل ہو جائے گی اگر وہ چلی گئی , ارادہ اسے بھرپور تنگ کرنے کا جو تھا۔۔۔

وہ اس کی ڈھٹائی پر چڑ ہی گئی آخر کار ضبط ٹوٹا اور بولی۔۔۔

"سماہرا آپ کے کام ایسے کرتی ہے جو مجھے کہے رہے ہیں۔۔۔مریم نے اسے شرمندہ کرنا چاہا پر وہ ڈھیٹ بنا ہسنے لگا اور پر سوچ انداز میں تھوڑی پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہمممم اب سمجھا ساری جلن اس بات کی ہے کیوں بیوی۔۔۔عاشر کے انداز پر حیران تھی وہ۔۔۔جسے کوئی فرق نہ پڑا تھا اس پر اس طنز کا۔۔۔

"تو کیا نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔آخر اس نے بھی ساری شرم بالائے طاق رکھ کر کہا۔۔۔جب وہ اپنی ہر بات میں ڈھیٹ بنا ہوا ہے تو پھر وہ کیوں اپنے احساسات چھوپائے جو ہے اسے صاف کہے۔۔۔

"میرے خیال سے نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔عاشر نے بے نیازی سے کہا۔۔وہ جل ہی گئی اس کے جواب سے ۔۔۔

"کیوں میں عورت نہیں مجھے تکلیف نہیں ہونی چاہیئے میرے شوہر کی الریڈی بیوی بچے ہیں۔۔۔کیا کمی ہے اپ کی زندگی میں جو میری جان اس عذاب میں ڈال رہے ہیں۔۔۔مجھے دوسری بیوی بننا منظور نہیں مسٹر عاشر گیلانی۔۔۔مریم نے صاف اور دوٹوک لہجے میں اپنا موقف بتایا۔۔۔

"پر اب تو تم بن چکی ہو دوسری بیوی , کیا کریں میری جان۔۔اس کے لہجے میں تمسخر تھا یا طنز یا پھر مذاق مریم سمجھنے سے بالکل قاصر تھی عاشر کی اس بات کا مطلب۔۔۔۔

خود پر ضبط کرتی مریم بولی۔۔۔

"میرے جذبات اور احساسات خالص تھے اپ کے لیے پر اب حقیقت جاننے کے بعد مجھے اپنی گنجائش نظر نہیں آتی اپ کی زندگی میں۔۔۔بہتر ہے کہ مجھے کسی فالتو شے کی طرح اس گھر میں رہنے دیں۔۔۔

مریم کے کہے آخری لفظوں میں معصوم سی التجہ تھی۔۔۔

"گنجائش ہے یا نہیں یہ فیصلا میرا ہوگا کیونکہ میری زندگی ہے۔۔۔فیصلا صرف میرا ہوگا بیوی کہ مجھے کونسی بیوی کو کس مقام پر کھنا ہے۔۔۔۔عاشر کا لہجہ قطئیت لیے ہوئے تھا۔۔۔

"پھر میرا اور میرے احساسات کا کیا۔۔۔اگر بات صرف اپ کی ہے تو۔۔۔۔مریم کا انداز شدت لیے ہوئے تھا اسے شاید عاشر کی بات ناگوار گزری تھی اور اپنی توہین بھی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اوکے تو اب تمہاری بات کرتے ہیں۔۔۔کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ پھر بولا۔۔۔

"طلاق لو اور چلتی بنو یہاں سے۔۔۔اگر اتنا مشکل ہے یہاں رہنا۔۔۔عاشر نے ضبط سے کہا۔۔۔

"وہ نہیں لے سکتی میری یہاں موجودگی میرے بھائی کی زندگی کی ضمانت ہے۔۔۔مریم نے صاف لہجے میں اپنی مجبور بتائی۔۔۔۔

"ہممممم... جاؤ اس وقت میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔عاشر نے غصے سے کہا۔۔۔مریم نے سوچا اسے کس بات پر غصہ آیا ہے پر سمجھ نہیں آیا عاشر کا روڈ لہجہ۔۔۔

وہ پر سکوں ہو کر جانے لگی کیونکہ وہ اس پر سب واضع کر چکی تھی۔۔۔اب ہلکے پھلکے قدموں سے جانے لگی تھی سارے اپنے احساسات کے بوجھ عاشر پر انڈیل کر اب مطمئن تھی۔۔۔اسے یقین تھا عاشر اس پر زبردستی اب مسلط نہیں ہوگا۔۔۔۔

کچھ ہی لمحے خوشفہمی کے اس نے جیئے تھے۔۔۔عاشر کے کہے اگلے لفظوں نے خوش فہمی کے سارے پہاڑ توڑ دیئے تھے۔۔۔

"ایک منٹ بیوی۔۔۔عاشر کے بلانے پر دانت پیستی پلٹی۔۔سوالیہ انداز تھا اس کا۔۔۔

"رات کو اس کمرے میں انے کے لیئے تیار رہنا۔۔۔عاشر نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی اس کی بات کا مطلب سمجھ کر۔۔۔

وہ حیران ہوئی اس کی بات پر اسے امید نہ تھی کہ اب کے عاشر ایسا کچھ کہے گا کیونکہ وہ اس پر اپنی ساری بیزاریت واضح کر چکی تھی۔۔۔واقعی کوئی ڈھیٹ شخص تھا وہ۔۔۔مریم نے سوچا سوائے افسوس کے کیا کرتی پر دوبارہ ہمت جمع کرتی بولی۔۔۔

"پر عاشر میں آپ پر واضح ...

عاشر کی تیز آواز ٹوکنے پر اس کی زبان کو تالا لگ گیا اور وہ بولا۔۔

"بسسس بیوی سن لی تمہاری بکواس جتنی کرنی تھی۔اگر واضح کرنے کی بات ہے تو میں بھی تم پر واضح کرتا چلوں کہ میں تمہارے پاس نہیں آیا تھا شادی کرنے کے لیے تم خود مانی تھی اس شادی کے لیئے چاہے جو بھی حالات ہوں اب تم میری بیوی ہو میری عزت میری غیرت اور تمہیں خود کو ذہنی طور پر اس حالات کے لیئے تیار کرنا ہے۔۔۔ظلم سماہر اپر ہوا ہے تم پر نہیں ایک بات اچھی طرح سمجھ لو تم اس پر سوتن بن کر آئی ہو وہ تم پر نہیں۔۔۔عاشر کہنے پر ایا تو کہتا چلا گیا وہ اچھی طرح اس پر سب واضع کرتا چلا گیا سارے حالات۔۔۔

"اب تم جا سکتی ہو۔۔۔عاشر نے حکم دیا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا چینج کرنے کے لیئے۔۔۔وہ اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔جبکہ خود شکستہ قدموں سے اس کے کمرے باہر نکلی۔۔۔

@@@@@@@@@@

وہ نیچے آگئی ملازمہ اماں جی کو اندر لے جا چکی تھی کیونکہ وہ باہر نہ تھیں۔۔۔وہ سیدھا ان کے پاس گئی تھی ملازمہ کو ان کے کام کرتے دیکھ وہ پلٹ گئی۔۔۔دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔۔۔کس سے شکوہ کرے عاشر بھی اپنی جگہ سہی تھا جو ہوا حالات ہی ایسے تھے۔۔۔واقعی احد گیلانی نے اسے تباہ و برباد کر دیا تھا وہ کہیں کی نہیں رہی تھی اور بہت جلد ساہرا یہاں آجائے گی پھر کیا ہو گا میرا مقام یہ سوال قابل غور تھا۔۔۔ جس کا اسے ڈر تھا پر عاشر کتنا بے فکر تھا۔۔

"واقعی مرد سدا کا بے فکر رہا ہے ایسی باتوں سے، تم بھی بے پرواہ ہو عاشر، سوتن کا دکھ صرف عورت ہی سہتی ہے تم کیا سمجھو گے میرے اس درد کو۔۔۔ تمہیں دو عورتوں پر مکمل اختیار حاصل ہے پر کبھی ان دو عورتوں کا سوچا ہے ان پر کیا گزرتی ہو گی اپنے شوہر کی تقسیم پر، وہ ہر ظلم ہر اذیت ہر درد خود پر اپنی ذات پر جذبات پر یہاں تک کے اپنے جسم پر بھی ہوا ٹارچر شوہر کا برداشت کر لیتی ہے پر اس کی تقسیم اسے گوارہ نہیں اسے برداشت نہیں۔۔۔عاشر تم نہیں سمجھو گے تم مرد ہو تمہیں اپنی مردانگی کا زعم ہے۔۔۔شاید تم سب نے مجھے کوئی کھلونا سمجھا ہوا جس کے اپنے نہ احساس ہیں نہ جذبات۔۔۔ایسا نہیں ہے اس معاملے میں عام لڑکی ہوں عاشر میں عظیم نہیں ہوں اور نا بن سکتی ہوں۔۔۔وہ خود سے بولی تھی۔۔۔اس کا اندر بین کر رہا تھا ۔۔۔اندر کی عورت اپنی بے وقتی پر رو پڑی تھی۔۔۔

اتنے دنوں سے جس معاملے پر اس نے سوچا تک نہ تھا اب عاشر کو دیکھ کر اور اس کا حکم سن کر اس کے زخم تازہ ہو گئے تھے۔۔۔اس کا اندر عاشر کی بات ماننے سے انکاری تھا پر حالات اس کے اختیار سے باہر تھے ۔۔۔

وہ اپنے خیال میں گم چلے جا رہی تھی۔۔۔

سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے "آجاؤ مریم۔۔۔عاشر نے حکمیہ لہجے میں بلایا وہ چونکی تھی۔۔۔اب انکار کا جواز نہ تھا وہ خاموشی سے بیٹھنے لگی آخری کرسی پر۔۔۔

"ادھر اکر بیٹھو۔۔۔ایک اور حکم دیا اس نے۔۔۔عاشر نے اپنے پاس والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

احمر خود کو مصروف ظاہر کرتا اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ تھا جبکہ عائشہ کو لگا اس کا نوالہ حلق میں اٹک گیا ہو جیسے

۔۔۔

"میرے دونوں بھائی اپنی بیویوں کی دیوانے نکلے,اس نے نفرت سے سوچا۔۔۔

مریم اس کے پاس اکر بیٹھی۔۔۔اس کے حکم پر سرو کرنے لگی ناشتہ۔۔۔

عائشہ کو اس منظر سے نفرت سی محسوس ہوئی۔۔۔ سہی سے ناشتہ کی ئے بغیر وہ اٹھ گئی۔۔۔

عائشہ کا اٹھنا ناگواری سے کسی نے محسوس نہ کیا تھا۔۔۔

عاشر پر سکوں سا بیٹھا تھا۔۔۔جبکہ مریم خود پر ضبط کی ئے ہوئے تھی۔۔۔

"تم خود بھی کر لو اب ناشتہ۔۔۔عاشر نے سر سری لہجے میں کہا۔۔۔

وہ خاموشی سے چند نوالے حلق سے اتارے ورنہ دل پر بوجھ سا آن پڑا تھا۔۔۔اتنا کہنے کے باوجود عاشر نے اس پر واضع کر دیا تھا اپنے ہر انداز سے کہ مکمل شوہر کا روپ وہ دھار چکا ہے اور اب اسے بھی بیوی کی طرح بیہوو کرنا ہے۔۔۔

اس کے حکم پر اس کا بریف کیس موبائل سب لے کر آگئی۔۔۔

نوشابہ دیکھ رہی تھی اس کا ہر انداز جس میں درد تھا اسے تکلیف ہو رہی تھی مریم کو دیکھ کر اس کی کیفیت کا اندازہ اس کے چہرے کو دیکھ کر ہو رہا تھا اس کا چہرہ دھوان دھار ہو رہا تھا ضبط سے۔۔۔

"اچھی بیویاں شوہر کو دروازے تک چھوڑنے جاتی ہیں۔۔۔اب کے عاشر شوخیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔وہ کیا کرتا جب اس کی سعادت مندی دیکھتا تو اس کا لہجہ شوخ ہو جاتا۔۔۔

"مجھے اچھی بیوی بننے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔ مریم نے چڑ کر کہا۔۔۔

"نوشابہ بھابھی سے سیکھو وہ آئیڈیل ہیں ہماری۔۔۔ عاشر نے سمجھایا پیار سے۔۔۔

"پلیز عاشر۔۔۔ مریم کے لہجے میں اکتاہٹ تھی۔۔۔

"شوہر کو خالی نام سے نہیں بلاتے سائیں سرتاج کہتے ہیں۔۔۔وہ مزے سے بولا۔۔۔۔

عاشر کا انداز اس کے سمجھ سے باہر تھا کبھی سخت سرد سا کبھی نرم شوخ سا سمجھ نہیں اتا مریم کو اصل کیا ہے اس کا۔۔۔

کچھ دیر میں وہ اسے شدید تھکا چکا تھا۔۔۔اس لیئے خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔اس کے جانے بعد واپس اندر آئی۔۔۔۔

@@@@@@@@

"بڑے بے مروت بھائی ہو زیان۔۔۔ اتنے دن کے بعد آئے ہو۔۔بس بہن کی خبر لینے کے لیئے ہاسپٹل تک ہی اتے رہے۔۔۔نوشابہ نے اپنے لاڈلے چھوٹے بھائی سے کہا۔۔۔

وہ شام میں ایا تھا سلام دعا اور حال احوال کے بعد پہلی بات ہی نوشابہ نے یہ کہی تھی۔۔۔اس کا روٹھا لہجہ سن کر وہ مسکرایا۔۔۔

"بس آپی ہمت نہ تھی انے کی آپ کے گھر یہ سوچ کر وہ پری پیکر لڑکی اس گھر میں جو ہے موجود , اس کا سامنا جان لیوا ہو گا آپی میرے لیئے, یہ ظالم اسے اذیت دیں میری برداشت سے باہر تھا۔۔۔زیان نے تکلیف کی شدت سے کہا۔۔۔

نوشابہ نے شدت سے محسوس کیا اپنے بھائی کا درد۔۔۔

ماں توان کی نہ تھی بہت چھوٹا تھا زیان اس کی ماں گزر گئی۔۔۔عالم صاحب نے دوسری شادی نہ کی۔۔۔وہ اپنے بچوں کو سوتیلی ماں کا دکھ نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔زیاں کے لیئے ماں اور بہن دونوں تھی نوشابہ۔۔۔وہ اپنے دل کی چھوٹی سے چھوٹی بات اس سے شئیر کرتا تھا۔۔۔

"زیان وہ عاشر کی بیوی ہے بھول جاؤ اسے۔۔۔نوشابہ نے سنبھل کر نارمل لہجے میں کہا۔۔۔

"وہ میری پہلی نظر کی محبت ہے آپی۔۔۔زیان نے دکھ اور یاسیت سے کہا۔۔

بہن کا دل دکھ سے بھر گیا پھر بھی وہ کبھی نہیں چاہتی تھی زیان اس کا بھائی کوئی امید رکھے کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتی تھی کہ عاشر نہیں چھوڑنے والا اپنی بیوی کو کسی بھی قیمت پر جب کہ حالات یہ تھے کہ سماہرا نے اسے بیوی والا کوئی سکھ نہ دیا تھا۔۔۔

"زیان میرا خیال ہے تم شادی کر لو یقین کرو اس کیفیت سے نکل آؤ گے۔۔۔

"مجھے نہیں پتا میری قسمت میں کیا لکھا ہے پہلے بھی عاشر کی ہونے والی بیوی نے مجھے تباہ کیا اب جب دوبارہ کسی کو سوچا تو وہ بھی عاشر کی ہی بیوی نکلی۔۔۔مجھے نہیں پتا یہ کیسی آزمائش مجھ پر گزر رہی ہے جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔کیا کروں نا چاہتے ہوئے بھی اللہ سے شکوہ کرنے لگتا ہوں آپی۔۔۔اب کے اس کے لہجے میں کرب تھا وہ بہن کی گود میں سر رکھے رو پڑا جیسے کوئی چھوٹا بچہ اپنی ماں کے سامنے روتا ہے

۔۔۔

"زیان اللہ سے شکوہ نہیں کرتے , ہمیشہ صبر یا پھر شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔۔۔اللہ اپنے اچھے بندوں کو ازماتا ہے یقین کرو اللہ تمہیں ضرور سرخرو کرے گا۔۔۔ایک دن عاشر کو احساس ہو گا اس نے کتنا غلط کیا ہے

تم جیسا قیمتی دوست کھویا ہے اس نے۔۔۔ نوشابہ نے اسے ہمیشہ کی طرح تسلی دی۔۔۔ اس کے سر پر پیار سے بوسا دیا وہ سنبھل کر اٹھا کیونکہ یہاں کوئی بھی آ سکتا ہے۔۔۔

"بس اپی میں بھول جانا چاہتا ہوں کبھی میں اور عاشر بیسٹ فرینڈ تھے, سب بھول جانا چاہتا ہوں۔۔۔ اتنے سالوں بعد اب کوئی امید نہیں رہی نہ اس کی ضرورت ہے مجھے اب۔۔۔ شروع میں دوست کی کمی بہت کھٹکتی تھی آپی پر اب نہیں۔۔۔

زیان خود کو مضبوط تو ظاہر کر رہا تھا جبکہ حقیقت اَج بھی اسے اپنے دوست عاشر کی کمی شدت سے محسوس ہوتی تھی۔۔۔

نوشابہ کچھ اور کہتی دروازہ ناک ہوا جس کی وجہ چپ ہونا پڑا اسے۔۔۔ ملازمہ چائے کے لوزمات لائی تھی جس کا آرڈر اس نے روم میں لگی کارلیس سے کچن میں دیا تھا۔۔۔ یہ سہولت گھر کے ہر بیڈروم میں تھی ۔۔۔ جس کا استعمال مالکن کرتے رہتے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@

"اف بچوں اج تم لوگوں نے مجھے تھکا دیا ہے۔۔۔ مریم نے پری علی اور زونی سے کہا۔۔۔

اج نوشابہ نے اس سے کہا تھا دن میں کہ "بچوں کے ساتھ میں کھیلتی تھی اب مجبوری ہے میں کھیل نہیں سکتی پلیز تم کھیلا کرو تھوڑی دیر خوش ہو جائیں گے۔۔۔

نوشابہ نے انسسٹ کرتے ہوئے کہا تو وہ بھی مان گئی۔۔۔

مریم کو یہاں رہ کر پتا چلا امیر گھروں میں سب سے زیادہ ظلم تو بچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔۔ جن کے ماں باپ بلکل وقت نہیں دیتے اپنی اولاد کو۔۔۔ سارا دن ملازموں کے آسرے پر چھوڑا ہوا ہے۔۔۔ یہ تو نوشابہ بھابھی ہیں جوان کو اتنی بھرپور توجہ دیتی تھیں ورنہ ہر گھر میں نوشابہ بھابھی جیسا کوئی تھوڑی ہوتا ہو گا۔۔

زیادہ تر گھروں میں تو عائشہ یا ساہرا جیسی مائیں ہوتی ہونگی جو بلکل ہی لاپرواہ ہیں بچوں سے۔۔۔ماں باپ دونوں اپنی اپنی دنیا میں مصروف اور مگن رہتے ہیں۔۔۔

اوپر سے گھر سے باہر بھی نکالتے نہیں بچوں کو کیونکہ اتنے دشمن جو بن جاتے ہیں ان کے اسی دولت کی وجہ سے کہ بچوں کے کھو جانے کا بھی خوف لگا رہتا ہے۔۔۔اسی وجہ سے بچے اکیلے اور تنہائی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔۔۔ان کی شخصیت کتنی منسخ ہو جاتی ہے اس وجہ سے یہ شاید ماں باپ کو احساس ہی نہیں ہوتا۔۔۔ان کا دین دھرم تو صرف پیسہ ہی پیسہ ہوتا ہے بس پیسہ کمانے کی دوڑ لگی رہتی ہے۔۔۔بس دنیاوی پیسہ کمانے کی دوڑ میں لگے رہتے ہیں اور اپنا جو اصل ہے اسے کھو رہے ہوتے ہیں۔۔۔

"کتنا افسوس کا مقام ہے عائشہ ربانی جیسی عورت نوشابہ بھابھی کو بانجھ ہونے کا طعنہ دیتی ہے جبکہ خود تو وہ اپنی اولاد کو ممتا کی چھاؤں تک نہیں دیتی اور خود کو ماں کہتی ہے۔۔۔کیسی دنیا ہے یہ اور کیسا اس کا دوغلہ نظام ۔۔۔جو ماں ہے اسے ماں بننا ہی نہیں ایا اور ماں نہ بننے کے طعنے دیتی ہے وہ عورت دوسری عورت کو کمال کی بات ہے نہ۔۔۔جو ماں نہیں بن سکتی وہ اپنی ساری ممتا نچھاور کرتی رہتی ہے دوسروں کے بچوں پر, سمجھا جائے تو اصل بانجھ تو عائشہ یا ساہرا جیسی عورتیں ہیں نوشابہ بھابھی جیسی نہیں۔۔۔مریم نے دکھ سے سوچا

۔۔۔۔

یہ سب سوچ کر اس نے ہامی بھر لی تھی۔۔۔ابھی فٹ بال کھیلے تھے وہ چاروں۔۔۔کچھ دیر ارام کرنے کے بعد اب تینوں کا موڈ بن گیا کہ دوسری کوئی گیم کھیلیں۔۔۔پھر دوسری گیم بلائنڈ فولڈ تھی۔۔۔ایک کی انکھ پر پٹی باندھیں گے پھر اسے باقیوں کو پکڑنا ہے۔۔۔پہلے پری نے سب کو پکڑا اب دوسری باری مریم کی تھی اس کی آنکھوں پر ٹائیٹ سی پٹی باندھی پری نے۔۔۔پری نو سالہ سمجھدار بچی تھی جبکہ علی اور زونی چار سال کے تھے۔۔۔

بچے زور شور سے ہنس رہے مریم کوشش کر رہی تھی کسی کو پکڑ لے۔۔۔وہ پہلی دفعہ کھیل رہی تھی اس لیئے مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

"دیکھو زیادہ دور مت جانا بچوں۔۔۔مریم نے تھکن سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

وہ تینوں کھی کھی کر کے ہنس رہے تھے اور اسے ستا کر مزا ا رہا تھا تینوں کو۔۔۔وہ بے خیالی میں چلتی جا رہی تھی اچانک پاؤں پھسلا کسی نے اسے تھاما تھا اس کی کمر پر گرفت کی ورنہ زمیں بوس ہو جاتی مریم۔۔۔

مریم نے جلدی سے پٹی ہٹائی کسی غیر کا لمس محسوس کرتے ہوئے۔۔۔پر زیان تو بے خودی کے عالم میں اپنی متاع جان کو تھامے ہوئے تھا۔۔۔وہ گھبرائی ہوئی تھی جبکہ زیان کے اندر تو تلاطم برپا تھا۔۔۔

تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

تیرے چہرے کے یہ سادہ سے اچھوتے سے نقوش

میری تخئیل کو کیا رنگ عطا کرتے ہیں

تیری زلفیں تری آنکھیں ترے عارض ترے ہونٹ

کیسی ان جانی سی معصوم خطا کرتے ہیں

تیرا پیکر مری نظروں میں ابھر آتا ہے

کوئی ساعت ہو کوئی فکر ہو کوئی ماحول

مجھ کو ہر سمت ترا حسن نظر آتا ہے

تجھ کو معلوم نہیں تجھ کو بھلا کیا معلوم

زیاں بے خود سا کھویا تھا اس لمحے میں۔۔۔مریم نے کہا۔۔"چھوڑیں مجھے زیان سر۔۔۔

عاشر جو گھر ایا تھا خوشی خوشی گاڑی سے اترتے سامنے کا منظر اس کو اگ ہی لگا گیا۔۔۔اس کی بیوی اس کے دشمن کی بانہوں میں۔۔۔دوسری دفعہ یہی منظر اس نے سوچا نہ تھا کبھی دیکھنے کو ملے گا۔۔۔غصہ جنون شدت سب تھا اس کے اندر غصے سے انکھیں لال مٹھیاں بھینچتا وہ گارڈن کی طرف بڑھا۔۔۔

مریم کو کھینچ کر اس سے جدا کیا اس کی کمر پر گرفت مضبوط کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو چھونے کی گھٹیا انسان۔۔۔۔عاشر کے لہجے میں شیر سی دھاڑ تھی ۔۔۔مریم تھر تھر کانپنے لگی تھی اس کے انداز پر

"عاشر زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔زیان نے کہا۔۔۔ایک نظر مریم پر ڈال کر زیان نے خود کو زیادہ بولنے سے روکا ورنہ غصہ تو بہت ارہا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا کہا کوئی لفظ مریم کے لیۓ عذاب بن جائے۔۔۔

"میں زبان سنبھال بھی لوں گا تم اپنے ہاتھ تو پہلے سنبھال لو ۔ جو صرف بری نیت سے کسی کی عزت کی طرف بڑھتے ہیں۔۔۔عاشر کی اتنی کڑوی کسیلی بات پر وہ دکھی ہو گیا شدت سے درد کی لہر اٹھی زیان کے اندر۔۔۔بمشکل درد کو دباتا وہ بولا۔۔۔

"شٹ اپ عاشر۔۔۔گھٹیا ذہنیت ہے تمہاری۔۔۔زیان اپنے اندر سے غصے کے شعلے اٹھنے لگے تھے اب ۔۔۔

"یو شٹ اپ۔۔۔ایک دفعہ میری عزت کی طرف بڑھے تھے تم دوبارہ وہی حرکت نہیں کرنے دوں گا ۔۔۔اس بار ایسا کچھ کیا مار دوں گا تمہیں سمجھے تم۔۔۔عاشر نے نفرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔۔

مریم سے برداشت نہ ہوا خود کو چھڑاتی اندر کی طرف بھاگی۔۔۔بچے تو پہلے ہی ڈر کر اندر بھاگ گۓ تھے ۔۔۔

"سمجھنے کی تمہیں ضرورت ہے افسوس تم نے کبھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی اس وقت کے حالات۔۔۔

زیان نے تاسف سے کہا اور عاشر کی ذہانت پر ماتم کرنے کا دل چاہا زیان کو۔۔۔

"چپ ایک لفظ اور مت کہنا نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔ عاشر نے شدت سے کہا۔۔۔ دل تو چاہا رہا تھا یہیں مار دے اسے۔۔۔

"میری ایک بات یاد رکھنا ایک دن تم پچھتاؤ گے۔۔۔ میں نوشی آپی کے لیے ایا تھا صرف۔۔۔ زیان نے افسوس سے کہا۔۔۔

"مجھے تمہاری کسی صفائی کی ضرورت نہیں, میری بیوی سے دور رہو, گر رہی تھی تو گرنے دو تمہیں بچانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ مجھے اور میری بیوی کو تمہاری خدمات کی ضرورت نہیں۔۔۔ عاشر نے مغرور لہجے میں تنبیہ کی تھی اسے۔۔۔

"مجھے بھی تمہاری منہ لگنے کی ضرورت نہیں بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔

زیان غصے سے کہتا لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ عاشر غصے سے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

@@@@@@@@

عائشہ مسکرائے جا رہی تھی۔۔۔ وہ کمرے کی کھڑکی کھولے کھڑی تھی۔۔۔ شام کا منظر دیکھتی چائے سے لطف انداز ہو رہی تھی۔۔۔

بچے اور مریم بلائنڈ فولڈ کھیل رہے تھے۔۔۔ پھر زیان کا اسے گرنے سے بچانا۔۔۔ پھر عاشر اور زیان کی بحث۔۔۔ سارا منظر دیکھتی۔۔۔ اس کے ہونٹ مسکرائے۔۔۔

"زیان ہی ہے جو تمہیں عاشر اور احمر کی نظروں میں گرانے کا بہترین طریقہ ہے۔۔۔ مریم واپس اسٹور نما کمرے میں جانے کی تیاری کرو۔۔۔ اب دیکھو کیا کرتی ہوں میں تمہارے ساتھ۔۔۔

وہ من ہی من کہتی مسکرائی اور تصور کی انکھ سے مریم کو سوچ کر قہقہہ لگایا۔۔۔

"بہت چاہنے والے ہیں تمہارے, پھر نفرت کریں گے سب تم سے۔۔۔ عائشہ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی یہ کہتے ہوئے۔۔۔

وہ کسی اور کی زندگی تباہ کرنے کا سوچ کر خوش تھی اس بات سے بے خبر قدرت نے بھی اس کے لیے بہت کچھ سوچ رکھا ہے۔۔۔ دیکھنا یہ ہے کہ کون زیادہ گھاٹے میں رہتا ہے۔۔۔۔ عائشہ یا پھر مریم۔۔۔ یہ فیصلہ تو وقت نے کرنا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

زیان راستوں پر گاڑی چلاتا جا رہا تھا بے وجہ بے سمت بے خیالی میں۔۔۔ جب بھی عاشر سے اس کا سامنا ہوتا اور وہ ایسے جملے بولتا جو زیان کو بہت تکلیف دیتے اور وہ اپنا اضطراب کم کرنے کے لیے کہیں تنہائی میں دور چلا جاتا۔۔۔ اپنا درد چھپانے کا یہی ایک طریقہ تھا اس کے پاس۔۔۔۔

اج جانے کیوں اسے ساہرا کا مسکراتا تمسخر اڑاتا چہرہ اس کی مغرور نظر یاد آئی زیان کو۔۔۔ جس کی وجہ سے اتنی نفرت کرتا تھا اس سے عاشر۔۔۔

"دیکھ لو زیان عالم, عاشر کی نظروں میں گرا دیا نا تمہیں۔۔۔ بہت غرور اور اعتبار تھا نا اس کی دوستی یاری پر۔۔۔ اب عاشر کی نظر میں تم سے زیادہ بے اعتبار شخص کوئی نہیں۔۔۔

اپنے نفرت اور زہر سے ساہرا نے ان کی پاک دوستی تباہ کر دی تھی۔۔۔

"ساہرا ساہرا تم نے بہت غلط کیا ہے میرے ساتھ پر میں چاہ کر بھی تمہیں بددعا نہیں دے سکتا, اور نا ہی دینا چاہتا ہوں کیونکہ تم عاشر کی بیوی ہو اس کے بچوں کی ماں۔۔۔۔

جب بھی عاشر اور زیان کا سامنا ہوتا وہ ساہرا کے تصور سے ہمکلام ہو کر شکوہ ضرور کرتا تھا۔۔۔

دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دے اپنی بے بسی پر۔۔۔۔

بچپن کا دوست تھا عاشر اس کا۔۔۔ ساہرا امریکہ میں رہتی تھی وہ ان کی ہی ہم عمر تھی۔۔۔ ساہرا زیان کے چاچا کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔

گیلا نیز اور ربانیز میں گہرے تعلقات تھے۔۔۔ زیان کی اسکولنگ ہی لندن میں ہی کی ہوئی تھی جبکہ ساہرا امریکا میں اور عاشر پاکستاں میں۔۔۔۔

دوستی بچپن میں تھی ان تینوں کی۔۔۔ پاکستاں میں عید کے موقعے یا کسی اور بہانے فارن میں بھی ملاقات ہوتی رہتی تھی تینوں کی۔۔۔ بڑے ہو کر بھی کانٹیکٹ میں رہتے تھے۔۔۔

اولیول اور اے لیول کے وقت عاشر بھی لندن چلا گیا۔۔۔ عاشر پاکستان زیادہ جاتا تھا جبکہ اس کی بنسبت زیان کم جاتا تھا۔۔۔ زیان کے بابا بھائی بہن خود لندن ملنے چلے جاتے تھے زیادہ تر۔۔۔

پھر ایک وقت ایا تینوں مل گ ئے لندن یونیورسٹی آف بزنس میں۔۔۔ اس دور میں عاشر اور ساہرا کی مگنی ہو چکی تھی۔۔۔

ساہرا کا زیادہ وقت عاشر اور زیان کے ساتھ گزرنے لگا یونی میں۔۔۔ زیان اسے کزن, بہن, بھابھی کی نظر سے ہی دیکھتا ایا تھا۔۔۔ ہمیشہ اس کا خیال کرنا پرواہ کرنا اس کی عادت تھی۔۔۔

پھر ایک دن ساہرا نے اس سے کہا۔۔۔

"سنو زیان مجھے لگتا ہے عاشر کسی اور کے چکر میں ہے۔۔۔

وہ رونے جیسی ہو گئی تھی زیان بھی شاک ہوا۔۔۔

"ایسا نہیں ہے تم کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ زیان نے سمجھایا اسے۔۔۔

"نہیں پلیز تم اس پر نظر رکھو مجھ سے اکھڑا اکھڑا رہتا ہے اج کل۔۔۔ ساہرا کی اداسی اسے بھی تکلیف دینے لگی۔۔۔ پر وہ کیا کر سکتا تھا سوائے تسلی دینے کے۔۔۔ جب تک عاشر خود نہیں بتاتا تب تک زیان کیسے اپنے جگری یار کو کچھ کہے سکتا ہے۔۔۔

پر زیان نے سوچ لیا تھا اس پر نظر رکھے گا جہاں ایسا کچھ دیکھا تو ضرور روکے گا اپنے دوست کو۔۔۔

وہ کسی صورت عاشر اور ساہرا کے تعلق کو خراب نہیں ہونے دے گا۔۔۔

کتنا کچھ یاد ا رہا تھا زیان کو۔۔۔ اس نے اسٹیرینگ پر مکا مارا۔۔۔

"کاش اس وقت تمہاری بات نہ سنی ہوتی تو یہ نہ ہوتا۔۔۔ کاش ساہرا کاش تم جیسی بدنیت عورت کی اصلیت سمجھ لیتا تو یہ نہ ہوتا۔۔۔ تاعمر افسوس رہے گا اس بات کا۔۔۔

زیان نے دکھ اور تکلیف سے سوچا۔۔۔ ایک اور رات سڑکوں کو ناپتے کاٹتے گزرنی تھی۔۔۔

@@@@@@@

"تم کیوں چلی گئی وہاں سے۔۔۔ اچانک عاشر اس کے کمرے میں اس کے روبرو ہوا تھا۔۔۔ عاشر کے چہرے پر ابھی بھی غصے کے اثار تھے جبکہ مریم اب تک خود کو سنبھال چکی تھی۔۔۔ اس لیے عاشر کے غصے سے زیادہ مرعوب نظر نہیں
آ رہی تھی۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔۔ مریم نے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

"سب سنتی اس زیان کی اصلیت بھی۔۔۔ عاشر نے چڑ کر کہا۔۔۔

"مجھے کوئی دلچسپی نہیں اس شخص میں سمجھے اپ۔۔۔ مریم نے زیان عالم کی حیثیت واضع کی اپنی نظر میں

۔۔۔

"اچھا تمہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے بیوی۔۔۔اس شخص میں جس کی بانہیں ہر بار ہی تمہیں سہارا دینے کو بے قرار رہتی ہیں۔۔۔اب کے عاشر نے طنزیہ کہا تھا۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے عاشر کو ذرہ یقین نہ تھا مریم کی بات پر کہ اسے زیان میں دلچسپی نہیں ہے۔۔۔

"میں آپ کی گندی ذہنیت اور گندی سوچ کا کچھ نہیں کر سکتے جو سمجھنا ہے سمجھ لیں۔۔۔مریم نے دوٹوک لہجے میں کہا تھا عاشر سے۔۔۔اگر مریم پر اسے یقین نہیں ہے تو مریم کو بھی اس پر کوئی یقین نہ تھا وہ اپنے لفظوں سے اس پر یہ واضح کر رہی تھی۔۔۔کوئی کسی سے کم نہ تھا اگر ایک سیر تھا تو دوسرا سوا سیر۔۔۔

"مجھے سمجھنا کیا ہے جو دیکھنا ہے وہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔

"آنکھوں دیکھا بھی کہیں بار سچ نہیں ہوتا مسٹر عاشر۔۔۔سمجھے آپ۔۔۔مریم نے گہری بات کہی تھی اس سے۔۔۔پر عاشر اس کی گہرائی سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

"اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہو گی۔۔۔اب کے عاشر نے اسے ایک موقع دیا اپنی صفائی دینے کا۔۔۔

"بلکل نہیں کہوں گی جہاں صفائی دینی پڑ جائے تو پھر کوئی تعلق ہی نہیں رہتا۔۔۔ہمارا تعلق کوئی معنی نہیں رکھتا حقیقت یہی ہے۔۔۔مریم نے پر زور لہجے میں کہا۔۔

اب کے عاشر اس کی بات اگنور کرتا واضع لفظوں میں وارنگ دیتا ہوا بولا۔۔۔

"چاہے گر بھی جاؤ، چاہے مر بھی جاؤ تب بھی اس زیان کی مدد نہیں لینی تمہیں سمجھی۔۔۔

"نہیں سمجھی۔۔۔اور نا ہی سمجھنا چاہتی ہوں آپ کو مسٹر عاشر گیلانی۔۔۔مریم نے غصے سے کہا۔۔عاشر کے لفظوں سے صاف ظاہر تھا اسے اس کی پرواہ نہیں۔۔۔کتنے ارام سے کہے گیا تھا وہ گر بھی جاؤ مر بھی جاؤ۔۔۔ مریم کو اذیت سی محسوس ہوئی تھی اس کے لفظوں سے۔۔۔۔

"فی الحال مجھے نہیں آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔۔۔مریم اٹل لہجے میں بولی۔۔۔

"ہممم۔۔۔اچھاتو پھر سمجھاؤ کیا سمجھنے کی مجھے ضرورت ہے۔۔۔اب کے عاشر نے اس کا بازو تھام کر اپنے روبرو کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آپ کو مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔میرا جو اس گھر میں جو مقام ہے وہی رہنے دیں۔۔۔مریم نے ایک بار پھر وہی بات کہی تھی جو عاشر کو سخت ناگوار گزری تھی ہمیشہ کی طرح۔۔۔

"تمہارا مقام مجھ سے ہے بیوی, وہی دینا چاہتا ہوں, تم بھاگ کیوں رہی ہو اس سچائی سے۔۔۔عاشر کا لہجہ نرم تھا۔۔۔

"خدا کا واسطہ ہے عاشر, سمجھنے کی کوشش کرو, میں سب سے زیادہ بے اعتبار ہوں اس گھر اور یہاں کے لوگوں کی نظر میں۔۔۔ایک بات اپ بھول گ ئے ہوں تو یاد دلا دوں اپ کے چھوٹے بھائی کے قاتل کی بہن ہوں نفرت کریں مجھ سے یہ تعلق ہے یہی رہنے دیں۔۔۔وہ واقعی خود اذیتی کی انتہا پر تھی اس لی ئے تو اسے یہ سب یاد دلا رہی تھی۔۔۔

"کس لی ئے, کس کے لی ئے, خود کو بچا کر رکھنا چاہتی ہو, کیا واقعی تمہیں زیان پسند آگیا ہے کہیں اس کے خواب تو نہیں دیکھنے لگی تم۔۔۔عاشر نے غصے سے کہا جتنا وہ بھولنا چاہ رہا تھا پرانی باتوں کو اتنا اسے یاد دلا رہی تھی مریم۔۔۔عاشر کا غصہ ہونا بھی جائز تھا۔۔۔

وہ مرد تھا جذباتی ہونے لگا تھا وہ جتنا اس کی طرف بڑھتا وہ اتنا اس سے دور بھاگتی۔۔۔

"چپ کر جائیں بند کریں اپنی بکواس۔۔۔مریم نے بھی غصے میں کہا۔۔۔

"کیوں بند کروں, کیوں نہ کہوں, تم جیسی لڑکی کو اپنی بیوی کا مقام دینا چاہتا ہوں اور تم خود کو کوئی توپ چیز سمجھنے لگی ہو ہاں بولو ہو کیا چیز ہو تم کیا ہے تمہاری اوقات۔۔۔ عزت تمہیں راس ہی نہیں ارہی۔۔۔ بولو کیا رٹ لگائی ہوئی ہے تم نے۔۔۔۔

عاشر نے بھی غصے سے ایسے لفظ بولے تھے جن کا اسے بعد میں افسوس بھی ہونا تھا۔۔

"ہاں نہیں ارہی عزت راس, کیونکہ جو چند دن کے لیئے ہو وہ عزت نہیں چاہیئے مجھے, اپ کا دل بھر جائے گا تو چھوڑ دیں گے مجھے دوبارہ یا اپ کے بابا سائیں آپ کو ایسا کوئی حکم دیا تو پھر نکال باہر کریں گے ۔۔۔ نہیں مانتا میرا دل کیا کروں۔۔۔ مریم نے بے بسی سے کہا۔۔۔ وہ بے یقین تھی۔۔۔ اس کا یقین اتنی بار ٹوٹا تھا کہ اب وہ کسی پر بھی یقین جلدی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مریم کے لفظوں سے واضع تھا وہ اس کے جائز تعلق بنانے کو اس کی ہوس سمجھ رہی تھی۔۔۔ اس سے زیادہ کیا بے عزتی ہو گی کسی شوہر کی جس کی بیوی ایسا کہے رہی ہے دل بھر جائے تو چھوڑ دے گا اس سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ عاشر کو صرف اس کے جسم کی چاہ ہے جو کچھ وقت میں ختم ہو جانی ہے, کیا واقعی وہ عاشر کو ایسا ہوس پرست سمجھ رہی تھی جو ضرورت پوری ہونے کے بعد دل ہی بھر جائے اور اسے چھوڑ دے۔۔۔ ایسی سوچ اتے ہی عاشر کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔۔۔

عاشر اس کے کہے لفظوں پر اس کے بازو پر گرفت مضبوط کر گیا۔۔ عاشر کی سختی کے باوجود اس کی زبان نہ تھمی بولنے پر ائی مریم تو بولتی ہی چلی گئی اور عاشر حیران پر حیران ہوتا رہا۔۔۔

"اور ایک بات۔۔۔ میری انکھیں کسی کا خواب نہیں دیکھتیں نا میرا دل کسی کی خواہش کرتا ہے۔۔۔ جانتے ہیں کیوں۔۔۔ کیونکہ جب عمر کے اس حصے میں آئی تھی تو جو کچھ تمہارے بھائی عمر گیلانی نے میرے ساتھ

۔۔۔

عاشر اس کی بات کاٹ گیا لہجے میں دھاڑ تھی۔۔۔ مریم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ مریم کا بازو درد سے ٹوٹنے لگا تھا پر عاشر نے چھوڑا نہ تھا وہ درد سے کراہی تھی پر وہ بے پرواہ بنا ہوا تھا اور وہ بولا۔۔۔

"بسسس ایک لفظ نہ کہنا میرے بھائی کے لیے۔۔۔ ابھی بھی تمہیں لگتا ہے تم قابل رحم ہو۔۔۔ بھائی میرا اپنی جان سے گزر گیا تم نے کیا گنوایا ہے ہاں بولو کیا گیا تمہارا۔۔۔ تمہارا کچھ نہیں ہمارا سب کچھ چلا گیا سمجھی

۔۔۔

اسی وقت جیب میں پڑا اس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔

وہ اس کا بازو کو چھوڑ کر دھکا دیتا چلا گیا۔۔۔ فون ریسو کرتا۔۔۔

اور وہ زمیں پر گری اسے جاتا دیکھنے لگی جو جاتا ہوا دروازے کو ٹھوکر مار گیا تھا۔۔۔۔

"میرا سکوں میری ہنسی میری زندگی کا قیمتی وقت میرا بھائی اس کی بیوی , بچہ ان کے سارے لمحوں کی خوشیاں چلیں گئیں تم کہتے ہو تمہارا کیا گیا۔۔۔ میرا سب کچھ چلا گیا عاشر گیلانی تمہارا تو صرف بھائی ہی گیا ۔۔۔ وہ تو ایک دفعہ مر کر اس زندگی کی اذیتوں سے رِہا ہو گیا۔۔۔ ہمیں تو کئی موت مارا گیا ہے تمہارے خاندان نے۔۔ ہم تو نہ زندہ میں ہیں نہ مردہ میں۔۔۔ پھر بھی کہتے ہو تمہارا کیا گیا۔۔۔ ایک دفعہ سن لو میری اذیتیں جو مجھ پر میرے بھائی پر گزریں ہیں۔۔۔

وہ زمیں پر بیٹھی رو پڑی ان لمحوں کو سوچ کر۔۔۔ عاشر جا چکا تھا بغیر اس کو سمجھے۔۔۔

@@@@@@@@

"ساہرا تمہیں پاکستان ہونا چاہیئے میری بیٹی۔۔۔ وہ آفیس سے تھکی ہاری بیٹھی تھی میڈ چائے رکھ کر جا چکی تھی۔۔۔ اس کی ماں نے کہا پیار سے۔۔۔

"مام میرا موڈ نہیں وہاں رہنے کا, عاشر یہاں اجائے بس۔۔۔ اس نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

"سماہر اوہ لڑکی اس گھر میں اگئی ہے اب بھی تم یہی کہو گی۔۔۔اس کی ماں نے بتایا۔۔۔ان کو لگا شاید وہ نہیں جانتی اسی لئے اس کے علم میں لا رہی تھی یہ بات۔۔۔

"میں جانتی ہوں عاشر خود بتا کر گیا ہے مجھے۔۔۔سماہرا نے بے دلی سے جواب دیا۔۔۔

"واٹ تم جانتی ہو پھر بھی یہ ری ایکشن کیوں۔۔۔وہ حیران ہوئی اس کی بات پر۔۔۔چیخ نما ان کا لہجہ تھا شاک کی وجہ سے۔۔۔کیونکہ اتنا نارمل انداز اتنی بڑی بات پر۔۔۔ان کے لیئے حیرت کا مقام تھا۔۔۔۔

"آئے ڈونٹ کیئر مام۔۔۔اس نے سادہ لہجے میں کہا جیسے اس کے شوہر کی نہیں کسی اور کی بات ہو رہی ہو

۔۔۔

"کیسی بیوی اور کیسی عورت ہو تم, وہ لڑکی عاشر پر قبضہ کرلے گی۔۔۔ماں تھیں وہ ان کو شدید فکر نے گھیر لیا تھا۔۔۔اس لیئے اسے احساس دلانے کی کوشش کی۔۔۔پر سماہرا تو چکنا گھڑا ثابت ہو رہی تھی ہر معاملے میں

۔۔۔

"تو کر لے جا کر۔۔۔سماہرا کی بات پر اس کی ماں کی حیرت میں انکھیں نکلیں اس پر, پر وہ تو بے پرواہ بنی رہی ۔۔۔چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا کر چسکیاں بھرتی رہی تھی وہ۔۔۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا سماہرا, کیوں اپنے شوہر اپنی شادی اپنے بچوں کو ہر کسی کو تم نے فار گرانٹیڈ لیا ہوا ہے ۔۔۔کیوں آخر کیوں۔۔۔اتنا بیزار رہتی ہو ان سب سے۔۔۔کیوں۔۔۔وہ غصے سے پوچھ رہیں تھیں ہزاروں سوال تھے ان کے من میں۔۔۔سماہرا کبھی جواب نہ دیتی تھی ان کی ایسی باتوں کا۔۔۔۔یا چپ رہتی یا ٹال دیتی۔۔۔

"مام آئے ڈونٹ وانٹ ٹو ڈسکس دس ایٹ آل۔۔۔بیزار لہجے

بے تاثر انداز میں سماہرا نے ہمیشہ والا جواب دیا۔۔۔

کچھ تو تھا جو سماہرا چھپا رہی تھی پر کیا ان کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

"وائے بیٹا آئی ایم یور مام ٹیل می۔۔۔۔انہوں نے اب کے پیار سے پوچھا۔۔۔غصے سے نہیں اب کے پیار سے اپنی لاڈلی اکلوتی بیٹی سے پوچھا۔۔۔

"نو مام۔۔۔نو ناٹ ایٹ آل۔۔۔ایوری تھنگ از فنش نو مور رڈ سکیشن۔۔۔سماہرا نے قطعیت لہجے میں کہا اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔چائے کا خالی کپ رکھتی وہ بات بھی ختم کر گئی۔۔۔

کیسی عورت تھی ان کی بیٹی , جسے بلکل نہ کوئی پرواہ تھی نہ کوئی احساس تھا۔۔۔جب کہ ناعمہ بیگم (سماہرا کی ماں) کو جب سے پتا چلا تھا کہ عاشر کی دوسری بیوی اس گھر میں اگئی ہے ان کی راتوں کی نیندیں حرام ہو گئیں تھیں پر سماہرا کو کوئی فرق نہ پڑا تھا۔۔۔بیویاں سب برداشت کر لیتی ہیں پر سوتن نہیں ان کی بیٹی کیسی عجیب عورت تھی۔۔۔

یہ حالات ان کی سمجھ سے باہر تھے۔۔۔سماہرا کچھ بتانے کو تیار نہ تھی۔۔۔کریں تو کیا کریں۔۔۔

"مجھے عاشر سے خود بات کرنی ہو گی۔۔۔انہوں نے خود سے کہا۔۔۔

کاش ان دنوں جو عاشر یہاں تھا اگر وہ ہوتیں تو عاشر سے ضرور بات کر لیتیں۔۔۔پر ان دنوں تو وہ اور ان کے شوہر لندن تھے۔۔۔جس وجہ سے ان کو پتا نہ چلا عاشر اپنی بیوی کو سب حالات بتا کر گیا ہے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@

شاید مریم سے اور لڑتا وہ کیونکہ وہ اسے شدید غصہ دلا چکی تھی۔۔۔۔اگر موبائل پر ناعمہ بیگم (سماہرا کی ماں) کی کال نہ آ رہی ہوتی۔۔۔اس کا بازو چھوڑ کر باہر اگیا۔۔۔

"السلام علیکم آنٹی۔۔۔عاشر نے لہجہ نارمل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"واعلیکم سلام بیٹا۔۔۔ناعمہ بیگم نے پیار سے کہا۔۔۔حال احوال پوچھا اس کا اور بچوں کا۔۔۔عاشر ان کو نارملی سب کی خیریت بتاتا رہا۔۔۔

عاشر کو اندازہ تھا کسی ضروری بات کے لیے فون کیا ہو گا ورنہ نارملی کب وہ فون پر بات کرتیں تھیں اس سے۔۔۔

"بیٹا وہ اپ سے ضروری بات کرنی تھی کیا کروں بیٹی کی ماں ہوں ٹینشن تو ہوتی ہے نہ۔۔۔انہوں نے تمہید باندھی۔۔۔

جس پر عاشر نے کہا۔۔"جی آنٹی میں اپ کی فکر سمجھتا ہوں کہیں کیا کہنا چاہتیں ہیں آپ۔۔۔

عاشر کے لہجے میں ان کے لیے احترام تھا۔۔۔

"بیٹا ساہرا کا یہاں رہنا ٹھیک نہیں اب جب کہ۔۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ گئیں ان سے مکمل نہ ہو سکی تھی۔۔۔

"آنٹی میں خود ایا تھا امریکہ اسے لینے پر ساہرا کی ضد سے اپ واقف ہیں۔۔۔اب جب وہ خود کہے رہی ہے اسے پرواہ نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔میں نے تو تب بھی سب سچائی سے بتا دیا جب بابا سائیں کے دباؤ میں مجھے نکاح کرنا پڑا تھا۔۔۔میں رشتوں کے معاملے میں ہمیشہ فیئر رہا ہوں۔۔۔

عاشر کا لہجہ نارمل تھا کیونکہ وہ ساہرا کے ساتھ اپنے رشتے میں ہمیشہ فیئر رہا اس لیے کوئی گھبراہٹ نہ تھی اس کے انداز میں جبکہ اس کے بنسبت ناعمہ بیگم پر گھبراہٹ سوار تھی۔۔۔کیونکہ وہ جانتی تھیں ان کی بیٹی کی غلط ہے شوہر سے دور امریکا رہ کر باپ کا بزنس سنبھال رہی تھی۔۔۔ساہرا خود کم پاکستان جاتی اکثر عاشر ہی اس کے پاس اتا تھا امریکہ۔۔۔۔

"پر بیٹا اپ اس لڑکی کو چھوڑ دو یہاں سیٹل ہو جاؤنا۔۔۔ پاکستان میں کیا رکھا ہے ساہرا ضد نہیں چھوڑتی تو اپ ہی چھوڑ دیں۔۔۔ نائمہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"سوری آنٹی اب اپ غلط کہے رہیں ہیں۔۔۔ اگر مجھے سمجھانے کے بجائے اپنی بیٹی کو سمجھایا ہوتا تو یہ حالات نہ ہوتے۔۔۔ وہ میرے بچوں کی ماں نہیں بننا چاہتی تھی پر کتنی مشکلوں سے وہ مانی تھی یاد ہے وہ وقت اپ کو اس کی ابارشن کی ضد آپ شاید بھول گئیں ہیں پر مجھے اس وقت جو ہوا وہ یاد ہے۔۔۔ اس کی ضد مان کر امریکہ اسے ہمیشہ رہنے دوں اس شرط پر وہ مانی اور میں اج تک مرد ہو کر اپنی زبان پر قائم رہا کبھی نہیں کہا واپس آؤ پاکستاں۔۔۔ اج بھی دوسری بیوی کو لا کر پہلے اسے انفارم کیا تا کہ اسے کوئی شکایت نہ ہو۔۔۔ اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہوں میں اپ ہی بتائیں۔۔۔

عاشر کا لہجہ نارمل تھا اپنی بات کہتے ہوئے اس کی بات میں وزن تھا۔۔۔

نائمہ بیگم شدید شرمندگی سے دوچار ہوئی تھیں اس لمحے۔۔۔ جو عاشر کہے رہا تھا وہ سچ تھا اس میں ایک فیصد جھوٹ نہ تھا۔۔۔ وہ واقعی ایک اچھا شوہر اور اچھا باپ تھا۔۔۔ ساہرا نے جب بچوں کو چھوڑ دیا یہ کہے کر وہ ان کو اکیلے سنبھالنے میں لاچار ھے تب بھی بغیر کسی گلے شکوے کے بچے لا کر نوشابہ بھابھی کی گود میں ڈال دی ۓ تھے عاشر نے۔۔۔ ساہرا یا اس کے گھر والوں سے کوئی بھی حرفِ شکایت نہیں کی تھی عاشر نے۔۔۔ اس سے زیادہ اس کی اچھائی کا کیا ثبوت دیتا عاشر۔۔۔

"بیٹا ساہرا کی مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔ میں کیا کروں میں مجبور ماں ہوں۔۔۔ نائمہ بیگم کے لہجے میں نمی تھی ۔۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں آنٹی , وہ اپنی من مانی کر کے ہی خوش رہتی ہے۔۔۔ عاشر نے صاف لہجے میں کہا ۔۔۔

"عاشر بیٹا مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا یہ میری بیٹی کے ساتھ ظلم ہے۔۔۔ تم اس لڑکی کو شامل کر رہے ہو اپنی زندگی میں اسے بیوی کا مقام دینے لگے ہو۔۔۔ ناعمہ بیگم پہلے لفظوں میں دکھ تھا۔۔ جبکہ مریم کا نام لینے کے بجائے بار بار اس لڑکی کہنا عاشر کو غصہ دلا گیا۔۔۔

"آنٹی بس کریں وہ کوئی لڑکی نہیں میری بیوی مریم عاشر گیلانی ہے, آئندہ عزت سے اس کا نام لیں۔۔۔

اگر اتنا برا لگ رہا اپ کو ساہرا سے کہیں وہ یہاں اجائے میں کوشش کروں گا دونوں بیویوں کے حقوق پورے کر سکوں برابری سے۔۔۔ ایک اور بات اگر کبھی کسی بیوی کو چھوڑنے کی بات چل نکلی تو پھر وہ مریم عاشر گیلانی کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔

ناعمہ بیگم فون کو تکتی رہ گئیں جس سے اس نے عاشر کے آخری الفاظ سنے تھے۔۔۔۔

"ساہرا سدھر جاؤ اب بھی وقت ہے ورنہ تم سب کھو دو گی۔۔۔ تم عاشر کو کھو چکی ہو۔۔۔ عاشر ہمیشہ تمہیں رعایت دیتا رہا رشتوں کے معاملے میں, کوتاہی مجھ سے اور احسن سے ہو گئی ہے جو تمہاری پرورش سہی سے کر نہ سکے۔۔۔ تمہیں گھر بسانا نہ سکھا سکے۔۔۔ نا میں اچھی ماں بن سکیں ہوں نہ تم اچھی ماں ہو۔۔۔

وہ اپنا سر تھام چکی تھیں۔۔۔ ساری امیدیں ٹوٹ چکیں تھیں۔۔۔ اپنی بیٹی کا بکھرتا گھر صاف نظر ارہا تھا ایک ماں کو۔۔۔ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھیں جب تک ان کی بیٹی خود اپنا گھر نہیں بسانا چاہتی۔۔۔۔

@@@@@@@@@@@

میں بے وفا ہوں! مجھ کو گریبان سے پکڑ!

اور مجھ سے پوچھ، میں نے ترا غم کدھر کیا

ساہرا کتنے لمحے خود کو شیشے میں دیکھتی رہی۔۔۔ جس کا حسن بے مثال تھا۔۔۔ ذہانت ہو یا حسن سب میں کمال رکھتی تھی وہ۔۔۔۔

وہ جیتی جاگتی حسن کا کوئی شاہکار تھی۔۔۔پر اس وقت دکھ کی کوئی مورت لگ رہی تھی۔۔۔

"آئینہ تو بھی کہتا ہے کہ میں حسین ہوں یہ انکھیں یہ ہونٹ ان کا کٹاؤ یہ کھڑی ناک سرخ سفید رنگت نیلی انکھیں۔۔۔سماہر اربانی حسین ہے کوئی حور پری سی ہے۔۔۔۔ہے نا ایسا ہی نہ آئینہ۔۔۔اس نے خود کلامی کے انداز میں کہا خود سے۔۔۔ضبط سے انکھیں لال ہو رہیں تھیں, عجیب درد جاگا تھا اس کے اندر میں۔۔۔

"تو وہی دیکھ رہا ہے جو میں دکھا رہی ہوں, تم نے صرف میرا ظاہر دیکھا ہے اگر میرا اندر دیکھ لیا تو پتا چلے گے کتنا گندا اور غلیظ دل ہے میرا۔۔۔اس نے نفرت سے کہا خود سے۔۔۔

وہ یکایک خود کو کئیں تھپڑ مار گئی, خود کو مارتی ہی چلی گئی۔۔۔سفید چہرہ تھپڑوں سے لال ہو گیا تھا وحشت بھری تھی ان آنکھوں میں۔۔۔

اس وقت کوئی یقین نہیں کر سکتا اتنے بڑے بزنس امپائر کی مالک مسز سماہر اربانی گیلانی ہے وہ تو کوئی سائیکو سی عورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

"تم نہیں تو پھر کوئی نہیں, کوئی نہیں تو کوئی بھی نہیں کبھی بھی نہیں۔۔۔یہ ہجر تا عمر رہے گا میرے ساتھ میرے ساتھ۔۔سماہرا نے درد سے چور لہجے میں شدت سے ایک ایک لفظ پر زور دیتی خود سے بولی تھی۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا وہ درد کی انتہا پر ہے۔۔۔وہ درد سے چور لہجے میں کہتی زمیں پر گر گئی۔۔۔

جب بھی گزرے لمحے یاد اتے وہ ایسی ہی ہو جاتی تھی۔۔۔آج پھر اس پر وہی دورہ پڑ گیا تھا۔۔۔

وہ اور اس کا اللہ ہی صرف جانتا تھا اس کا درد۔۔۔باہر سامنے مضبوط بن کر رہنے والی اندر سے روز کئی بار وہ مرتی تھی۔۔۔کتنی بار خود کشی کی کوشش کرتی پھر رک جاتی۔۔۔پر اج تک وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔وہ بزدل تھی ڈرتی تھی اس لیے چپ تھی اعتراف کرنے سے ڈرتی تھی۔۔۔جانے کب تک ایسی کیفیت میں اسے رہنا تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

@@@@@@@@@

رات کے بارہ بج چکے تھے اب تک مریم نہ آئی تھی اس کے کمرے میں۔۔۔جبکہ کل,اج صبح اسے واضع لفظوں میں بتا چکا تھا۔۔اج رات اسے اس کے کمرے میں ہونا ہے۔۔۔وہ اس کا انتظار کافی دیر سے کر رہا تھا۔۔

"بہت سمجھا کر دیکھ لیا بیوی,عزت کی زبان تمہیں سمجھ نہیں اتی اب جو ہو گا عملی کاروائی سے ہو گا۔۔۔وہ غصے سے کہتا اس کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔

جیسا اس نے سوچا تھا بلکل وہی ہوا اس کا کمرہ لاک تھا۔۔

اس نے چابی سے لاک کھولا۔۔"شکر ہے کنڈی لگانا بھول گئی۔۔۔عاشر نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔

وہ بیڈ پر مزے سے سو رہی تھی۔۔۔

"میری نیندیں حرام کر کے خود مزے کی نیند سو رہی ہو بیوی۔۔اس کے بال بکھرے اس کے چہرے پر جسے ہٹاتا اس کے ماتھے کو چوما اس نے۔۔کسی کا لمس محسوس کرتی اس نے انکھیں کھولیں عاشر کو دیکھ کر خود پر جھکا ڈر گئی تھی وہ۔۔۔

"دروازہ لاک تھا۔۔اپ یہاں کیسے۔۔۔مریم نے گھبرا کر کہا۔۔۔

"چابی سے بیوی اور کیسے۔۔۔عاشر نے شوخ لہجے میں کہا۔۔اس کی طرف دوبارہ جھکا تھا وہ۔۔

"چھوڑو مجھے یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔

اس نے اپنا پورا زور لگاتے ہوئے عاشر کو پیچھے دھکا دیتے ہوئے کہا جس نے مسکرا کر اسکی کی طرف دیکھا۔۔۔

"بیوی ہو تم میری اپنا حق وصول کر رہا ہوں اور کیا۔۔۔عاشر کی نظروں سے اسے اندازہ ہو گیا تھا اس کے ارادوں کا۔۔۔

یہ کہتے ہی اسنے مریم کو بازو سے پکڑ کر خود کے قریب کیا اور اس کی گردن سے دوپٹہ پیچھے کرتے وہاں جھک گیا۔۔۔

عاشر کی گرم سانسیں اس کی گردن کو جھلسا رہی تھیں اسکا شوہر اس کی گردن پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا وہ مسلسل اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔وہ کپکپا اٹھی تھی ہلکی ہلکی مزاحمت کرنے لگی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عاشر خود ہی پیچھے ہٹ گیا تھا اسے اپنی گردن پر جلن کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید اس سے دور ہوتی اس نے مریم کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور اسے اس کے روم سے باہر لے آیا۔۔

"وہ اسکے سینے پر اپنے ہاتھوں سے مکے مارنے لگی اور خود کو آزاد کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن اس جیسے ہٹے کٹے انسان کے سامنے وہ کیا چیز تھی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے کمرے کا دروازہ اپنے پیر سے بند کیا اور اپنی بیوی کو بیڈ پر لا کر پھینکا

۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھ کر دروازے کی طرف جانے لگی تو اس نے اسے بالوں سے پکڑ کر دوبارہ بیڈ پر پھینکا تھا۔۔

"اس سے زیادہ نخرے برداشت نہیں کروں گا۔۔ بہت برا پیش آؤں گا مریم اب اگر تم نے مجھے روکنے کی کوشش کی۔۔۔اس کا جارحیت بھرا انداز اسے اندر ہی اندر سہما رہا تھا۔اس کے رکے ہوئے آنسو بہے نکلے تھے۔۔۔

اس نے غصے سے مریم کو دیکھتے ہوئے کہا جو تھوڑا سہم گئی تھی۔۔۔

اس کے آنسوؤں پر عاشر کو تپ ہی چڑھ گئی اس لیے دوبارہ روکھے لہجے میں بولا۔۔

"نکاح کے بغیر تو میں تمہیں ہاتھ نہیں لگا رہا جو ایسے بیہیو کر رہی ہو اگر نکاح کے بغیر کر رہا ہوتا تو پھر مجھے تمہارے ان آنسو کی سمجھ بھی آتی لیکن اب ان موتیوں کو ضائع کرنے کا فائدہ۔۔۔میں اپنا جائز حق وصول کر رہا ہوں۔۔۔اب زبردستی بھی کی تو کوئی شرمندگی نہ ہو گی مجھے کیونکہ عزت سے بہت بار اپنا جائز حق مانگ کر دیکھ لیا ہے تمہارے نخرے کسی صورت ختم نہیں ہو رہے۔۔۔اب جتنی تم مزاحمت کرو گی اتنی شدت تم پر اتاروں گا۔۔۔میرا خیال ہے اب تم سمجھ گئی ہو گی میری اس بات کا مطلب۔۔۔

اس کے قریب بیٹھتے ہوئے وہ اپنے لبوں سے اس کے آنسو کو چنتے ہوئے خمار آلود لہجے میں کہا تھا عاشر نے ۔۔۔اس کے آخری لفظوں میں واضع وارننگ تھی۔۔۔

وہ اس وقت خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اس کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتی اس لیے اس نے خود کو اسکے حوالے کر دیا۔۔۔آنسو لبوں سے چن کر وہ اس کے ہونٹوں پر اپنی شدتیں لٹانے لگا مریم نے ذرہ بھی مزاحمت نہ کی تھی۔۔۔وہ تھک گئی تھی اس کے الزام سن کر وہ اپنے شوہرانہ حق وصول کرنا چاہ رہا تھا وہ چاہ کر بھی اس کو روک نہیں سکتی جب وہ اپنی کرنے پر آئے تو وہ کمزور عورت اس طاقتور مرد کے سامنے کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔

اس کی طرف سے خاموشی دیکھ کر عاشر مطمئن ہوا تھا۔۔۔اب کے وہ اسے بیڈ پر لٹا گیا۔۔۔اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

عاشر نے سائیڈ لیمپ بند کیا اور اپنی بیوی پر جھکتا چلا گیا جا بجا اس کے جسم پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا وہ نڈھال ہونے لگی تھی پر اس کی شدتوں میں کمی نہ آئی تھی۔۔۔اس نے خود کو عاشر کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا جو

پوری رات اس پر حق جتاتا رہا جبکہ مریم کے لیئے وہ زبردستی کا تعلق تھا جو وہ کر رہا تھا اس کے لیئے وہ محبت کا لمس نہ تھا کیونکہ اس کی رضا نہ تھی شامل اس میں۔۔۔

پوری رات وہ بے آواز روتی رہی تھی۔۔۔۔

"اب رونے کا پروگرام بند کرو تو کچھ دیر سکون سے سو سکیں۔۔۔ عاشر نے اتنا کہہ کر اسے خود پر گرا دیا

۔۔۔

وہ اس کی بانہوں میں سمٹ گئی۔۔۔ وہ اسے خود سے لگائے آنکھیں دوبارہ موند گیا۔۔۔

وہ کچھ دیر ہی رونے کا شغل برقرار رکھ سکی۔۔۔ جسم تھکن سے چور تھا وہ سونے کے لیئے اس سے جدا ہونا چاہا عاشر نے گرفت مضبوط کی تھکن سے چور وجود اتنی اس کی شدتیں برداشت کر چکا تھا زیادہ مزاحمت کے قابل نہ تھا اس لیئے اس کی بانہوں میں سو گئی۔۔۔

کچھ دیر میں جب اس کا وجود ڈھیلا پڑ گیا جس سے عاشر کو اندازہ ہوا وہ سو چکی ہے تو اس نے آنکھیں کھولیں

۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو کتنی دیر دیکھتا رہا۔۔۔

"کچھ باتیں کہی نہیں جاتی مریم انہیں محسوس کرنا پڑتا ہے۔۔۔ کاش تم مجھے محسوس کر سکتی پر تم اپنے دائرہ سے نکلنا نہیں چاہتی اس لیئے مجھے اس دائرے میں آنا پڑا زبردستی آئی ایم سوری فار دس۔۔۔

وہ اس کا ماتھا چومتا سو گیا۔۔۔

@@@@@@@@

اگلی صبح وہ اٹھی تو عاشر کو بستر پر نہ پا کر حیران سی ہوئی۔۔۔ دل ایک دم گھبرا گیا۔۔۔

اسے واشروم سے نکلتا دیکھ کر دل کو ڈھارس ملی۔۔۔عاشر کو دیکھ کر مریم نے شرم سے نظریں جھکالیں۔۔۔ دل کی کیفیت عجیب تر ہو رہی تھی۔۔۔

اس کی شرم سے جھکی نظریں عاشر کو سرشار کر دیا تھا۔۔۔

"اب ذرہ کپڑے نکال دو بیوی ورنہ اسی طرح نظریں جھکی رہیں تو گرنے کے اثار ہیں تمہارے۔۔۔عاشر نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

وہ اس کے ڈھیٹ پن پر حیران ہوئی کل رات کے روی ئے پر وہ ذرہ شرمندہ نہ تھا۔۔۔بلکہ عاشر اج پہلے سے زیادہ فریش لگا مریم کو۔۔۔

"اب اٹھو بھی۔۔۔عاشر نے ایک بار پھر کہا۔۔۔

وہ اس کے حکم پر اٹھی اور کپڑے نکال دی ئے اس کے۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی اب کس طرح اس کمرے سے اس کمرے میں جائے اور فریش ہو سکے۔۔۔

اسی وقت عاشر الماری کا دوسرا پٹ کھولا اور ایک ڈریس اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

"یہ لو کپڑے اور فریش اپ ہو جاؤ اماں جان یاد کر رہی ہونگی تمہیں۔۔۔

وہ حیران ہی ہوئی اس کی بات پر وہ اس کی مشکل کیسے سمجھ گیا۔۔۔

"یہ کپڑے۔۔۔اگے لفظ کہے نہ سکی۔۔۔

مریم نے اس کمرے سے اپنے سب کپڑے لے لی ئے تھے اسے لگا یہ سماہرا کے نہ ہوں۔۔۔پر عاشر کو کہتے ہوئے جانے کیوں اس کی زبان لڑکھڑائی تھی اور زبان نے ساتھ نہ دیا اور کچھ کہنے سے۔۔۔

"بے فکر ہو جاؤ کسی کی اترن نہیں تمہارے لی ئے ن ئے لایا ہوں تسلی نہ ہو تو ٹیگ دیکھ لو۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔

"پر شوہر تو کسی کی اترن ہی ملا ہے اس کا کیا کروں۔۔۔ مریم کے منہ سے بے ساختہ نکلا اسی لمحے اپنے سر پر چماٹ ماری اپنی بیوقوفی سے کہی بات پر۔۔۔

پر عاشر سے یہ طنز برداشت نہیں ہوا ایک دم اس کا منہ دبوچا اور غصے سے کہا۔۔۔

"تم لائق ہی نہیں کسی عزت کے میں ہی بے وقوف تھا جو بیوی کا مقام دے بیٹھا تمہیں۔۔۔

"سوری غلطی سےےےے زبان پھسل گئی۔۔۔ مریم نے اس کے غصے کو دیکھا تو کانپ اٹھی کانپتے لہجے میں چند لفظ ہی بمشکل کہے سکی تھی۔۔۔ چہرے پر اس کی گرفت مضبوط تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ بے بسی سے انکھیں نم ہونا شروع ہو گئیں تھیں چند آنسو ہی نکلے تھے عاشر نے اپنی گرفت ڈھیلی کی وہ خود کو چھڑاتی دور ہوئی۔۔۔

"آئندہ زبان سنبھال کر بات کرنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔۔۔

وہ لمبی سانس لینے لگی پر درد شدید محسوس ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ اگر تھوڑی دیر اور وہ اس طرح کرتا تو اس کا جبڑا ہی ٹوٹ جاتا۔۔

"ایک اور بات۔۔۔ وہ جاتے جاتے پلٹا ڈر کے مارے الماری سے لگ گئی مریم۔۔۔

"جی۔۔۔جی۔۔۔جی۔۔۔اس نے کہے کر نظرین جھکا لیں۔۔۔ مریم پر گھبراہٹ سوار تھی۔۔۔

"اگر تمہیں ایسا لگتا ہے کہ تم اپنے طنز بھرے جملوں سے مجھے میرے ارادوں سے روک سکتی ہو تو یہ تمھاری بہت بڑی غلط فہمی ہے۔۔۔ آج کے بعد ہر رات تم یہیں رہو گی میرے ساتھ میرے پاس اس کمرے میں ۔۔۔۔ کوشش کرنا دوبارہ کہنے کی نوبت نہ آئے۔۔۔

"ایم آئے کلیئر ٹو یو۔۔۔ یہ آخری لفظ اس نے سرد لہجے میں کہے مریم کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑی تھی اس کے لہجے پر۔۔۔

"جی جی جی۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔۔ مریم نے کہا گھبرائے لہجے میں۔۔

مریم جلدی سے کپڑے لے کر واشروم کی طرف دوڑی اور عاشر کپڑے چینج کرنے لگ گیا۔۔۔

@@@@@@@

"سماہرا یہ ٹھیک نہیں کر رہی تم۔۔۔ سماہرا موبائل یوز کر رہی تھی اسی وقت اس کی ماں اس کے روبرو بیٹھی تھی۔۔۔

"اب کچھ ٹھیک بھی نہیں ہو سکتا جانتی ہوں۔۔۔ سماہرا نے سہولت سے کہا۔۔۔

وہ حیران ہو رہی تھیں اپنی بیٹی کی ڈھٹائی پر۔۔۔

"تم واپس پاکستان جا رہی ہو عاشر کے پاس۔۔۔ انہوں نے حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔

"سوری مام اٹز امپاسیبل۔۔۔ سماہرا نے پہلو بدل کر کہا۔۔۔

"کیوں اپنا گھر تباہ کر رہی ہو۔۔۔ اس کی ماں نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر پٹخا اور کہا۔۔۔

"جو کبھی بنا ہی نہیں وہ تباہ کیا ہو گا۔۔۔ اس نے کاندھے اچکائے۔۔۔

اسی وقت احسن صاحب آئے اور بولے۔۔۔

"میں نے تمہاری سیٹ کنفرم کروا دی دہے, تم واپس جا رہی ہو۔۔۔۔

ان کے لہجے میں رعب تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے سماہرا کی چلتی زبان رکی لمحے بھر کو۔۔۔

"پاپا یہ اپ کہے رہے ہیں۔۔۔ وہ شاک کی کیفیت میں بولی تھی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ اٹز مائے آرڈر اب جاؤ اپنا گھر بساؤ۔۔۔ انہوں نے اس کی ٹکٹس رکھی میز پر اور کہا۔۔۔

"کل کی ٹکٹس ہیں اپ جا رہی ہیں اپنے گھر۔۔۔ ایک اور حکم انہوں نے جاری کیا۔۔۔

"اوکے فائن چلی جاؤں گی۔۔۔ بس خوش۔۔۔ غصے سے ٹکٹس لیتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

کچھ دیر کے بعد چیزوں کو پھینکنے کی آوازیں ارہیں تھیں۔۔۔دونوں بے بسی سے اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھنے لگے۔۔۔

@@@@@@@

اگلی صبح وہ بغیر ملے نکل آئی ایئرپوٹ کے لی ئے۔۔۔وہ دونوں کھڑے دیکھتے رہے۔۔۔

سماہرا جس کا چہرہ لال ہورہا انکھیں سوجی ہوئیں تھیں۔۔۔چہرہ اور آنکھیں شدت سے گواہی دے رہے تھے کہ کل رات اس نے روکر گزاری ہے۔۔ماں باپ کا دل دکھ سے بھر گیا تھا اکلوتی بیٹی کی اس حالت پر۔۔۔ وہ دونوں بھی کیا کرتے تھے مجبور تھے۔۔۔بے بسی سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگے رہا نہ گیا تو دونوں دوسری گاڑی میں اس کے پیچھے ایئرپوٹ گ ئے۔۔۔

سماہرا بھی ایک ضدی لڑکی تھی اس نے ٹھان لیا تھا کہ ان دونوں سے نہیں ملنا تو نہیں ملنا ایئرپورٹ پر بھی ان دونوں کو اگنور کرتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔ماں اور باپ دونوں کی انکھیں نم تھیں۔۔۔

"پلیز احسن اس سے بات کریں کیا چاہتی ہے وہ۔۔۔اکلوتی اولاد کی یہ حالت مجھ سے برداشت نہیں۔۔۔میں پوچھ پوچھ کر تھک گئی ہو اس سے,وہ کچھ نہیں کہتی , آپ سے تو وہ بہت قریب ہے نہ اس سے پوچھیں کیا بات ہے جو اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی ہے۔۔۔پانچ سال پہلے کیسی خوش مزاج تھی اب دیکھو کیسی ہو گئی۔۔۔اس کی جاندار ہنسی اب کھو گئی ہے آپ کو ایسا نہیں لگتا۔۔۔کوئی درد کرب اسے اندر اندر کھا رہا ہے احسن کچھ کریں۔۔۔وہ بے بسی سے روپڑیں۔۔۔ان کے لہجے میں دکھ کی انتہا تھی۔۔۔وہ کیسے بے خبر رہ سکتی تھیں اپنے بیٹی سے ,اس کی بے حال کیفیت سے۔۔۔

"اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔یہ سب اس نے خود کیا ہے خود کے ساتھ۔۔۔احسن صاحب نے یاسیت سے کہا۔۔۔

"کیا کہے رہو کیا کیا ہے اس نے اپنے ساتھ۔۔انہوں نے حیرت سے پوچھا۔۔

"چلو یہ باتیں یہاں کرنے کی نہیں, گھر چلو۔۔۔احسن صاحب نے سنبھل کر بات بدلی اور اپنی بیوی کو چلنے کو کہا۔۔۔

اپنی بیوی کا ہاتھ تھام کر وہ ایئر پوٹ سے نکل آئے تھے۔۔۔

@@@@@@@

وہ بلیک گلاسس لگائے پلین کی سیٹ سے سر ٹکا دیا۔۔۔اچانک اس کا ذہن پیچھے کی طرف چلا گیا۔۔۔

"اف سماہرا۔۔۔خود کو دیکھو اور عاشر کو دیکھو۔۔آئے تھنک تمہاری قریب کی نظر واقعی خراب ہے۔۔۔وہ کلب میں پارٹی میں آئی ہوئی تھی۔۔۔اس کی دوست زویا نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"کیا مطلب تمہاری اس بات کا۔۔۔سماہرا کے ساتھ جینی نے بھی حیرت کا اظہار کیا اس کمنٹس پر۔۔۔

"کتنا ہینڈسم جینئس ویل مینرڈ تمہارا کزن زیان عالم چھوڑ کر تم نے عاشر کو پسند کیا تو صاف مطلب تمہاری قریب کی نظر پر ڈاؤٹ تو ہو گا یار۔۔۔زویا نے کاندھے اچکا کر آخری لفظ کہے۔۔۔

"کیوں عاشر ہینڈسم اور جینئس نہیں کیا۔۔۔مجھے تو تمہاری نظر پر ڈاؤٹ ہے زویا۔۔۔سماہرا نے پوچھنے کے ساتھ اس پر بھی تبصرہ کیا۔۔۔

"اب ایسی بھی بات نہیں, نو ڈاؤٹ عاشر ہینڈسم اور جینئس ہے پر جو بات زیان عالم کی ہے وہ عاشر میں نہیں ۔۔۔آئے تھنک زیان از بیسٹ چوائس فار یو۔۔۔اس میں کافی ایکسٹرا کوالیٹیز ہیں عاشر سے زیادہ۔۔۔تم غور کرتیں تو پتا چلتا زیان چاہے جانے قابل ہے۔۔۔۔زویا کی بات پر حیران ہوتی سماہرا نے کہا۔۔۔

"کین یو ایکسپلین یور ویو۔۔۔سماہرا نے اس سے تفصیل مانگی اس کے کمنٹ کی۔۔۔

"یسسس ڈیئر آئے کین ایکسپلین ٹو یو۔۔۔زویا نے مزے سے کہا۔۔۔

کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد بولی۔۔۔

"عاشر ہینڈ سم ضرور ہے پر ساتھ ساتھ اسے خود کو ویسا دکھانے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں اس کا ڈریسنگ سینس بھی کچھ خاص نہیں ,روڈ ہے , ایروگینٹ ہے تمیز نہیں غصہ میں رہتا ہے ہر وقت ,صرف انٹیلیجنٹ اور ہینڈ سم ہے اور کوئی خاص اس میں خوبی نہیں ہے نہ کسی کی مدد کرتا ہے اپنے اپ میں مگن ہی رہتا ہے۔۔۔نہ اس کے لہجے میں کوئی محبت یا لگاؤ نہیں دکھتا تمہارے لیے جبکہ اس کی بنسبت زیان ہینڈ سم انٹیلیجنٹ لوونگ کیئرنگ اور تو اور اس کا ڈریسنگ سینس تو مائنڈ بلوئنگ ہے۔۔۔زیان کا کبھی بولنے کا انداز محسوس کیا ہے کتنا نرم دھیمہ لہجہ ہے اس کا۔۔۔وہ ایک ایسا مرد ہے جس کا ساتھ کسی بھی عورت کو مغرور کر دے رکھ رکھاؤ بہت ہے اس میں۔۔۔اب سمجھی۔۔۔

زویا بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔ساہرا تو شاک ہی ہو گئی اس کی بات پر کیونکہ جتنا کچھ اس نے کمپیئر کیا ان دونوں کو بلکل سہی کیا۔۔۔

"کم آن ساہرا سی دہ ڈفرینس لک۔۔۔زویا نے اسے متوجہ کیا۔۔۔

سامنے عاشر اور زیان ساتھ ارہے تھے کلب کے اندر۔۔۔عاشر بلیک شرٹ پر بلیو جینز پہنی ہوئی تھی اس کے بال سفید پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے جسے ہاتھوں سے سوارا تھا اس نے۔۔۔وہ ہینڈ سم ضرور لگ رہا تھا پر شکن زدہ شرٹ اسے ویل ڈریسڈ نہیں دکھا رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف زیان بلیک شرٹ بغیر کسی شکن کے پر وائیٹ پینٹ پہنے کلین شیو جیل سے بالوں کو سیٹ کیا ہوا ویل ڈریس لگا ساہرا کو اور بہت زیادہ ہنڈسم بھی۔۔۔

وہ نرم لہجے میں بات کرتا سب سے مل رہا تھا جبکہ عاشر سیدھا ساہرا کے پاس ایا ایک ادھ بندے کو ہائے کرتا اس سے ملا تھا۔۔۔

جانے کیوں ساہرا مسلسل زیان کو فوکس کی ئے ہوئے تھی دل عجیب لو پر دھڑ کا تھا۔۔۔
پھر واپسی میں بھی مسلسل وہ دونوں کا کمپیئر یشن کرتی رہی۔۔۔
کلب میں زیان کی ٹکر ہوئی کسی ادمی سے ڈرنک نے اس کے کپڑوں کو خراب کیا پر زیان نے ذرہ بھی برا نہ منایا اور اس کی معافی نرم مسکراہٹ کے ساتھ ایکسیپٹ کرتا سامنے والے کی شرمندگی کم کرنے لگا۔۔۔اور ریلکس سا نیپکن سے صاف کرتا شرٹ اپنے دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں لگ گیا۔۔۔ ساہرا حیران تھی اس کے نارمل ریکشن پر۔۔۔
جبکہ اسی لمحے ساہرا کو پندرہ دن پہلے عاشر کی یونی میں لڑکی سے ٹکر ہوئی تھی کینٹین میں یاد آئی۔۔۔ جس کے ہاتھ میں کافی تھی جس کے چند چھینٹے لگے تھے عاشر کو, جس پر عاشر نے اسے اتنی باتیں سنائیں کہ وہ لڑکی بری طرح رو پڑی پر اس نے اس کی معافی ایکسیپٹ نہ کی تھی۔۔۔ پورا دن عاشر کا موڈ خراب رہا ساہرا سے بھی ٹھیک سے بات نہ کر رہا تھا اس دن۔۔۔
شدت سے افسوس ہوا ساہرا کو اس لمحے۔۔۔
"کاش زویا تم نے مجھے اس احساس سے روشناس نہ کروایا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔ پھر پتا ہی نہیں چلا کب عاشر کی جگہ زیان نے لے لی اور تباہی کی طرف چلتی چلی گئ میں۔۔۔
اس نے انسو پونچھے اپنے۔۔۔
"عاشر تو صرف میری پسند تھا اس لی ئے کسی کے ذرہ سے احساس دلانے پر اس کی جگہ بدل گئ جبکہ زیان تو میری محبت بن گیا کب پتا ہی نہیں چلا میں تو اس کا بت بنا کر اس کی سر تپش کرنے لگی۔۔۔۔ کیوں کیا میں نے ایسا بہت غلط کیا میں نے خود کے ساتھ۔۔۔

وہ ایک بار پھر شدت سے روتی رہی۔۔۔ خود پر ماتم کرتی رہ گئی۔۔۔ پلین اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا

ساہر ادرد کی انتہا پر تھی۔۔۔

@@@@@@@@@

وہ سیدھا اماں جی کے پاس آئی۔۔۔ ان کے کام نمٹانے لگی۔۔۔ اج احمر بھائی کے بجائے عاشر نے بلایا تھا اسے

ڈائینگ پر۔۔۔

وہ اس کے ساتھ اکر بیٹھ گئی۔۔۔ عائشہ نے اس کے نکھرے چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔ ملن کی سرخی واضع

تھی اس کے چہرے پر۔۔۔ عائشہ کلس کر رہ گئی اس کو دیکھ کر۔۔۔

"بچوں کا ٹیچر چھٹی پر ہے مریم تم پڑھا دینا تینوں کو۔۔۔ عائشہ نے سنبھل کر حکمیہ لہجے میں کہا مریم کو۔۔۔

"عاشر تم کو اعتراض تو نہیں۔۔۔ سوری میرے بھائی تم سے پوچھنا بھول گئی۔۔۔ اب کے عائشہ نے عاشر کو

بھی گھسیٹا اس میں۔۔۔

"مریم کو اعتراض نہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں آپی۔۔۔ عاشر نے سھولت سے کہا۔۔۔

عائشہ کو لگا کے اس کے پوچھنے کی دیر ہے عاشر جھٹ سے ہاں کہے دے گا پر اس نے تو سارا معاملہ مریم پر

چھوڑ دیا۔۔۔ مریم کو اتنی اہمیت دینے پر عائشہ زہر کا گھونٹ بھر کر چپ ہو گئی۔۔۔ کیونکہ اب فیصلے کا اختیار

مریم کے پاس تھا۔۔۔ عائشہ نے دانت پیسے غصے سے۔۔۔

"مجھے کوئی پرابلم نہیں اپی میں پڑھا دوں گی۔۔۔ مریم نے ارام سے کہے کر ناشتہ کرنے لگ گئی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔ عائشہ نے جلے دل سے کہا۔۔۔

نوشابہ حیران ہوئی عائشہ کے اس انداز پر۔۔۔ عائشہ اور اسے تھینکس کہے رہی تھی جس سے وہ دنیا میں سب

سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔۔ کچھ عجیب لگا تھا نوشابہ کو۔۔۔

وہ خاموشی سے امان جی کے کام نمٹا رہی تھی۔۔۔ جانے کیوں دل اداس تھا۔۔۔ شاید عاشر کا یوں اپنا حق جتانا پھر اس پر عائشہ کی کہی باتیں۔۔۔

دل کی کیفیت عجیب تر ہو رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ اماں جی نے اس کا چہرہ تھام کر پوچھا۔۔۔ ان کے لفظ ٹوٹے پھوٹے سے تھے۔۔

"امان جی مت کریں مجھ سے اتنا پیار مت کریں میری پرواہ, میں اس لائق نہیں۔۔۔

وہ خود اذیتی کا شکار تھی۔۔۔ جب سے اسے پتا چلا تھا سہارا ارہی ہے یہ درد بھی اسے دینے والی عائشہ ربانی تھی

۔۔۔

"ایسے ے ے نہ کہو و و۔۔۔ امان جی اس کی پیشانی چوم کر کہا۔۔۔

"میں اپ کے چھوٹے بیٹے کے قاتل کی بہن ہوں۔۔۔ سب کی طرح اپ بھی مجھ سے نفرت کریں۔۔۔

مریم نے ان کو حیران کرنا چاہا پر سہی معنی میں حیران تو مریم ہوئی تھی ان کے اگلے لفظوں پر۔۔۔

"جانتی ہوں۔۔۔ دقت سے ہی وہ کہے پائیں۔۔۔

"امان جی پھر بھی اپ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں, میں تو اپ کی ممتا کی گنہیگار ہوں۔۔۔ اس نے شاک لہجے میں کہا۔۔۔

"گنہیگار ہمممم ہیں تمہارے, تم معاف کر دو ہمیں ں ننن۔۔۔ انہوں نے ہاتھ جوڑے تھے اس کے سامنے اور ٹوٹے لفظوں میں اپنی بات کہی۔۔۔

"امان جی۔۔۔ اس کے منہ سے چند لفظ نکلے اور امان جی نے اسے خود سے لگا لیا۔۔۔

وہ ان کے سینے سے لگ کر اپنا غم ہلکہ کرنے لگی تھی۔۔۔ وہ اسے پیار کرتی رہیں۔۔۔

@@@@@@@@@

"ریڈی ہو جاؤ۔۔۔عاشر نے مریم سے کہا جو ابھی بچوں کو پڑھا کر فری ہوئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔مریم نے پوچھا۔۔۔تھکن سے بدن چور تھا۔۔۔اعصاب تھکن کا شکار تھے۔۔۔دل چاہا پوچھ لے کمرے میں رہنا ہے یا چلی جائے کیونکہ اس کی من پسند بیوی جو آ رہی تھی۔۔۔عاشر نے تو صبح ہی اس کا سامان یہاں سیٹ کروا دیا تھا۔۔۔دوپہر تک عائشہ ربانی کی کہی بات نے اس کی ساری خوشفہمیاں دور کر دی تھیں۔۔۔

"کچھ اچھا پہن لو باہر چلنا ہے۔۔۔عاشر نے سکون سے کہا اسے والہانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔

"کیا مجھی اتنی اجازت ہے اس قید سے نکل کر باہر کی دنیا دیکھ سکوں۔۔۔پہلے اپنے باباسائیں سے پوچھ تو لیں ۔۔۔مریم نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔مریم کلس کر رہ گئی تھی ان نظروں سے۔۔۔

"جب بھی بولنا کچھ طنز بھرا ہی بولنا۔۔۔ان ہونٹوں سے کوئی خوبصورت بات سننے کا متمنی ہو کر شاید اس دنیا سے ہی چلا جاؤں پر مت پوری کرنا میری یہ خواہش۔۔۔اس کے گلابی ہونٹوں پر اپنی انگلی پھیر کر کہا تھا عاشر نے۔۔

"یہ حسرت شاید آپ کی حسرت ہی رہے گی۔۔۔مریم نے دانت پیس کر کہا۔۔۔اس کو ناگوار گذرا تھا عاشر کا یوں اپنے ہونٹوں کو چھونا۔۔۔اصل غصہ ساہرا کے انے کا تھا جس کا عاشر اسے بتا نہیں رہا وہ بھی کسی اور سے جاننا اذیت ناک تھا۔۔۔

"کاش عاشر تم خود بتا دو اس کے انے کا دل کو تکلیف ذرہ کم ہوتی۔۔۔مریم نے دل ہی دل میں سوچا اور مرد کی بے حسی پر کلس کر رہ گئی۔۔۔

"سوتن کا دکھ اللہ نے عورت کے حصے میں کیوں رکھا ہے مرد کے حصے میں کیوں نہیں۔۔۔مریم نے کلس کر سوچا۔۔۔

کاش اس کو کوئی سمجھاتا اللہ نے مرد اور عورت کی تفریق رکھی ہی اپنی اپنی جگہ جیسے عورت کے پاؤں کے نیچے جنت جس سے مرد محروم ہے۔۔۔

پر اگلا لمحہ قیامت بن کر گذرا اس پر وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکتا چلا گیا۔۔۔وہ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی وہ اور شدت سے اس کے ہونٹوں کو جکڑ گیا۔۔۔

مریم حیران پریشان ہو گئی اس کے اس انداز پر اس نے مذاحمت چھوڑی تو عاشر کو اس پر رحم اگیا اور نرمی سے اس کے ہونٹوں کو ازاد کر گیا۔۔

"مجھے حسرتیں پالنے کا شوق نہیں تمہارے ہونٹوں پر اتنے پھول کھلا دوں گا کہ میرے نام کے میرے لئے صرف پھول ہی پھول نکلیں گے۔۔۔کیا خیال ہے تمہارا بیوی۔۔۔عاشر نے محبت سے چور لہجے میں کہا وہ نظریں جھکا گئی ایک لفظ بھی کہنے کی اس سے ، نہیں غلطی کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ اسے سہی معنی میں لاجواب کر چکا تھا۔۔۔

"چلو جلدی کرو۔۔۔عاشر نے خود ہی ڈریس نکال کر دیا جسے تھام کر وہ واشروم کی طرف بڑھی۔۔۔اندر ہی اندر فکر مند تھی وہ اسے کہاں لے کر جا رہا ہے۔۔۔

@@@@@@@@@@

سانس لینے دو مجھے

ان کھلی فضاؤں میں

مجھے احساس تو کر لینے دو

میں بھی زندہ ہوں

وہ گاڑی میں بیٹھی تھی اگے عاشر کے ساتھ۔۔اے سی فل ان تھا پر جانے کیوں تازی ہوا کھانے کا شوق جاگا اس کے اندر۔۔اس نے بغیر عاشر سے پوچھے بٹن دبا کر شیشا نیچے کر دیا پورے کا پورے۔۔۔

وہ تازی ہوا اپنے اندر اتارنے لگی۔۔۔عاشر نے اے سی اف کر دیا بغیر اس پر کچھ جتائے۔۔۔کچھ دیر تازی ہوا لینے کے بعد باہر کی روشنیوں کو دیکھنے لگی شام ڈھل چکی تھی رات کا کالا سایہ چار سوں پھیلنے لگا تو شہر کو مصنوعی روشنیوں نے منور کرنا شروع کر دیا۔۔وہ اتنے میں ہی خوش ہو گئی تھی۔۔۔اور عاشر اس کو خوش دیکھ کر خود خوش ہو گیا تھا۔۔۔

"کتنی معصوم اور سادہ ہو تم مریم چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہو جاتی ہو۔۔۔عاشر نے سوچا اس کے چہرے کو دیکھ کر۔۔

وہ اس کی کیفیت اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔۔آزادی ایک نعمت تھی جس کا حق ہر انسان کو تھا۔اج کتنے دنوں بعد وہ ازاد ہوئی تھی اس قید سے۔۔۔عاشر کو اچھی طرح احساس تھا اس کے احساسات کا۔۔

اسی لمحے اس کے کانوں میں اپنے بھائی کے کہے لفظوں کی بازگشت ہوئی۔۔۔

"عاشر میرے بھائی واپس اجاؤ اسے تمہاری ضرورت ہے اس گھٹن زدہ ماحول میں وہ مر ہی نہ جائے,اگر ذرہ سی انسانیت تمہارے اندر باقی ہے واپس آؤ اور اس لڑکی کو بچا لو جو بے گناہ ہو کر اتنی تکلیف برداش کر رہی ہے۔۔اسے کچھ ہو گیا تو نا تم خود کو معاف کر پاؤ گے اور نا میں کیونکہ ہم سب اس کے گنہیگار ہیں۔۔اسے اس کا جائز مقام دو جائز خوشیاں دو یا پھر آزاد کر دو اس گھٹن زدہ بندھن سے۔۔۔کچھ تو کرو میرے بھائی

۔۔۔۔

کتنی التجا تھی اس کے بڑے بھائی کے لفظوں میں۔۔۔۔

عاشر تڑپ ہی اٹھا اپنے بڑے بھائی کی آخری بات پر۔۔۔ وہ امریکہ میں سماہرا کو سمجھانے گیا تھا ان حالات کے متعلق وہ کہاں جانتا تھا حالات تو یہاں بھی بگڑ گ ئے ہیں۔۔۔

وہ خود اندر سے ٹوٹا بکھرا شخص تھا جو بظاہر خود کو مضبوط کر کے چل رہا تھا۔۔۔ خود پر غصے کا کھول چڑھائے خود کو مضبوط ظاہر کر رہا تھا ورنہ سماہرا نے اسے بری طرح توڑ دیا تھا نا خود خوش رہتی نا اسے رہنے دیتی۔۔۔ وہ پوچھ پوچھ کر تھک جاتا اس کے اس روی ئے کی وجہ اس کی چپ نہ ٹوٹتی۔۔۔

"بس بھائی میں ارہا ہوں واپس پاکستان سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔ عاشر نے عزم سے کہا۔۔۔

"ہممم جلد سے جلد آؤ, سماہرا سے زیادہ مریم بہن کو تمہاری ضرورت ہے۔۔۔ احمر بھائی نے اس سے کہا

۔۔۔

احمر ایک اچھا بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ اچھا بھائی بھی تھا وہ اسے اصل حالات سے واقف نہ کر سکا صرف دبے لفظوں میں بتایا تھا یہاں کے حالات کا۔۔۔

@@@@@@@

"کیسی ہو مریم میری بہن, کہیں اج قیامت کا دن تو نہیں جو اللہ نے یہ ہجر ختم کر دیا جو ہمارے بیچ اگیا تھا۔۔۔ مجھے میری پیاری بہن سے ملا دیا میری عزیم بہن سے مجھے ایک بار پھر زندہ کر دیا۔۔۔ ارسلان خود سے لگائے مریم کو کہے رہا تھا ہر انکھ نم تھی ملن کے اس منظر کو دیکھ کر اور مریم تو ساکت تھی بسس۔۔۔ زرش اور اس کا بیٹا بھی یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی عاشر اسے یہاں لایا تھا اس کے بھائی سے ملانے ۔۔۔ اتنی زیادہ رحم کی امید تو وہ کبھی نہیں لگا سکتی تھی ان گیلا نیز سے۔۔۔

اپنے گھر کی دہلیز پر اپنے بھائی کو رو برو دیکھنا وہ بھی آزاد اس خوبصورت منظر سے بھی بھلا کوئی منظر ہو گا حسین مریم کے لیئے۔۔۔۔ عاشر دروازے سے ہی واپس پلٹ گیا۔۔۔ دونوں بھائی بہن کو کہاں احساس رہا تھا کسی تیسرے کے جانے کا یا کسی کے آس پاس ہونے کا۔۔۔۔

"کیسی ہو میری بہن کیا حال ہیں تمہارے کیا کیا پوچھوں تم سے کیسا تھا ان لوگوں کا رویہ اور اج کیسے انے دیا ان لوگوں نے۔۔۔۔ ارسلان نے ایک بار پھر پوچھا۔۔۔ وہ اپنی بہن کو چھو کر تسلی کر رہا تھا اپنی۔۔۔ مریم تو اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جس کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا تھا ان غموں نے۔۔۔

کیا حال سنائیں دُنیا کا...

کیا بات بتائیں لوگوں کی۔۔۔۔

دنیا کے ہزاروں موسم ہیں

لاکھوں ہیں ادائیں لوگوں کی!!

کچھ لوگ کہانی ہوتے ہیں،

دنیا کو سنانے کے قابل۔۔۔۔

کچھ لوگ نشانی ہوتے ہیں،

بس دل میں چھپانے کے قابل۔۔۔۔

کچھ لوگ گزرتے لمحے ہیں،

اک بار گئے تو آتے نہیں۔۔۔۔

ہم لاکھ بلانا بھی چاہیں،

پرچھائی بھی انکی پاتے نہیں۔۔

کچھ لوگ خیالوں کے اندر،
جذبوں کی روانی ہوتے ہیں۔۔۔۔
کچھ لوگ کٹھن لمحوں کی طرح،
پلکوں پہ گرانی ہوتے ہیں۔۔۔۔
کچھ لوگ سمندر گہرے ہیں،
کچھ لوگ کنارا ہوتے ہیں۔۔
کچھ ڈوبنے والی جانوں کو،
تنکوں کا سہارا ہوتے ہیں۔۔۔۔
کچھ لوگ چٹانوں کا سینہ،
کچھ ریت گھروندہ چھوٹا سا۔۔۔۔
کچھ لوگ مثال ابر رواں،
کچھ اونچے درختوں کا سایہ۔۔۔۔
کچھ لوگ چراغوں کی صورت،
راہوں میں اجالا کرتے ہیں۔۔۔۔
کچھ لوگ اندھیروں کی کالک
چہرے پر اچھالا کرتے ہیں۔۔۔۔
کچھ لوگ سفر میں ملتے ہیں،
دو گام چلے اور رستے الگ۔۔۔۔

کچھ لوگ نبھاتے ہیں ایسا،
ہوتے ہی نہیں دھڑکن سے الگ۔۔۔۔
کیا حال سنائیں اپنا تمہیں،
کیا بات بتائیں جیون کی۔۔۔؟
اک آنکھ ہماری ہستی ہے،
اک آنکھ میں رت ہے ساون کی۔۔۔
ہم کس کی کہانی کا حصہ،
ہم کس کی دعا میں شامل ہیں۔؟
ہے کون جو رستہ تکتا ہے،
ہم کس کی وفا کا حاصل ہیں۔؟
کس کس کا پکڑ کر دامن ہم،
اپنی ہی نشانی کو پوچھیں۔۔۔؟
ہم کھو گئے کن راہوں میں،
اس بات کو صاحب جانے دیں۔۔۔۔
کچھ درد سنبھالے سینے میں،
کچھ خواب لٹائے ہیں ہم نے۔۔۔۔
اک عمر گنوائی ہے اپنی،
کچھ لوگ کمائے ہیں ہم نے۔۔۔۔

دل خرچ کیا ہے لوگوں پر،

جان کھوئی ہے غم پایا ہے۔۔۔

اپنا تو یہی سرمایہ ہے۔۔۔۔!!

اپنا تو یہی سرمایہ ہے۔۔۔!!!

کتنے لمحے وہ ان سے لگی تھی دل کو یقین نہ ارہا تھا اللہ نے اسے یہ دن دکھایا کہ کبھی وہ ازادا اپنے بھائی کو دیکھ بھی سکے گی۔۔۔

"عاشر لے کر آئیں ہیں بھائی۔۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ مریم نے سنبھل کر کہا۔۔۔لہجہ خوشی کے انسو سے بھرایا ہوا تھا۔۔۔

ایسا لگا سارے گلے شکوے دور ہو گ ئے تھے اس ہر جائی سے جس سے لاکھوں شکوے تھے اسے کبھی۔۔۔

دل انجانی لو پر دھڑکا تھا عاشر کا نام لیتے ہوئے اج۔۔۔۔

زرش اکر اس سے ملی اس کا ماتھا چوما پیار سے پھر وہ اپنے بھتیجے سے ملی۔۔۔ بھتیجے کو ڈھیر سارا پیار کیا۔۔۔

"سچ مریم تم نے اکر ہمیں زندہ کر دیا ورنہ زندگی کا گمان نہ تھا اس گھر میں, بس تمہاری فکر رہتی تھی کوئی نہ تھا تمہارے خیر خبر دینے والا۔۔۔بس پھر احمر بھائی نے کچھ دن پہلے اکر تمہاری خیریت کا پتا دے گ ئے تھے یقین مانوں اس دن کچھ سکوں ملا دل کو اور یہ بھی بتایا تھا کسی دن لے کر ائے گا عاشر خود ملوانے۔۔۔ ہم تو وہ دن گننے لگے تھے اور دیکھو اخر وہ دن بھی اگیا۔۔۔۔زرش نے اسے بتایا ورنہ ارسلان تو بس اپنی بہن کو دیکھ کر اپنی تسلی کر رہا تھا جبکہ اسے عاشر کو اندر بلانے کا بھی خیال نہ گزرا تھا۔۔۔

"زرش بھابھی, احمر بھائی نے میرا بہت خیال رکھا وہاں اماں جی ہیں انہوں نے بہت پیار دیا ہے مجھے نوشابہ بھابھی بھی بہت اچھی ہیں۔۔۔ مریم نے بتایا۔۔۔

"اور عاشر کیسا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا تم نے مریم۔۔۔ زرش نے پوچھا۔۔ ارسلان تو بس اپنی بہن کو دیکھ کر اپنی انکھوں کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔

"عاشر بھی اچھا ہے بھابھی۔۔۔ مریم نے سنبھل کر کہا۔۔

"اب کیا کھڑے کھڑے سارا انٹرویو لو گی زرش یا کچھ کھلاؤ گی بھی میری بہن کو۔۔۔ ارسلان نے مصنوعی غصے سے زرش کو کہا۔۔۔

"اف میں بھی نا ابھی کھانا بناؤں نہیں پہلے چائے پکوڑے نہیں دہی بلے بناؤں تم کو تو وہ پسند ہیں نا۔۔۔ زرش نے فکر سے کہا اور اس کی یہ حالت پر مریم مسکرائی اور کہا۔۔۔

"بھابھی اتنی ہڑبڑی مچائیں گی تو ہاتھ جلا کر بیٹھ جائیں گی اب بس چائے ہی پلا دیں مجھے۔۔۔

مریم کی بات پر ارسلان اور زرش مسکرائے۔۔۔ "میں ہی کچھ باہر سے لاتا ہوں۔۔۔ ارسلان نے جلدی سے کہا۔۔۔ خوشی تو تینوں کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔۔

"نہیں بھائی اپ باہر نہ جائیں, جانے یہ گھڑیاں کتنی مختصر ہوں اور آپ اس لمحے بھی مجھ سے دور جائیں مجھے گوارا نہیں۔۔۔ پلیز میرے پاس بیٹھیں مجھے ان خوبصورت لمحوں کو محسوس کرنے دیں جانے پھر دوبارہ ملنا ہو۔۔۔ میرا پیٹ تو اپ لوگوں کو دیکھ کر ہی بھر گیا ہے۔۔۔

مریم کی بات پر ارسلان نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔۔۔ مریم اپنے بھتیجے کو گود میں بٹھائے بھائی سے ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگی۔۔۔ کچھ دیر میں زرش دہی بڑے بنا لائی اور اس کے بعد چائے۔۔۔

مریم نے صرف اچھی باتیں ہی بتائیں اپنے بھائی کو۔۔۔ کوئی دکھی کرنے والی بات نہ بتائی ان کو۔۔۔ وہ ان کو عاشر کی ایک اور شادی اور بچوں کا بتا کر دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ ارسلان کو اچھی طرح پتا تھا ان کی بہن کو برداشت کرنے کی عادت ہے وہ دکھ پر رونے کے بجائے اچھے لمحوں میں اچھی باتیں یاد کر کے ماحول کو

خوشگوار بنانے کی عادی ہے۔۔۔وہ خود پر گزری تکلیف کبھی نہیں بتائے گی پر ارسلان کو اچھی طرح اندازہ تھا کہ اس نے بہت سی تکلیفیں اس گھر میں سہیں ہو نگی جو وہ ان سے چھپا رہی ہے۔۔۔

ارسلان اپنی بہن کا بھرم نہیں توڑنا چاہتا تھا۔۔۔وہ خوش تھی اس لمحے تو وہ بھی خوش تھا کوئی ایسی ویسی بات پوچھ کر اسے دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

@@@@@@

ابھی چائے سے ہی وہ لطف اندوز ہوئی تھی کہ دروازے کی بیل کسی نے بجائی۔۔۔ارسلان جلدی سے اٹھا اسے اندازہ تھا عاشر ایا ہو گا مریم کو لینے۔۔۔

وہ اسے اندر بلانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔مریم کا دل اداس ہو گیا بھائی سے دور جانے کا سوچ کر۔۔۔

ارسلان نے جیسے دروازہ کھولا سامنے کسی انجان کو دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔

"جی مجھے عاشر سائیں نے بھیجا ہی مریم بی بی کو لینے کے لی ئے۔۔۔ملازم نے اتنا کہہ کر نظر جھکا لی۔۔۔

ارسلان کو افسوس ہوا وہ عاشر سے مل نہ سکا پر اتنا بھی بہت تھا مریم کو اس سے ملنے دیا۔۔۔

ارسلان شکستہ قدم اندر ایا اور مریم کو جانے کا پر مژدہ سنایا۔۔۔

"چلتی ہوں بھائی, اللہ نے چاہا دوبارہ ضرور ملیں گے۔۔۔مریم ان سے ملی پھر زرش بھابھی سے بھتیجا تو اس سے ہی جڑا تھا پھر بھی اسے ڈھیروں پیار اور نم انکھیں صاف کیں۔۔۔

"اللہ حافظ میری بہن۔۔۔اللہ تمہارا نگہبان۔۔۔ارسلان اسے خود سے لگائے دروازے کے باہر لایا اور گاڑی میں بٹھا کر اسے رخصت کیا۔۔۔اسی لمحے جلدی سے زرش باہر آئی اس کو زیور کا باکس دیا۔۔۔

"یہ کیا ہے بھابھی۔۔۔مریم نے حیرت سے کہا۔۔۔

"تمہاری امانت اماں کا زیور ہے اور کچھ ہماری طرف سے۔۔۔زرش نے محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔

"بھابھی اس کی ضرورت نہیں مجھے بس اپ کی دعائیں ہی چاہئیں۔۔۔ مریم نے پیار سے کہا۔۔۔

"ہماری دعائیں تو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گی پر تمہارا حق ہے مریم۔۔۔ انکار مت کرنا۔۔۔ بھائی بھابھی دونوں کی انکھوں میں التجا تھی۔۔۔ مریم نے ناچاہتے ہوئے بھی رکھ لیا زیور۔۔۔

ان کی دعاؤں میں رخصت ہوئی اور ڈرائیور نے گاڑی اگے بڑھائی مریم کی اجازت ملتے ہی۔۔۔

وہ آنسو بھری انکھوں سے خود کو ان سے دور ہوتا دیکھتی رہی وہ تب تک دیکھتی رہی جب تک نظر سے اوجھل نہ ہوئے وہ۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

کچھ دور اگے جا کر گاڑی رک گئی وہ بھی اپنے خیالوں سے باہر نکل آئی۔۔۔ ملازم اتر گیا گاڑی سے عاشر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔۔

"حیران بعد میں ہوتی رہنا پہلے آگے تو آجاؤ ورنہ ایسا لگے گا کہ تم نے مجھے اپنا ڈرائیور رکھ لیا ہے۔۔۔ عاشر نے زیر لب مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ سنبھل کر اٹھی ملازم نے اسی وقت اس کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا وہ اکر بیٹھ گئی۔۔۔

گاڑی اسٹارٹ کر دی عاشر نے۔۔۔

"کیا بات ہے ماتھے کے بل ابھی نہیں گئے , تمہارے تیور کم ہونے کا نام نہیں لے رہے پوچھ سکتا ہوں کیوں۔۔۔ عاشر نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ مریم نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔

"پھر کیسی بات ہے۔۔۔ عاشر کا لہجہ انسسٹ کرتا ہوا تھا۔۔۔

"اگر بھائی سے ملوانے لے ہی گ ئے تھے اپ تو مل بھی لیتے ان کو تسلی ہو جاتی۔۔۔ کیا ہو جاتا اگر مل لیتے ۔۔۔۔ مریم نے حق سے کہا۔۔۔ شاید ایسا ہی ہوتا ہے مرد جب اپنی بیوی پر اپنا حق جتاتا ہے تو عورت بھی مرد پر بھی حق جتانے سے باز نہیں اتیں چاہے سامنے کتنا کٹھور سنگدل مرد کیوں نہ ہو۔۔۔ بیویاں سب عام ہی ہوتیں ہیں سادہ سی ان کی باتیں بے مروت شخص پر بھی حق جتانے لگتیں ہیں۔۔۔

"تم عورتوں کا پتا نہیں چلتا تمہارا ایک شکوہ دور کرو تو دوسرا لے کر بیٹھ جاتی ہو۔۔۔ عاشر نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

وہ چپ ہی ہو گئی اس کے اس طنز پر۔۔۔ تھوڑی شرمندہ بھی ہوئی کیسے اتنی امیدیں لگا بیٹھی تھی ایک ہی رات میں اس ہرجائی سے۔۔۔

وہ شرمندہ سی بیٹھی تھی نظریں جھکا کر۔۔۔

کچھ دیر بعد گاڑی ایک ریسورنٹ کے سامنے رکی۔۔۔ گاڑی کے رکنے پر چونک کر نظر اٹھائی۔۔۔

"چلیں۔۔۔ عاشر نے اس کی طرف کا دروازہ کھول کر کہا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھایا اور مریم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ دونوں ہم قدم ساتھ ریسٹورنٹ میں داخل ہوئے۔۔۔

"کیا ہوا چپ ہی ہو گئی ہو بیوی۔۔۔ عاشر نے اسے محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ فرینچ فرائز اس کی طرف بڑھایا جسے اس نے کھالیا۔۔۔ اسی طرح کچھ نہ کچھ اسے اپنے ہاتھوں کھلا رہا تھا۔۔۔

"تھک گئی ہوں۔۔۔ ارام کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔۔۔ مریم نے تھکن بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"میرے ارادے تو نیک نہیں۔۔ عاشر نے شوخیہ لہجے میں کہا۔۔۔ اب کے اس کی طرف چکن پیس بڑھایا

۔۔

"پلیز میں خود کھالوں گی۔۔۔ مریم نے اس کے ہاتھ سے پیس لے کر کہا۔۔۔

"ہممم دیکھ رہا ہوں تم سہی سے کھا نہیں رہی۔۔ عاشر نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

"اف یہ ڈرامے بازیان اور کیئرنگ شوہر کا دکھاوا۔۔۔ مریم نے کلس کر سوچا۔۔۔

"کھا رہی ہوں ڈونٹ وری۔۔۔ مریم نے اب سہی سے کھانا شروع کر دیا۔۔۔

وہ اپنی پلیٹ پر جھک گیا۔۔

واپسی پر اسے آئسکریم کھلائی اور دونوں ساتھ گھر آئے۔۔۔ وہ خوش تھا اس کے سنگ جبکہ وہ ناخوش تھی صاف نظر ارہا تھا۔۔۔

رات میں وہ جلدی سے لیٹ گئی اپنے سائیڈ اور انکھیں بند کر لیں۔۔۔ عاشر ابھی واشروم میں تھا وہ ریلکس ہو گئی۔۔

کچھ دیر میں عاشر واشروم سے باہر ایا اور اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔ شیشے کے سامنے اکر بال بنا کر۔۔۔ لائٹ آف کر کے بیڈ کی دوسری سائیڈ لیٹ گیا۔۔

"جانتا ہوں بہت گہری نیند سو رہی ہو جو میرے بیڈ پر لیٹتے ہی تمہاری آنکھوں کی پلکیں لرزنا شروع ہو گئیں ہیں۔۔۔

عاشر کے بھاری لہجے پر اس نے پٹ سے انکھیں کھول دیں اور عاشر نے اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کی پیشانی چومی پر مریم نے کوئی مذاحمت نہ کی وہ مسکرایا۔۔ اس کا سر اپنے سینے پر رکھا اور کہا۔۔۔

"اتنی فرمانبرداری نہ دکھاؤ بیوی, شوہر کے بہکنے کے امکانات ہو سکتے ہیں۔۔ گڈ نائٹ سو جاؤ۔۔۔

پہلے عاشر نے انکھیں موندیں اور پھر وہ بھی انکھیں موند گئی۔۔۔

@@@@@@@

صبح سے عاشر اسے کافی زچ کر چکا تھا کبھی یہ کام کہتا کبھی وہ کہتا۔۔۔اماں جی کے پاس بیٹھی تو وہاں اکر بیٹھ گیا

۔۔۔

آج عاشر اپنی ماں کو ڈائینگ پر لایا تھا تاکہ وہ بھی سب کے ساتھ کھائیں,سب کو اچھا لگا عاشر کا یہ فیصلہ عائشہ احمر سب خوش ہوئے۔۔۔

پر مریم کا مسلسل ان کے ساتھ بیٹھنا ان کی مدد کرنا پھر عاشر کا اسے میٹھی نظروں سے دیکھنا عائشہ کو زہر لگ رہا تھا دن بدن اس کے قدم مضبوط ہو رہے تھے اس گھر میں۔۔۔یہ سب اس کی برداش سے باہر تھا۔۔۔

اج سب کے ساتھ بیٹھ کر اماں جی خوش تھیں۔۔

"سنو آفیس جا رہا ہوں۔۔۔عاشر نے مریم سے کہا۔۔۔

"تووو۔۔۔مریم نے اماں جی کو ان کے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔۔۔

"چھوڑنے نہیں چلو گی۔۔۔عاشر نے مبہم لہجے میں کہا۔۔۔

"آفیس تک چلوں کیا۔۔۔مریم نے دبے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔

عائشہ تو جل ہی گئی جبکہ نوشابہ مسکراتی رہی اس مکمل منظر کو دیکھ کر۔۔۔

اماں جی کے اشارے پر مریم عاشر کے ساتھ چل پڑی دونوں ساتھ چلتے مکمل لگ رہے تھے۔۔۔

مریم نے اس کا بریف کیس تھاما ہوا تھا اور عاشر اس سے کچھ کہے رہا تھا جس پر وہ شرمائی۔۔۔

نوشابہ بھابھی دونوں کو دیکھ کر مسکراتی رہی اور دل سے ان کی خوشیوں کی دائمی کے لی ئے دعا گو تھیں۔۔۔

عاشر کے چہرے پر سچی خوشی دیکھ کر بھابھی مطمئن ہوئی۔۔

"زیان میرے بھائی خدا تمہیں تمہارے حصے کی سچی خوشیوں سے نوازے۔۔۔جہاں سے میں دیکھ رہی ہوں وہاں سے مریم کی زندگی میں کہیں بھی تمہاری گنجائش نظر نہیں اتی۔۔۔سچی اور کھری عورت وہی ہوتی ہے جو اپنے اصل کی طرف ہی لوٹے نا کہ دوسرے عارضی سہارے ڈھونڈنے کی کوشش کرے اور مریم بلکل ویسی ہی ہے۔۔۔

نوشابہ نے سوچا اور اپنی وہیل چیئر گھسیٹی۔۔۔بہت جلد وہ اس معذوری سے نجات پانے والی تھی۔۔۔ایک طرف عاشر کے لیۓ دل خوش تھا تو دوسری طرف زیان کے لیۓ دل میں درد بھی اٹھا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@

آفیس میں بھی مسلسل اس کا خیال مریم کی طرف ہی رہا۔۔۔جانے کیوں وہ اس کے حواسوں پر سوار رہی

۔۔۔

عاشر نے فون اٹھایا جو مسلسل بج رہا تھا وہ میٹنگ سے ابھی فارغ ہوا تھا جیسے فارغ ہوا کال ملانا چاہی اس سے پہلے احسن صاحب کی کال اگئی۔۔۔

"السلام علیکم احسن انکل۔۔۔

"واعلکیم سلام بیٹا۔۔۔سماہرا پہنچ گئی۔۔۔سلام کا جواب دے کر بغیر اس کی خریت پوچھے ڈائریکٹ مطلب کی بات پر اگۓ۔۔۔ان کے لہجے میں بے انتہا فکر تھی۔۔۔

"کیا مطلب انکل۔۔۔عاشر نے تعجب سے پوچھا۔۔۔

"وہ یہاں سے کل ہی نکلی ہے, سمجھو میں نے ہی روانہ کیا ہے زبردستی۔۔۔احسن صاحب نے بتایا۔۔۔

"واٹ۔۔وہ ابھی تک نہیں پہنچی اور نا مجھ سے اس نے رابطہ کیا ہے۔۔۔عاشر نے فکر سے کہا۔۔۔

"پلیز عاشر معلوم کرو میرا رابطہ نہیں ہو رہا تم معلوم کرو مجھے فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔۔ باپ کے لہجے میں بے انتہا فکر ہو رہی ہے۔۔۔

"انکل میں یہاں کوشش کرتا ہوں ایئر لائن سے معلوم کروں اور دوسری صورت جہاں وہ اپنا کارڈ استعمال کرے گی پتا چل ہی جائے گا ڈونٹ وری جہاں ہو گی سیف ہو گی۔۔۔ عاشر نے ان کو تسلی دی۔۔۔

"ہاں بیٹا تم ٹھیک کہے رہے ہو, جیسے کچھ پتا چلا میں بتاؤں گا اگر تم کو خبر ہو تو مجھے بتانا۔۔۔ احسن صاحب نے سر مسلتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیسی اکلوتی اولاد تھی جنہوں نے کہیں کا نہ چھوڑا تھا ان کو۔۔۔ دکھ سے سوچا انہوں نے۔۔۔

"انکل اپ کو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔۔۔ اپ کو پتا ہے میں کتنی مشکل سے اسے ٹیکل کر رہا ہوں, اس کا ڈپریشن کا ٹریٹمینٹ چل رہا ہے اس فیز میں اس کے ساتھ زبردستی کرنا ٹھیک نہیں تھا۔۔۔ عاشر نے در پردہ اعتراف کیا وہ بھی جانتا تھا سماہر اسائیکیٹرسٹ سے علاج کروا رہی ہے۔۔۔

"عاشر بیٹا۔۔۔ میں تمہارا احسانمند ہوں جس نے میری بیٹی کی ہر ضد کو مانا وہ جیسی ہے ویسا اسے ایکسیپٹ کیا ۔۔۔ تم نے اور بچوں نے بہت سفر کیا ہے اس کی وجہ سے۔۔۔ احسن صاحب نے دل کی سچائی سے کہا۔۔۔

"کوئی بات نہیں انکل, میں بھی شرمندہ ہوں اپ لوگوں سے جو میں نے کیا تھا اس وقت۔۔۔ عاشر کا اشارہ اپنی دوسری شادی کی طرف تھا۔۔۔

"نہیں عاشر بیٹے میں تمہاری ایمانداری کا قائل ہوں تم نے جو کیا وہ بتا کر کیا ہمیں اندھیرے میں نہیں رکھا ۔۔۔ (تم سے کیا گلہ کروں عاشر , جب میری بیٹی نہ اچھی بیوی بن پائی نہ اچھی ماں, تمہارے ساتھ جو وہ کر رہی تھی اس حالات میں کوئی بھی دوسری شادی کر لے تم نے پھر بھی مجبوری میں کی تھی اپنے باپ کے دباؤ میں (چند باتیں عاشر سے کہیں اور کچھ اعترافات خود سے کی ئے تھے انہوں نے۔۔۔

چند لمحے دونوں کی طرف خاموشی چھاگئی۔۔۔اس خاموشی کو عاشر نے توڑا تھا۔۔۔

"پھر ٹھیک ہے انکل جیسے کچھ پتا چلا بتاتا ہوں اپ کو۔۔۔اللہ حافظ اپنا خیال رکھی ئے گا۔۔۔عاشر نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا۔۔۔اللہ حافظ تم بھی اپنا خیال رکھنا بچوں کو میرا پیار دینا۔۔۔احسن صاحب نے کہے کر فون کاٹ دیا۔۔۔

"کاش انکل میں اپ کو بتا سکتا اس بار جو ساہرا نے مجھ سے ڈیمانڈ کی ہے وہ چاہ کر بھی پوری نہیں کر سکتا۔۔۔ میں چپ ہوں تو صرف اس وجہ سے کہ وہ ڈپریشن کا شکار ہے اگر میں بھی اس کی طرح جذباتی ہو کر اس کی بات مان لوں تو کتنا نقصان ہو گا۔۔۔عاشر نے ماتھا مسلتے ہوئے سوچا۔۔۔اب سہی معنی میں وہ پریشان ہوا تھا

۔۔۔

کسی کے دل میں کیا چھپا ہے، بس خدا ہی تو جانتا ہے۔۔

دل اگر بے نقاب ہوتے تو سوچو کتنے فساد ہوتے۔۔

تھی خاموش فطرت ہماری، جو کچھ برسوں نبھا گئے ہیں

گر ہمارے منہ میں جواب ہوتے، تو سوچو کتنے فساد ہوتے۔۔

ہم اچھے تھے پر سدا اُن کی نظر میں بُرے رہے۔۔۔

ہم جو سچ میں خراب ہوتے، تو سوچو کتنے فساد ہوتے۔۔

@@@@@@@@

زیان اپنے مخصوص انداز میں کانفرس میں اکر بیٹھا تھا۔۔کئی وقت سے اس نے دل سے مسکرانا چھوڑ دیا تھا

۔۔۔

احسن ربانی کو دیکھ کر دل بے چین ہوا اٹھا تھا اس کا۔۔

کبھی چاچو نہیں باپ کی طرح پیار کرتے تھے زیان سے اور زیان نے بھی ان کو باپ کا مقام دیا ہوا تھا۔۔۔

احسن صاحب کا اپنا کوئی بیٹا نہ تھا ان کے لیئے بھائی کے بچے بھی اپنی اولاد کی طرح تھا۔۔۔

ساہرا کے لگائے الزام کے بعد بھی وہ اکثر چاچو کو سلام کر دیتا تھا جس کا وہ اسے جواب نہ دیتے بس خاموشی سے گذر جاتے جب ان کا سامنا ہوتا۔۔۔ دونوں گھرانوں کے تعلقات سرد مہری کا شکار ہو گئے تھے بظاہر بھائی بھائی مل لیتے پر پہلے سی محبت نہ رہی تھی۔۔۔

آج جانے کیوں وہ پوری کانفرس کے دوران بے دلی سے بیٹھا رہا۔۔۔

پہلی دفعہ ایسا ہوا اس نے سلام نہ کیا اور ان کے پاس سے خاموشی سے گذرا۔۔۔ بغیر سلام کے۔۔۔

"کیسے ہو زیان۔۔۔ احسن صاحب کی اواز پر اس کے قدم تھمے۔۔۔

"کیسا ہو سکتا ہوں۔۔۔ انکل۔۔۔ زیان نے ضبط سے کہا۔۔۔

"زیان اب سلام نہیں کرو گے۔۔۔ انہوں نے محبت سے لبریز لہجے میں پوچھا۔۔۔

"بہت دفعہ کر چکا ہوں اپ جواب نہیں دیتے تو تھک کر کرنا چھوڑ دیا۔۔۔ جانے یوں زیان عالم شکوہ کر بیٹھا

۔۔۔

"دل میں تو ہمیشہ تم پر سلامتی بھیجتا ایا ہوں۔۔۔ احسن صاحب نے بے بسی سے کہا۔۔۔

"چچا جان۔۔۔ اس نے حیرت سے کہا۔۔۔

"دو منٹ کہیں بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے۔۔۔ احسن صاحب نے کہا۔۔۔

"جی چچا جان۔۔۔ زیان نے نارمل لہجے میں کہا۔۔۔

ہوٹل کے گارڈن میں ایک دوسرے کے روبرو بیٹھ گئے۔۔۔ کتنے لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے۔۔۔ اس خاموشی کو احسن ربانی کی گھمبیر آواز نے توڑا۔۔۔

"معاف کردو میری بیٹی کو زیان۔۔۔ وہ اپنی اگ میں جل رہی ہے۔۔۔ ان کے لہجے میں التجا ہی التجا تھی۔۔۔

"میں معاف کردوں۔۔ میں بھلا کون ہوتا ہوں معاف کرنا والا۔۔۔ سب نے کہا تھا میں ہی گنہگار ہوں۔۔۔ زیان نے خود اذیتی سے کہا۔۔۔ کتنے سال اس گلٹ کے ساتھ رہا وہ جو گناہ اس نے کیا ہی نہیں۔۔۔

"معاف کردو سب سمجھتے ہوئے چپ تھا۔۔۔ پہلے سے جانتا تھا سب غلطی میری بیٹی کی ہے۔۔۔ اگر اس وقت تمہارے حق میں کہتا تو میری بیٹی تباہ ہو جاتی ایک باپ کی بے بسی سمجھو۔۔۔ احسن صاحب نے دقت سے اعتراف کیا۔۔۔

"آپ نے اتنے سال کہا کیوں نہیں۔۔۔ کس اگ میں جلتا رہا ہوں میں, سوچا ہے کبھی کسی نے, نوشابہ اپی نے میرا یقین نہ کیا ہوتا تو مر جاتا میں ایک وہی تھیں جن کو یقین تھا میری بے گناہی کا۔۔۔ میری مجرم صرف سماہرا نہیں اپ سب بھی تھے۔۔۔ زیان نے بھرائی ہوئی اواز میں کہا۔۔۔ زیان نے شکوہ کیا۔۔۔ اس سے زیادہ اس کی برداشت سے باہر تھا وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔۔ وہ اسے جاتا دیکھتے رہ گئے روکنے کی ہمت نہ تھی ان کے اندر۔۔۔

"کاش ایک دفعہ میری بیٹی بتا دیتی تو اپنے بھائی کے پاؤں پکڑ لیتا اس کی خوشی کے لیے۔۔۔ پر کیا کریں اج کل کی اولاد سب خود کرنا چاہتی ہے۔۔۔ کاش سماہرا ایک دفعہ کہے دیتی تو اتنی زندگیاں تباہ نہ ہوتیں۔۔۔ انہوں نے دکھ سے سوچا اس لمحے۔۔۔

سماہرا کا بے چین رہنا اس کا بے بسی سے رونا اس کا تڑپنا سسکنا۔۔۔ بہت جلد ان کو سمجھ آ گیا کون کس کا گنہگار ہے۔۔۔

@@@@@@@@@

اس درد کا کیا کروں

جو درد

تم سے عشق کر کے ملا ہے

اس جنوں کا کیا کروں

جس کی شدت

نے مجھے زندہ در گور کر دیا

اس محبت کا کیا ذکر کروں

اے زندگی

جس نے زندگی کو فنا کر دیا

"بس کرو ساہرا، کتنا بھاگو گی، کس، کس سے بھاگو گی، انسان سب سے بھاگ سکتا ہے پر خود سے بھاگ کر کہاں جائے گا، صرف اتنا بتا دو۔۔۔زویا نے غصے سے کہا۔۔۔

اس نے سر دونوں ہاتھوں پر گرائے بری طرح رو رہی تھی۔۔۔

"کہیں سکوں نہیں ملتا، وہ درد رگ و جان میں اتر گیا ہے کیا کروں۔۔۔زیان کی شکوہ کرتی نظریں مجھے نہ جینے دیتی ہیں نہ مرنے دیتیں ہیں۔۔۔۔ساہرا نے درد بھرے لہجے میں اعتراف کیا۔۔۔

م۔ےں نِ۔کل پ٘ا تا نَ۔ہیں یَاد کے ح٘۔لقے سے کَ۔۔بھی

اِک شخص کو مجھ میں رہ جَانے کی بِ۔یماری ہے

"دعا کرو زویا میں مر جاؤں۔۔۔شاید قبر میں سکوں آجائے۔۔۔ساہرا نے اس سے التجا کی۔۔۔

زویااس کی واحد دوست تھی جو اس کے سب گناہ سے واقف تھی۔۔۔اج بھی ایئرپوٹ سے سیدھا وہ اس کے پاس آئی تھی۔۔۔

"پاغل ہو گیا تم سماہرا۔۔۔گناہ کا اعتراف نہ کرو تب تک سکون نہیں ملتا پھر چاہے قبر میں کیوں نہ اتر جاؤ۔۔۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم اعتراف کر لو معافی مانگ لو پھر کوئی معاف کرے نہ کرے تم معافی مانگتی رہو بسسس۔۔۔شاید اللہ کو رحم اجائے تم پر۔ پھر شاید ضمیر کی اس ملامت سے چھٹکارا مل جائے تم کو۔۔۔۔

زویا نے اسے سمجھایا۔۔۔

زویا کو ہر اس لمحے کا افسوس تھا جب اس نے اسے زیان کی خوبیوں کا بتایا تھا وہ نہیں جانتی تھی سماہرا اس حد تک اگے نکل جائے گی۔۔۔۔

ابھی بھی اس کی پیاری دوست تڑپ رہی تھی خود سے بھاگ رہی تھی خود پر زندگی کی ہر خوشی حرام کر کے خود کو اس گلٹ سے نکالنا چاہ رہی تھی خود کو سزا دے رہی تھی پر درد تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

۔۔۔

عجیب بات ہے انسان خود ہی ظلم کرتا ہے پہلے۔ پھر خود ہی احساس ہونے پر خود کو سزا دینا شروع کر دیتا ہے ۔۔۔کیا یہ بہتر نہیں پہلے گناہ کرنے کے بعد جب احساس ہو تو اس کا اعتراف کرے جس کا خطاکار ہو اس سے معافی مانگی جائے اور اپنی سزا کا تعین کر لے۔۔۔پر کیا کریں اج کے دور کے ہر انسان نے اپنا ترازو خود کے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔۔۔۔

"بے شک انسان خسارے میں ہی ہے۔۔

مریم اج بچوں کے ساتھ مصروف تھی کیونکہ نیکسٹ ویک سے ان کے اگزامز تھے۔۔۔اس وقت ٹیچر کے چھٹی کرنے سے بچون کا بہت نقصان ہو رہا تھا۔۔۔پر ٹیچر کے بابا شدید بیمار ہاسپٹل میں ایڈمٹ تھے اس

لی ئے مجبورًا اسے یہ ذمیداری لینی پڑ رہی تھی۔۔۔ ورنہ پہلے ہی امان جی پھر عاشر کے کام شدید مصروف رہنے لگی تھی ان چند دنوں میں۔۔۔ نوشابہ بھابھی ٹھیک ہوتیں تو شاید کچھ اسانی ہو جاتی۔۔۔

"پری پچھلے کچھ دنوں سے اپ کی ڈائری میں نوٹ لگا ہے مسلسل اسکول لیٹ بھی جا رہی ہیں اور پڑھائی پر توجہ نہیں اپ کی۔۔۔ مریم نے پیار سے سرزش کی۔۔۔

"سوری آنٹی۔۔۔ اس نے آہستہ اواز میں کہا۔۔۔

دو دن بغیر کسی دھیاں کے وہ پڑھا رہی تھی تو اسے لگا پری ڈل اسٹوڈنٹ ہے شاید، پر اج اس کی ڈائری دیکھی تو پتا چلا کہ وہ اچھی اسٹوڈنٹ رہی تھی ڈل تو وہ اج کل ہوئی ہے۔۔۔ پر کیوں یہ بات قابل غور تھی۔۔۔

بحر حال بچے اس عمر میں دوسری سرگرمیوں میں مبتلا ہو کر پڑھائی سے دور ہو جاتے ہیں۔۔۔ مریم کی یہی کوشش تھی کہ کسی طرح وہ دوبارہ پری کو پڑھائی کی طرف راغب کرے۔۔۔

علی اور زونی تو پلے گروپ میں پڑھتے تھے جن کو پڑھانے کی ٹینشن نہ تھی کیونکہ زیادہ تر ان سے کلرنگ اور رائیٹنگ پیج وغیرہ کروانے ہوتے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@

سماہرا خاموش بیٹھی تھی اج اسے زویا کے گھر آئے دوسرا دن تھا اس نے کسی سے رابطہ نہ کیا تھا۔۔۔

"اس طرح کب تک رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔ عاشر اگے بڑھ چکا ہے اپنی دوسری بیوی کے ساتھ، تمہارا کیا ۔۔۔ کچھ سوچا ہے۔۔۔

زویا نے پوچھا۔۔۔ زویا کو فکر تھی اپنی بیسٹ فرینڈ کی۔۔۔

زویا کا شوہر ان دنوں بزنس کے سلسلے میں آسٹریلیا گیا ہوا تھا اس لی ئے گھر پر وہ اس کا ایک بیٹا اور ملازموں کی فوج تھی (امیر لوگوں کے جو نچلے گھر کے بندوں سے زیادہ ملازم تو فوج نہ کہے بندا تو کیا کہے بھلا)۔۔۔

"امریکا آیا تھا میرے پاس عاشر برابری کا دعوی کر رہا ہے پر۔۔ ساہرا چپ ہو گئی تو زویا نے جلدی سے پوچھا
۔۔۔

"پر کیا۔۔۔

"مجھ سے نہیں ہو گا۔۔۔ مجھے طلاق چاہیئے, اس بار کہہ چکی ہوں اس سے صاف لفظوں میں۔۔۔ ساہرا نے کہا۔۔۔ وہ حیران ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"دماغ درست ہے تمہارا, کیا بکواس کی ہے تم نے, واقعی عاشر کو سلام ہے جس نے اتنے سال گذارا کیا تمہارے اس بیہیوو کے ساتھ۔۔۔ کوئی اور شخص ہوتا جس کی بیوی روز اس سے طلاق مانگ رہی ہوتی دو حرف بھیج کر چھوڑ چکا ہوتا اب تک۔۔۔

"تو چھوڑ دے, مجھ جیسی عورت یہی سزا ڈیزروو کرتی ہے۔۔۔ ساہرا نے خود اذیتی سے کہا۔۔۔

"سزا جزا کا فیصلہ کرنے والی تم کون ہوتی ہو۔۔۔ اللہ کے فیصلے اسے ہی کرنے دو۔۔ سمجھی تم۔۔۔ زویا نے چڑ کر کہا۔۔۔

"بچوں کا سوچا ہے ان کا کیا ہو گا۔۔۔ زویا نے اسے احساس دلایا ان معصوموں کا جو بے وجہ پس رہے تھے ماں کی بے حسی کے کارن۔۔۔

"وہ مجھ جیسی ماں کی تربیت ڈیزروو نہیں کرتے اللہ نے ان کے لیئے بہترین انتخاب کیا ہے نوشابہ آپی ہیں ان کی ماں وہی ان کی تربیت کر رہی ہے۔۔۔ دیکھنا علی اور زونی بلکل میرے جیسے نہیں بنیں گے۔۔۔ ان میں مجھ جیسی کوئی خامی نہ ہو گی۔۔۔ ساہرا نے تصور کی آنکھ سے دونوں بچوں کو سوچ کر کہا۔۔۔

زویا اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔ کئی لمحے خاموشی کے نظر ہو گئے۔۔۔

"تم اعتراف کر دو, دل کو اس بوجھ سے آزاد کرو ساہرا۔۔۔ زویا نے اس کا کندھا تھپ تھپا کر کہا۔۔۔

وہ اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔

"کیا یہ اتنا آسان ہے, جتنی آسانی سے زویا کہے رہی ہے۔۔۔ ساہرا نے سوچا۔۔۔

"جب گناہ کرتے وقت سوچا نہیں کیا انجام ہو گا تو پھر اعتراف کرتے وقت کیسا سوچنا۔۔۔ اندر سے آواز آئی۔۔۔

ذہن کہیں پیچھے کی طرف چلا گیا۔۔۔

وہ رات جب ساہرا کے گھر فیملی ڈنر تھا, شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔۔۔ سب چلے گ ئے تھے صرف گھر کے لوگ رہ گئے تھے۔۔۔ زیان کی فیملی میں سے اس کے پیرنٹس اور نوشابہ آپی تھے باقی سب جا چکے تھے اور خود ساہرا کے پیرنٹس تھے ان کے ساتھ بیٹھے۔۔۔

اس رات ساہرا نے خود زیان کو بلا کر کمرے کی لائیٹ آف کر دی تھی۔۔۔ اور پھر شور مچانا شروع کر دیا۔۔۔ پھر دیکھنے والوں نے اس کے پھٹے کپڑے اور اس کا واویلا دیکھا کسی نے زیان کی بے گناہی نہ دیکھی وہ بولتا رہ گیا۔۔۔ اس کی اواز کو بریک تب لگا جب ایک تھپڑ اسے مارا عالم صاحب نے۔۔۔

پھر وہاں سے ذلیل ہونے کے بعد عاشر نے بھی اسے خوب بے عزت کیا وہ سب سنتا چلا گیا۔۔۔ اتنی ذلت کے بعد وہ شاید خودکشی کر لیتا پر نوشابہ آپی نے اسے سنبھال لیا۔۔۔ احمر گیلانی کی یہ اچھائی تھی جو اس نے اپنی بیوی کو نہ روکا اس جے بھائی سے تعلق رکھنے پر۔۔۔

ساہرا جس کو ایسا لگا تھا یہ سب کرنے کے بعد وہ اپنا من پسند شخص حاصل کر لے گی۔۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا سب الٹ ہو گیا۔۔۔

سب اس کی سوچ کے برعکس ہونے لگا وہ جو سوچتی تھی یہ سب کر کے وہ زیان کو حاصل کر لے گی۔۔۔

عاشر انکار کر دے گا شادی سے پھر خاندان کی بدنامی کے ڈر سے خود ہی گھر والے زیان کو منا لیں گے اس سے شادی کرنے کو۔۔۔ زیان کو ایک دفعہ پا لے پھر خود بخود سب ٹھیک ہوتا چلا جائے گا۔۔۔

پر ایسا کچھ بھی نہ ہوا سب تدبیریں الٹیں ہو گئیں تھیں۔۔۔

عاشر نے اس کا بھرپور ساتھ دیا اسے اپنے ہونے کا احساس دیا سچے ہمسفر ہونے کا اعتماد دیا۔۔۔

وہ انکار کرتی رہ گئی شادی سے یہ کہے کر کہ۔۔۔

"عاشر میں تمہارے قابل نہیں رہی, میں کہیں کی نہیں رہی۔۔۔ میں نہیں کر سکتی شادی۔۔ مسلسل روتے ہوئے اسی طرح کے جملے بولتی رہی وہ اور عاشر اسے تسلی دیتا رہا۔۔۔

"ساہرا بھول جاؤ سب اللہ نے تمہاری عزت بچا لی شکر ہے اللہ کا۔۔۔ پر یقین کرو میرا اگر وہ بے غیرت ذلیل شخص اپنے ارادوں میں کامیاب ہو جاتا تب بھی میں تمہیں اپناتا کیونکہ ہر صورت میں تم مظلوم ہو تو پھر تم پر ظلم کیوں ہو۔۔۔۔ تم کل بھی میری عزت تھی اج بھی میری عزت ہو۔۔۔

ساہرا چاہتی تھی شادی ڈیلے ہو جائے پر عاشر نے یہ کہے کر اسے روکا۔۔۔

"شادی اسی تاریخ پر ہو گی دیکھو اگر شادی اس تاریخ پر نہ ہوئی تو اس میں صرف ہماری بدنامی نہیں ہے تمہارے ماں باپ کی بھی بہت بدنامی ہو گی اور جتنے منہ اتنی باتیں اسی لیے میں چاہتا ہوں اسی تاریخ پر شادی ہو کسی کو باتیں بنانے کا کیوں موقع دیں۔۔ پلیز سمجھو اس بات کو۔۔۔۔

"عاشر پلیز۔۔۔ ساہرا نے سسکتے ہوئے کہا۔۔

"ساہرا سمجھنے کی کوشش کرو شادی اسی وقت پر ہو اسی بات میں دونوں خاندانوں کی بھلائی ہے۔۔۔ آنٹی اب اپ ہی سمجھائیں۔۔۔

"ہاں سماہرا۔۔۔عاشر ٹھیک کہے رہاہے شادی اسی تاریخ کو ہو گی۔۔ جیسے فنکشنز کا پلان ہے سب ویسے ہی ہو گا۔۔

ایک ماں کتنی دیر اپنی بیٹی کو سمجھاتی رہی اس سوسائٹی اور یہاں کی اونچ نیچ کے بارے میں۔۔۔ پھر احسن صاحب نے سمجھایا اور آخر کار وہ مان ہی گئی۔۔۔

سب نے عاشر کو سراہا اور اس کے ظرف کی تعریفیں کرتے رہے۔۔۔

@@@@@@

عاشر نے شادی کی رات سماہرا کی بھرپور پذیرائی کی۔۔۔ پر سماہرا تو پتھر کا بت بن چکی تھی وہ اسے منع کر چکی تھی کہ فی الحال وہ اس ازدواجی تعلق کو قائم نہیں کر سکتی۔۔۔عاشر وہ بھی مان گیا۔۔۔دونوں دنیا کی نظر میں میاں بیوی اور کمرے میں الگ الگ سوتے۔۔۔

عاشر کو احساس تھا زیان اس کے نازک احساسات کو مجروع کر چکا ہے اس لیئے وہ ایسی ہو گئی ہے۔۔۔

کئی مہینے ایسے گذرے پر آخر کب تک یہ بات چھپتی۔۔۔

ایک دن اس کی طبیت خراب ہوئی اور قے آگئی۔۔۔ جس پر اس کی ماں نے اسے مشورہ دیا ڈاکٹر کو دکھائے تب سماہرا نے خود ہی اپنی ماں کو کہے دیا اس کا عاشر کے ساتھ ایسا کوئی تعلق نہیں تو وہ ماں کیسے بنے گی۔۔۔وہ ویسے بھی منہ پھٹ تھی سو وہ بول گئی سچی بات۔۔۔

پھر اس کی ماں نے خوب لتاڑا اور اس کی کاؤنسلنگ کرتی رہیں جس کے نتیجے میں کچھ حد تک اس نے خود کو سنبھال لیا۔۔۔عاشر نے اس کی طرف قدم بڑھایا تو اس نے بھی پذیرائی کی اس کی۔۔۔

اور جس دن اسے پتا چلا وہ ماں بننے والی ہے۔۔۔اس دن اس کے ضمیر نے اسے خوب لتاڑا۔۔۔

"دیکھو کیا ہو گیا تم زیان کو حاصل کرنا چاہتی تھی اور اللہ نے تمہیں عاشر کی بیوی بنا دیا تمہاری لاکھ کوششوں کے باوجود تم ناکام رہ گئی اور اب اس کے بچے کی ماں بننے والی ہو۔۔۔

وہ تڑپ اٹھی اس بات پر۔۔۔

"تم اپنی قسمت لکھنے چلی تھی دیکھ لو تمہاری قسمت۔۔۔ یہ ہے تمہاری قسمت ان چاہے شخص کی قربت اور پھر اس کے بچے پیدا کرتی رہنا۔۔۔

اس کا اپنا عکس اس کا مذاق اڑانے لگا۔۔۔ آئینہ توڑ دیا اس نے۔۔ پھر اسے دورے پڑنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ پہلے ضمیر جاگنا پھر اپنے گناہ کا احساس ہونا۔۔۔ پھر وہ سب ہوتا چلا گیا جو کرنے کا اس نے سوچا نہ تھا۔۔ عاشر سے ضد کر کے امریکا چلے جانا پھر واپس نہ انا پھر بچے اسے واپس کر دینا۔۔ سماہرا نے کبھی کوئی موقع نہ جانے دیا اسے بے عزت کرنے کا۔۔۔

@@@@@@@

"آجاؤ پری تم بھی گیم کھیلو۔۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

شام کا وقت تھا وہ بچوں کے ساتھ بلائنڈ فولڈ کھیل رہی تھی بچوں کا پسندیدہ کھیل۔۔۔ پر پری نے انکار کر دیا اور بیزار ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔

"آنٹی آئی ایم ٹائرڈ۔۔۔ پری نے کہا۔۔۔

"کیا بات ہے اریو او کے پری۔۔۔ مریم نے پھر سے پوچھا۔۔۔

وہ کچھ ہے نہ سکی بس دیکھتی رہ گئی مریم کو۔۔۔ دل کو عجیب لگا۔۔۔

مریم کو افسوس ہوا اس کی ماں کی بے حسی پر جو تین دنوں سے اسلام آباد تھی۔۔۔ پری کلملا کر رہ گئی۔۔۔

امیر گھروں میں بچوں کے ساتھ ,ماں باپ کا بے حسی والا برتاؤ اسے بہت تکلیف دیتا تھا۔۔۔

پری کو دیکھ کر مریم کو دکھ ہوا۔۔۔بیٹی کو جس عمر میں ماں باپ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے عائشہ نے کیریئر کے چکر میں وہ قیمتی وقت تباہ کر رہی ہے۔۔۔

@@@@@@@

اگلے دن عمر گیلانی کی برسی ہے۔۔۔ صبح سے عاشر بے چین تھا۔۔۔

اس کے کمرے میں جا کر اس کی چیزوں کو چھو کر اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔دل تھا کہ بے انتہا اداس ہوا جا رہا تھا۔۔۔اج بھائی کی یاد شدت سے ا رہی تھی۔۔۔

کتنی دیر اس کی تصویر سے بات کرتا رہا۔۔۔

"چھوٹو مجھ سے ناراض تو نہیں کہ میں نے تمہاری بھابھی کو ملوایا اس کے قاتل بھائی سے۔۔۔یقین کرو میں نہیں ملا اس قاتل سے۔۔۔پر تم خود سوچو، ہم اتنا ظلم اس کے ساتھ کر چکے ہیں کہ اس کے بھائی کو جیل سے آزاد کروانا پڑا۔۔۔ مریم کو بہت سزا دی ہے ہم نے۔۔۔ ضمیر نے ملامت کی تو اسے معاف کرنا پڑا۔۔۔

عاشر اس کی تصویر سے دل کی باتیں کرتا رہا۔۔۔

"پلیز چھوٹو تم ناراض نہ ہونا۔۔وہ ہماری ماں سب سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔اسی وجہ سے اس کے واحد رشتے سے میں نے اسے ملوا دیا۔۔۔پر روز روز نہیں کبھی کبھار اس کا بھی حق ہے اپنے بھائی سے ملے جیسا بھی ہے اس کا تو بھائی ہے نا۔۔۔مجھے تم سے جدائی کا احساس ہے تم میرے پیارے بھائی ہو۔۔۔میں اس قاتل سے کبھی کوئی تعلق نہیں رکھوں گا نا میں کبھی اسے معاف کر سکتا ہوں۔۔۔ چھوٹو بہت یاد اتے ہو تم ہر وقت ہر لمحے۔۔۔کاش تو ہم سے جدا نہ ہوا ہوتا۔۔۔

آج بھی اس کی انکھیں نم ہونے لگیں عمر گیلانی کو سوچ کر۔۔۔

جیسا کمرہ وہ چھوڑ گیا تھا سب ویسا ہی تھا صرف زمیں کو پونچا لگاتے۔۔۔ عمر کا کمرہ بند رہتا کبھی کبھار احمر یا عاشر اتے کچھ وقت گزارتے اور چلے جاتے۔۔۔ اس کی چیزوں کو چھو کر اسے محسوس کرتے اور چلے جاتے۔۔

آج وہ خود کو اپنے چھوٹے بھائی کے اگے شرمندہ محسوس کر رہا تھا اس لیئے ہر چیز کو چھو کر محسوس کر رہا تھا اور اپنی صفائی بھی پیش کر رہا تھا۔۔ یونہی اس کی الماری کھولتے ہوئے اس کی چیزیں دیکھنے لگا۔۔۔ چیزیں دیکھتے ایک شاپر گرا اس کے ہاتھ لگانے سے۔۔۔

عاشر نے جھک کر اسے اٹھایا۔۔اس میں موبائل واچ اور اس کی چیزیں پڑیں تھیں۔۔۔

عاشر کو یاد ایا یہ شاپر فارم ہاؤس میں اس کمرے سے ملازم لایا تھا جس میں عمر کا قتل ہوا تھا۔۔۔ کمرہ بند کرنے کے بعد کافی وقت کے بعد ملازم نے دیا تھا۔۔۔ تب عاشر نے عمر کی یہ چیزیں اس کمرے میں اکر رکھیں تھیں۔۔۔

آج جانے کیوں دل چاہا اس کا موبائل کھولے گیلری میں سے اس کی کچھ پکس نکال کر انلارج کروائے۔۔۔

اسی وقت اسے چارجر پر لگایا عاشر نے۔۔۔ عمر کا چارجر اسے بیڈ کے سائیڈ ڈرار سے ملا۔۔۔

موبائل چارج ہونے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد یاد انے پر اس نے کھولا موبائل جو واقعی کھل گیا عاشر کو خوشی سی محسوس ہوئی۔۔۔ تینوں بھائیوں کی پرانی تصویر اسکریں پر چمکنے لگی۔۔۔ تصویر کے ساتھ انکھوں میں پانی سا بھرنے لگا عاشر کی آنکھوں میں۔۔۔

کتنا کچھ یاد ایا عمر کے ساتھ گزرے پل۔۔۔ بھائیوں کے پیار محبت کے پل۔۔۔

پاسورڈ نہیں تھا موبائل پر۔ سوسکوں سے وہ اس کی موبائل دیکھنے لگا۔۔۔

گیلری میں پہنچ کر جو سب سے اوپر وڈیو تھی۔۔۔اس نے پلے کی مسکرا کر۔۔۔عمر کا خیال اس کی شرارتیں مستی اس کے ذہن میں چل رہا تھا۔۔۔سوچتے ہوئے اسکرین کے منظر پر نظر جمائی تھی اس نے۔۔۔۔

ایک قیامت تھی جو اس پر گزرنے لگی۔۔۔ایسا لگا تھا زلزلوں کی زد میں ایا تھا وہ۔۔۔اللہ اسے یہ سب دکھائے گا سوچا نہ تھا عاشر نے۔۔۔

سانس گھٹنے لگا تھا اس کا ایک ایک منظر دیکھ کر۔۔۔

وہ کتنے لمحے ساکت نظروں سے دیکھ رہا تھا موبائل اسکرین پر۔۔۔

عاشر کے چہرے پر اذیت رقم ہونے لگی تھی۔۔۔انکھیں لال ہونے لگیں تھیں۔۔۔

عمر گیلانی کا یہ چہرہ اور اس کے اس روپ سے تو وہ انجان تھا۔۔۔اس کا چھوٹا بھائی اس کا چھوٹو ایسا ہو گا عاشر نے کبھی سوچا نہ تھا۔۔۔کتنا انجان اور بے خبر تھا وہ۔۔۔اتنا گھٹیا اس کا بھائی ہو سکتا ہے سوچا نہ تھا۔۔۔

اسکرین کا منظر کوئی عام منظر نہ تھا موت کا منظر مرد کی درندگی اور ہوس کا منظر تھا۔۔۔اتنا ظلم مریم پر ہوا ہو گا عاشر کے وہم و گمان میں نہ تھا۔۔۔اسے جو بتایا گیا تھا حقیقت اس سے مختلف تھی۔۔۔

"خدا کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔ میں معافی مانگتی ہوں تمہارے پاؤں پکڑتی ہوں۔۔۔مریم اس کے قدموں میں گر گئی تھی اور رو کر اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔۔عمر گیلانی ہنسنے لگا۔۔۔اسے کندھوں سے تھام کر اپنے روبرو کیا۔۔۔۔

"تھپڑ مارتے وقت تم نے سوچا نہیں اب میں کچھ سوچنا نہیں چاہتا سمجھی۔۔۔۔عمر نے اس کے کندھوں میں اپنی انگلیاں پیوست کرنے لگا۔۔۔وہ اس کو جھٹکنا چاہ رہی تھی پر کمزوری غالب ا رہی تھی۔۔۔عمر کے بے رحم لفظوں کی کاٹ کی چبھن نے مریم کے وجود کو لہولہان کر رہے تھے۔۔۔

مریم اپنی ہمتیں جمع کرنے لگی اس کی بے رحم پکڑ سے نکلنے کے لیے۔۔۔

"پہلے سوچا تھا تم سے دوستی کر کے تمہیں تحفوں کا ڈھیر دے کر پھر تمہارے اس خوبصورت وجود کو حاصل کروں گا تمہاری مرضی سے۔۔۔ تمہیں پیسوں میں تول دیتا میں مریم قریشی۔۔۔ پر اب۔۔۔۔ عمر گیلانی نے جان بوجھ کر جملا ادھورا چھوڑا۔۔۔ وہ اسے اس کی بے بسی کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔

"اب۔۔۔ مریم نے سسکی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ مریم نے اپنے ہاتھوں کا زور لگا کر اس سے دور ہوئی تھی

۔۔۔

وہ ایک بار پھر زور سے ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔۔۔ اس کا لہجہ کاٹدار تھا۔۔۔ کندھوں پر اس کے دوبارہ اپنے ہاتھ رکھتا بولا۔۔۔

"اب تو وجود حاصل بھی کروں گا اور اس کی قیمت بھی وصول کروں گا۔۔۔

عمر گیلانی کے لفظوں کا وار خالی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اس کا کہا ایک ایک لفظ مریم کے اعصاب کمزور کر رہا تھا

۔۔۔

"نہیں نہیں عمر مجھے معاف کر دو پلیز ایسا نہیں۔۔۔ وہ سسک کر اس کی گرفت سے نکلنا چاہا پر وہ اسے مضبوطی سے تھام چکا تھا۔۔۔

"تم نے میرا انتقام نہیں دیکھا۔۔۔ اس تھپڑ کی قیمت تمہیں چکانی ہی پڑے گی مریم قریشی۔۔۔۔ کوٹھے پر بیچ کر تمہیں تمہاری اوقات بتاؤں گا۔۔۔ جب ہر رات تمہارا جسم بکے گا اصل مزا تب آئے گا۔۔۔ تب آئے گا میرے دل کو سکوں۔۔۔ ساری عمر روؤ گی اور پچھتاؤ گی اس تھپڑ پر جو تم نے مجھے مارا تھا۔۔۔ تم نے میرے منہ پر طمانچہ مار کر مجھے یونی میں ذلیل کیا تھا نا۔۔۔ میں تمہارے روح پر طمانچہ ماروں گا تمہارا جسم ہی نہیں روح کو بھی نوچیں گے کوٹھے پر۔۔۔ تم نے میری دوستی کی آفر ٹھکرائی تھی نہ اب ہر رات نیا دوست نئے

انداز میں تمہارے جسم سے کھیلے گا تم چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ یہ ہے میرا انتقام عمر گیلانی کا انتقام

۔۔۔۔

وہ اس کی گرفت سے نکلنا چاہ رہی تھی پر وہ اس کے لفظوں کی کاٹ سے ٹوٹ چکی تھی وہ چاہ کر بھی اس کا حصار توڑ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ ایسی گندی اور غلیظ باتیں کسی بھی عورت کے لیے برداشت کرنا مشکل تھا۔۔۔ وہ ڈر گئی اسی ڈر نے اس کے حوصلے توڑ دیے تھے۔۔۔

"میں تو پیسے دے کر تمہارے حسن کو خراج تحسین دیتا پر تم نے خود موقع گنوا دیا تو تو تو تو۔۔۔ وہ افسوس کرتا اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔۔

وہ بھرپور مذاحمت کر رہی تھی۔۔۔ وہ اس کی کلائی موڑتا بلکل سامنے کی دیوار سے لگا دیا مریم کی پینٹھ کو۔۔۔ اچانک اس کی قمیص اگے سے پھاڑ دی۔۔۔ عاشر سانس روک گیا اس لمحے۔۔۔ اس کو اندازہ ہو گیا یہ کیمرہ اس کے بھائی نے خاص سیٹ کیا تھا یہ سب ریکارڈ کرنے کے لیے۔۔۔ جس سے صرف وہ واقف تھا اور کسی کو خبر نہ تھی۔۔۔

مریم نے چیخ ماری اس لمحے۔۔۔ دور ہونا چاہا اپنے وجود کو چھپانا چاہا پر وہ معصوم چڑیا صرف پھڑ پھڑاتی رہ گئی

۔۔

"پلیز چھوڑ دو خدا کے واسطے مار دو یہ نہ کرو۔۔۔ کندھے برہنہ ہو گئے تھے اس کے۔۔۔ وہ اس کی گرفت سے نکل گئی بھرپور کوشش کے بعد۔۔۔ وہ منتیں کر رہی تھی آوازیں ارہی تھیں پر منظر پر کچھ نظر نہیں ارہا تھا۔۔۔ وہ اسے کھینچ کر دوبارہ کیمرہ کے سامنے لے ایا۔۔۔ اس کی مکمل قمیص پھاڑنی چاہی عمر نے۔۔۔ وہ چیخ رہی تھی گڑگڑا رہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ اس کی مکمل قمیص پھاڑ دیتا اسی لمحے دروازہ کھلا عمر گیلانی نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

کیمرہ کے سامنے جمشید کا چہرہ ایا جس نے مریم کی کلائی عمر کی گرفت سے ازاد کروائی اور کہا۔۔۔

"عمر یہ ٹھیک نہیں چھوڑو۔۔۔ جمشید نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

"جمشید تو جا ابھی, تجھے بھی موقع دوں گا اور دوستوں کو بلایا ہے۔۔سب کا نمبر آئے گا۔۔ عمر نے کمینے پن سے کہا تھا پر جمشید کے سخت تاثرات میں فرق نہ ایا۔۔۔

جب وہ بولا تو دوٹوک لہجے میں بولا کہ۔۔۔

"نہیں عمر اج تک ہم نے کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نہیں کی, جو آئی اپنی مرضی اور ضرورت کے لیے ہمارے بستر پر آئی۔۔۔ اسے جانے دے۔۔۔ جمشید نے مریم کو اشارہ کیا۔۔ کیمرہ کے سامنے وہ دونوں تھے مریم سائیڈ پر تھی۔۔۔ عمر کے پیچھے سے وہ چادر میں لپٹی جانے لگی۔۔۔

"جمشید تم بیچ میں نہ پڑو۔۔۔اب کے عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔۔۔

"مریم رکو۔۔۔ عمر شاید مریم کو پکڑنے کے لیے وہاں سے جانے لگا۔۔۔

جمشید نے اسے پکڑا اور جلدی سے بولا۔۔۔

"مریم بھاگ جاؤ یہاں سے عمر کو پکڑتے ہوئے جمشید نے چیخ کر کہا۔۔ دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہوئی۔۔۔ دونوں نے ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔

"جمشید تم غلط کر رہے ہو۔۔۔ عمر نے غصے سے کہا۔۔۔

"غلط تم ہو عمر۔۔۔ جمشید نے دوبدو کہا۔۔۔

اسی لمحے عمر نے گملا اٹھا کر جمشید کے سر پر مارا۔۔۔ وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھامتا زمیں پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔ مریم کی چیخنے کی اواز ارہی تھی قریب سے۔۔۔

"شاباش افضل تم اس چڑیا کو پکڑ لائے۔۔۔افضل خاص ملازم تھا گیلا نیز کا۔۔۔وہ اسے پکڑ کر عمر کے پاس لایا۔۔۔

عمر نے کافی لاتیں ماریں جمشید کو وہ کراہنے لگا۔۔۔مریم اس کی حالت دیکھ کر ایک بار پھر چیخ اٹھی۔۔۔

"بے غیرت ہے تو جمشید, ایک لڑکی کے لیے بچپن کے دوست سے بے وفائی کی۔۔۔اب تو اپنی انکھوں سے دیکھ اس کا کیا حشر کرتا ہوں نہ زنداؤں نہ مردوں میں تم ہو گی ایسی حالت کروں گا تمہاری۔۔۔عمر نے ایک ساتھ جمشید اور مریم کو دھمکی دی۔۔۔

اب مریم دوبارہ منظر پر تھی۔۔۔وہ مچل رہی تھی اپنی کلائی چھڑانا چاہ رہی تھی۔۔۔

"افضل تم ابھی جاؤ پھر میرے دوستوں کے بعد تمہیں بھی موقع دوں گا۔۔۔یہ لڑکی سب کے نیچے ہو کر جائے گی پھر کوٹھے کی زینت بڑھائی گی کیوں جمشید, افسوس تجھے اس سنہری موقعے سے محروم ہونا پڑے گا, بڑا ہمدرد بنا تھا نہ اس کا تیرا حشر کیا کرتا ہوں دیکھنا۔۔۔

"جی سائیں جیسا اپ کا حکم۔۔۔افضل نے کہا۔۔۔

دروازہ بند ہونے کی اواز ائی جس سے لگا افضل چلا گیا۔۔۔عمر نے جمشید کو لاتیں ماریں ایک بار پھر۔۔۔

اب کے مریم کے جسم سے اس نے چادر کھینچ کے ہٹائی۔۔۔اس کی پھٹی قمیص کے کچھ ٹکڑے اس کے جسم پر اب بھی رہ گ ئے تھے وہ اسے دیوار کے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔اس کی مکمل قمیص پھاڑ دی۔۔۔اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لمس چھوڑنے لگا وہ چیخ رہی تھی اسے دھکا دے کر دور ہونا چاہا پر اس کے نڈھال اعصاب میں اتنی طاقت نہ تھی۔۔۔وہ اسے دور نہ کر سکی غصے میں عمر نے اس کے گال پر دانت گاڑے اس کی چیخیں عاشر کو لگا اس کا سانس گھٹ رہا ہو جیسے۔۔۔

موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔۔۔عاشر کے انسو نکل آئے۔۔۔

جمشید چیخ کر دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔"عمر رحم کرو ظالم نہ بنو۔۔۔

عاشر نے دھڑکتے دل کے ساتھ ایک بار پھر موبائل تھاما۔۔۔مریم کے چہرے پر دانتوں کا گہرہ نشان بن گیا تھا۔۔۔

جمشید کو ایک اور زور سے لات ماری اس نے۔۔۔۔مریم اس کی گرفت سے نکلنے کے لیئے اسے دانت سے کاٹنا چاہا پر عمر گیلانی کی گرفت سے پھر بھی نہ نکل سکی وہ۔۔۔

اب کے عمر نے اسے کئی تھپڑ مارے۔۔۔

"مجھے کاٹے گی کمینی۔۔۔اتنی ہمت۔۔۔عمر نے چلا کر کہا ایک اور تھپڑ مارا اسے۔۔۔اس کے بال بکھر چکے تھے اس کے بالوں کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور اب کے اس کے کندھے پر دانت گاڑے عمر نے۔۔۔وہ ایک بار پھر چیخ پڑی۔۔۔وہ مکمل ٹوٹ چکی تھی۔۔۔اب کے عمر نے اس کے سینے کو برہنہ کرنا چاہا۔۔۔وہ اس ایک چھوٹے ٹکڑے کو پھاڑ کر وہاں اپنی شدتیں لٹانا چاہتا تھا۔۔۔

"نہیں عمر نہیں پلیز۔۔۔مریم نے التجا کی وہ ایک ہاتھ سے جتنی مذاحمت کر سکتی تھی کر رہی تھی عمر کی سفاکیت کے اگے اس کی طاقت کم پڑ رہی تھی۔۔۔عمر نے ہاتھ بڑھایا تھا دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور عمر نے کہا۔۔۔"افضل....

پلٹ کر دیکھا اس کا شاک چہرہ کیمرہ کے سامنے نظر ایا عاشر کو۔۔۔

عمر کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔

"چھوڑ میری بہن کو کتے کمینے۔۔۔ارسلان قریشی نے ایک ہاتھ سے مریم کو اس کی گرفت سے نکالا دوسرے ہاتھ میں بڑا چُھرہ تھا۔۔۔عمر گھبرا گیا اس کے ہاتھ میں چُھرہ دیکھ کر۔۔۔اپنی بہن کی اس حالت کو دیکھ کر ایک بھائی کے اندر ایک اگ سی لگ گئی تھی۔۔۔

"افضل, افضل۔۔۔ عمر نے اواز دی جواب صفر تھا۔۔۔

عمر جو بھاگنے کے پر تول رہا تھا کیونکہ اس نے ارسلان قریشی کی انکھوں میں خون اترتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔ وہ ایک عورت کے سامنے تو مضبوط بنا ہوا تھا اصل مرد کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا۔۔۔

مریم کو ایک سائیڈ کر کے دوسرے لمحے اس نے بغیر سوچے اس کا سر قلم کر دیا خون کا ایک فوارہ چھوٹ گیا۔۔۔ اپنی بہن کی اس حالت نے اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کر دیا تھا۔۔۔

جمشید دنگ رہ گیا اس کی بھی چیخ نکل گئی۔۔۔

@@@@@@@@@@

اج گھر میں افرا تفری تھی کیونکہ عمر گیلانی کی برسی تھی۔۔۔۔ غریب بچوں کو کھانا کھلایا جا رہا تھا۔۔۔ اج بہت بڑے پیمانے پر خیرات کا انتظام کیا ہوا تھا گیلانی ہاؤس میں۔۔۔

"خدا کا واسطہ ہے اج اپنا منحوس چہرہ لے کر ہمارے سامنے نہ آؤ۔۔۔ عائشہ ربانی نے مریم سے کہا جو زونی اور علی کو کھانا کھلا رہی تھی۔۔۔۔

"جی آپی, بچوں کو کھانا کھلا کر میں اندر چلی جاؤں گی۔۔۔ مریم نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔

مریم کو احساس تھا ان کے دکھ کا اس لیئے وہ خود ان کے سامنے نہیں انا چاہ رہی تھی۔۔۔ پر نوشابہ آپی نے کہا بچوں کو کھلانے کا اس لیئے وہ انکار نہ کر سکی۔۔۔ ورنہ اس کا خود کا کوئی ارادہ نہ تھا ان کے سامنے انے کا

۔۔۔۔

"بہتر یہ ہو گا تم اپنی بیٹی پر توجہ دو بجائے دوسروں کو سنانے کے۔۔۔ اسی وقت احمر نے عائشہ سے کہا۔۔۔ پری کو دو دن سے بخار تھا اس لیئے احمر نے اس کی لاپرواہی جتائی۔۔۔ جس کی ماں کل رات پہنچی تھی

اسلام آباد سے اپنے چھوٹے بھائی کی برسی کی وجہ سے۔۔۔ ورنہ اولاد کی اسے پرواہ کہاں تھی جسے اپنا سیاسی کیریئر عزیز تھا۔۔۔

احمر کے طنز کو اگنور کرگئی اور مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔

"لگتا ہے بھائی اپ عمر کو بھول گ ئے ہیں, اسے دیکھ کر میرے زخم تازہ ہو گ ئے ہیں اپ کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا, اج کا دن کوئی عام دن تو نہیں۔۔۔ عائشہ نے شدت سے کہا اس کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔

"میں کچھ نہیں بھولا, تمہارے لی ئے بہتر یہ ہے مریم کو کچھ کہنے کے بجائے اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا کرو یہ تمہارے اور عمر کے دونوں کے حق میں بہتر رہے گا۔۔۔ احمر نے سہولت سے کہا۔۔۔

مریم شرمندہ ہونے لگی دونوں بھائی بہن کی بحث پر۔۔۔ احمر کے کہے آخری لفظوں پر مریم چونکی۔۔۔

عائشہ نے آنکھیں پھاڑ کے دیکھا احمر کی بات پر۔۔۔

"ٹھیک ہے نہیں کہتی کچھ اپ کی لاڈلی بہن مریم کو, پر افسوس ہو رہا ہے اپ بھول گ ئے اپنے چھوٹے بھائی کو, اس کا بے دردی سے قتل کرنے والوں کے لی ئے اپ کا دل نرم پڑ گیا۔۔۔ قیامت کے دن اپ ضرور شرمندہ ہونگے اپنے بھائی کے اگے جس کے قاتلوں سے بدلا لینے کے بجائے انہیں کے ساتھ ہو گ ئے ۔۔۔ اپ اور عاشر دونوں اس معصوم کو بھول گ ئے۔۔۔ عائشہ نے اپنے انسو پونچھے بے دردی سے۔۔۔

"پر میں کبھی معاف نہیں کروں گی اپنے چھوٹے بھائی کے قاتلوں کو۔۔۔ عائشہ کے آخری لفظوں میں شدت تھی۔۔۔

عائشہ اتنا کہے کر چلی گئی۔۔۔ احمر اسے جاتا دیکھتا رہ گیا۔۔۔ اس کی نظر میں افسوس تھا عائشہ کے لی ئے۔۔۔

"کاش میں تمہیں سمجھا سکتا, قیامت کے دن ہمارا کیا حشر ہو گا جو اللہ کی زمیں پر خود کو خدا سمجھ بیٹھے ہیں اور اس کے فیصلے اپنے ہاتھوں میں لے کر انصاف کا دعویٰ کر رہے ہیں۔۔۔کاش میری بہن تمہیں سمجھا سکتا کہ کوں حق پر ہے اور کوں باطل۔۔۔۔

احمر کا دل دکھ سے بھر گیا تھا۔۔۔

@@@@@@@@@@

مریم دونوں بچوں کو کچن کی ڈائینگ سے لے کر آگئی تھی کیونکہ احمر اور عائشہ کی بحث شروع ہو گئی تھی۔۔۔

وہ بچوں کو بڑوں کے جگھڑے سے دور رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ گہری سوچ میں گم تھی کہ اچانک علی کی اواز پر چونکی۔۔۔

"پھپھو گندی ہے۔۔۔ علی نے کہا۔۔۔

"ایسا نہیں کہتے علی اپ اچھے بچے ہو۔۔۔ مریم نے چاول بھرا چمچ اسے کھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"پھپھو اپ کو ڈانٹتی ہے مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ علی نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"مجھے بھی اچھی نہیں لگتی پھپھو۔۔۔اب کے زونی نے کہا۔۔۔

"علی اور زونی آئندہ اپ دونوں کو بڑوں کو کچھ کہتے نہ سنو ورنہ اپ کے ساتھ میں نہیں کھیلوں گی۔۔۔ مریم نے پیار سے سرزش کیا دونوں کو۔۔

"او کے آنٹی۔۔۔ دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔ان کے معصوم اور کیوٹ انداز میں کہنے پر مریم کو ان پر بے انتہا پیار ایا اس لیے دونوں کے سفید گالوں پر پیار سے بوسا دیا۔۔۔ دونوں کھل کھلا اٹھے۔۔

دونوں کو کھانا کھلا کر وہ اپنے کمرے میں اگئی۔۔۔اج صبح سے عاشر سے بھی اس کا سامنا نہ ہوا۔۔۔اج کے دن گھر کے کسی فرد سے ملنا نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔رہ رہ کر مریم کو وہ ظالم یاد ارہا تھا جس کے ظلم کے بعد اس کی زندگی بدل گئی۔۔۔اس نے کیا کچھ برداشت کیا سارے زخم ہرے ہونے لگے تھے۔۔۔

عاشر کا رویہ بدل چکا تھا اس کے ساتھ پھر بھی ڈر تھا اج کے دن کئیں اپنے بھائی کی یاد میں اس کے ساتھ زیادتی نہ کر جائے۔۔۔اگر مریم کے اختیار میں ہوتا وہ خود کو غائب کر لیتی تاکہ عمر کے گھر والوں سے اج اس کا سامنہ نہ ہو۔۔۔پر وہ بے بس اور مجبور تھی۔۔۔

@@@@@@@@@

وہ کمرے میں کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی۔۔۔دروازے کے ناک ہونے پر وہ اپنے خیالوں سے باہر آئی اور جلدی سے دروازہ کھولا۔۔۔سامنے احمر بھائی کو دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔۔۔

"مریم عاشر کہاں ہے کافی دیر سے نظر نہیں ارہا۔۔۔احمر نے فکر سے پوچھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا احمر بھائی وہ صبح سے مجھے نہیں ملے۔۔۔مریم نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔۔۔اس پر گھبراہٹ سوار تھی۔۔۔احمر نے اچھی طرح محسوس کیا اس کے اضطراب کو۔۔۔

"کیا ہوا کچھ کہا کیا عاشر نے تمہیں۔۔۔۔احمر نے اپنی سوچ مطابق اس سے پوچھا۔۔۔

"نہیں احمر بھائی۔۔۔مریم نے کہا۔۔۔وہ اندر اچکا تھا اس کے کمرے میں جبکہ دروازہ کھلا چھوڑ دیا احمر نے

۔۔۔

"کچھ پریشان ہو تم مجھ سے کہے سکتی ہو مریم۔۔۔احمر نے اپنائیت سے کہا۔۔۔

"احمر بھائی, وہ۔۔۔مریم کی زبان لڑکھڑائی۔۔۔

"کہو, کیا ہوا۔۔۔احمر نے اسے کہا۔۔۔

"مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دیں, اپ سب کی تکلیف کا باعث ہے اج کے دن میرا یہاں ہونا, یقین مانیں ہمیں احساس ہے اپ سب کے نقصان۔۔۔

مریم نے آہستہ آواز میں کہا۔۔۔ عمر نے جو بھی کیا ہو اس کی سزا ارسلان اسے دے چکا تھا پر اس کے اپنوں کو درد دے کر وہ لوگ بھی خوش نہ تھے۔۔۔

"بس کرو مریم, معافی ہمیں مانگنی چاہی ئے, تمہیں نہیں, ظلم تمہارے ساتھ ہوا تھا غلط میرا چھوٹا بھائی تھا تم نہیں, ہم سب کے بیجا لاڈ پیار نے اسے بگاڑ دیا۔۔۔ بے جا لاڈ پیار دے کر بگاڑ تو دیتے ہیں بڑے, پر یقین مانو احساس تب ہوتا ہے جب بہت بڑا اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے ہمارے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔۔۔ ہو سکے تو تم ہمیں معاف کر دو, ظلم پر ہم تھے۔۔۔ تمہارے بھائی نے جو کیا وہ کوئی بھی غیرت مند بھائی کر سکتا ہے۔۔۔ وہ اپنی جگہ سہی تھا۔۔۔ احمر نے جھکی نظروں سے اعتراف کیا۔۔۔ اس کے لہجے میں بے انتہا درد تھا

۔۔۔

اس کے جڑے ہاتھوں کو مریم نے کھولا اور کہا۔۔۔

"احمر بھائی بس رہنے دیں پر معاف نہیں کر سکتی عمر گیلانی کو کبھی۔۔۔۔ وہ رو پڑی زبان لڑکھڑائی اسکی۔۔۔

"جانتا ہوں ہمیں معاف کرنا تمہارے لی ئے مشکل ہو گا۔۔۔ اتنا آسان نہیں وہ سب بھولنا۔۔۔ بہت ظلم کیا ہے ہم نے تمہارے ساتھ۔۔۔ خدارا ہمیں کوئی بد دعا مت دو ہم پہلے ہی بہت سے مسائل سے گزر رہے ہیں۔۔۔ سکوں خوشی اس گھر کی رونقیں سب ختم ہو گئیں ہیں۔۔۔ سکوں ہم تینوں بھائی بہن کی زندگی میں نہیں۔۔۔۔ احمر نے درد سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

"میں نے کبھی کسی کو بد دعا نہیں دی احمر بھائی۔۔۔ مریم نے پر سکوں لہجے میں کہا۔۔۔ اس کا پر سکوں انداز صاف واضع کر رہا تھا کہ اس نے کبھی بد دعا نہیں دی تھی ان لوگوں کو۔۔۔

"شاید جو لوگ اللہ کے سپرد اپنے معاملات کرتے ہیں وہ اتنے ہی پر سکوں ہوتے ہیں, اور ایسے لوگوں کا بدلا اللہ خود لیتا ہے۔۔۔ احمر نے کہا۔۔۔ مریم نے حیرت سے ان کو سنا۔۔۔

"ایک بات اج تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ میں سب جان گیا ہوں جمشید کے زبانی کہ اس دن فارم ہاؤس میں کیا ہوا تھا یقین مانو سن کر میرے رونگھٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں اپنے بھائی کے اس ظلم پر۔۔۔ جس بات کو میں معمولی سمجھا تھا اس کی اصل حقیقت جان کر میں شرمندہ ہوں۔۔۔ مجھے لگا تھا تم دونوں میں دوستی تھی پر عمر کا مطالبہ تم نے مانا نہیں جس وجہ سے اس نے کڈنیپ کیا تم کو اور زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔ پر اصل حقیقت تمہارا کردار جان کر میں شاک ہوا۔۔۔ جو کچھ وہ تمہارے ساتھ کرنے کا سوچ رہا تھا جان کر خود پر افسوس ہوا مجھے۔۔۔ مجھے افسوس ہے اور تا عمر تم سے شرمندہ رہوں گا عمر کی اس حرکت پر۔۔۔ یہ ہم سب کے بے انتہا لاڈ پیار کا نتیجہ تھا۔۔۔ وہ حیرت سے احمر بھائی کے اعتراف کو سن رہی تھی۔۔۔

"یقین کرو عاشر تو مکمل بے خبر ہے اس سچائی سے۔۔۔ وہ کچھ نہیں جانتا۔۔۔ اور نا ہم نے اسے کچھ بتایا ہے۔۔۔ عاشر تو بس ساہرا کے ساتھ خوش تھا۔۔۔ بابا سائیں نے اسے مجبور کیا تم سے شادی کرنے پر۔۔۔ عاشر بہت حساس ہے اس لیے عمر کا درد اس نے اپنے اندر چھپا لیا نہ وہ گہرائی میں گیا نہ ہم نے اسے اصل حقیقت سے اگاہ کیا۔۔۔ اگر ہو سکے تو ایک کام کرنا۔۔۔

"وہ کیا احمر بھائی۔۔۔ مریم حیران تھی اس کے التجہ بھرے لہجے پر۔۔۔

"عاشر سے کبھی ذکر مت کرنا عمر کے اصل کردار کا۔۔۔ عاشر سب بھول کر اگے بھڑ رہا ہے تو میں نہیں چاہتا وہ دوبارہ واپس اس جگہ اجائے, وہ برداشت نہیں کر پائے گا یہ سب۔۔۔ احمر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا احمر بھائی, نہ انہوں نے کبھی مجھ سے اس بارے میں بات کی ہے اور نہ میرے اندر اتنی ہمت ہے کہ ان بے رحم لمحوں کو دوبارہ سوچوں۔۔۔ مریم کے لہجے میں کرب تھا۔۔۔

احمر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا۔۔۔۔

"مریم تم میری بہن ہو , اللہ نہ کرے جو تم دوبارہ ان لمحوں کو سوچو۔۔۔اللہ تمہیں بہت ساری خوشیاں دے یقین مانو تمہاری خوشی میں ہی اس گھر کی خوشیاں ہیں۔۔۔میں کوشش کروں گا عائشہ یا بابا سائیں سے تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔احمر کا لہجہ مضبوط تھا۔۔۔

"شکریہ بھائی, اپ نے بہت کچھ کیا ہے میرے لیے۔۔۔ مریم نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

"چلتا ہوں۔۔۔ ذرہ دیکھوں عاشر کہاں ہے۔۔۔ صبح کے بعد سے ملا نہیں۔۔۔احمر نے کہا مریم سے اور واپس مڑنے لگا۔۔ابھی دروازے تک نہیں پہنچا تھا کہ عجیب شور شروع ہوا۔۔۔

"آگ آگ۔۔۔۔ کا شور اٹھا۔۔۔احمر تیزی سے باہر نکلا۔۔۔۔دل گھبرانا شروع ہوا۔۔۔

مریم بھی گھبرا گئی وہ بھی تیزی سے باہر نکلی ان کے پیچھے۔۔۔۔

@@@@@@@@@@

احمر اواز کی طرف گیا جو سیکینڈ فلور سے ارہی تھی۔۔۔ عمر کے کمرے کے باہر کھڑے ملازم نے ہی شور مچایا تھا۔۔۔

"عمر کے کمرے میں اگ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔احمر نے شاک لہجے میں کہا۔۔۔

مریم نے اس کی زبان سے کہے لفظوں پر حیران ہوئی۔۔۔

"دروازہ کھولو۔۔۔احمر نے حکم دیا۔۔۔ملازم نے دروازہ کھولا اور سامنے زمین پر بیچوں بیچ عاشر کو بیٹھا دیکھ کر, اس کا سر گھٹنوں میں تھا۔۔۔احمر کو لگا اس کی جان کسی نے نکال دی ہو۔۔۔

"عاشر باہر نکلو, عاشر سن رہے ہو تم۔۔۔احمر نے چیخ کر کہا۔۔۔احمر کی آواز پر اس نے سر اٹھایا اس کی آنکھیں لہو رنگ تھیں۔۔۔احمر کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔اس نے دوبارہ اپنا سر گھٹنوں پر دے دیا۔۔۔اس کی ایک نظر میں کیا کچھ نہ تھا وہ صرف احمر ہی سمجھ سکتا تھا۔۔۔اس کی شکوہ کرتی نظریں اس کی روح کھینچ گئیں ۔۔۔وہ کانپ اٹھا جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا عاشر یقینن جان چکا تھا عمر کے کی ئے ظلم کے بارے میں۔۔۔ اس کی شکوہ کرتی نظروں نے سب کہے دیا تھا احمر سے۔۔۔۔اس کی جذباتی طبیت سے وہ اچھی طرح اگاھ تھا پر اتنا شدید ریکشن وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"عاشر باہر آئیں, خدا کے واسطے باہر اجائیں۔۔۔مریم نے چیخ کر کہا۔۔۔وہ بے خبر تھی اس کے اس روی ئے کی وجہ سے۔۔۔پر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ خود کو اس اگ کے سپرد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔

"احمر بھائی کچھ کریں عاشر کو بچالیں, میں مر جاؤں گی اس کے بغیر۔۔۔مریم نے تکلیف سے کہا۔۔۔احمر نے نم انکھوں سے اسے دیکھا اور اگ کے بھڑکتے شعلوں کو دیکھا۔۔۔

عائشہ بھی ہانپتی ہوئی پہنچ گئی تھی۔۔۔"عاشر میرے بھائی کیا ہوا ہے باہر آؤ۔۔۔

پر عاشر گونگا اور بہرا بن گیا تھا۔۔۔سب کے چیخنے پر اس نے گردن اٹھائی ضرور تھی پر کہا ایک لفظ بھی نہیں ۔۔۔سب کی نظر اس پر تھی جبکہ عاشر کی نظر بھڑکتی اگ پر تھی۔۔۔

احمر کو اندازہ ہو گیا عاشر کے اگلے قدم کا, اتنا سوچنا ہی اس کی روح کو فنا کرنے لگا۔۔۔

اگ میں کود کر اپنے بھائی کو بچانے کے لی ئے وہ اگے بڑھا اسی لمحے کسی نے اس کا بازو تھاما۔۔۔احمر نے پلٹ کر دیکھا بابا سائیں نے اس کا بازو تھاما ہوا تھا۔۔۔

"احمر تم نہیں ملازم اندر جائے گا۔۔۔رحیم تم جاؤ اندر۔۔۔احد گیلانی نے ضبط سے کہا۔۔۔ان کو ہمیشہ سے عاشر کی جنونی طبیعت سے خار تھا۔۔۔اس وقت بھی وہ اسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔۔۔پر باپ ایک بیٹے کے لی ئے دوسرے بیٹے کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا اس لی ئے احمر کو روکا۔۔۔

"نہیں بابا سائیں, میں ہی جاؤں گا۔۔۔اسی لمحے وہ بغیر کسی پرواہ کے اندر کی طرف بڑھا اگ کے کچھ شعلے اس کے بازو کو چھو گ ئے۔۔۔پر بغیر کسی پرواہ کے احمر کی نظر عاشر پر تھی۔۔۔لمحوں میں وہ اس تک پہنچا اور اس کو تھام لیا۔۔۔

"چلیں جائیں احمر بھائی, مجھے نہیں جینا۔۔۔عاشر نے شدت سے کہا۔۔۔

"عاشر خدا کے واسطے یہاں سے چلو ورنہ اس اگ میں تم اکیلے نہیں میں بھی اپنی جان لے لوں گا۔۔۔چلو میرے ساتھ مجھے, تمہارے بچوں کو خاص کر مریم کو تمہاری ضروت ہے اس کے لی ئے چلو۔۔۔احمر کے کہے آخری لفظوں پر وہ اس کے گلے لگا شدت سے۔۔۔کتنی تڑپ تھی کتنا درد تھا اس کے گلے لگنے میں جسے اندر تک محسوس کیا احمر نے۔۔

"میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا بھائی, میں مریم سے ہی نظر ملا کر جی نہیں پاؤں گا مجھے مرنے دیں پلیز ۔۔۔ایک بار پھر وہ مرد جو کبھی نہیں رو دیا اور جسے شدید نفرت ہوا کرتی تھی مردوں کے رونے سے وہ اپنے بڑے بھائی کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔

احمر اسے خود میں بھینچتا اگ کے شعلوں کو اپنے بازوؤں اور پینٹھ پر برداش کرتا اسے خود سے لگائے گھسیٹتا ہوا باہر لے ایا۔۔۔یہ صرف احمر ہی جانتا تھا کس طرح اس نے اس ہٹے کٹے مرد کا وزن خود پر برداش کیا تھا اس اگ سے اپنے بھائی کو بچا لایا تھا وہ آخر کار۔۔۔۔

احد گیلانی اس کی طرف بڑھے۔۔۔اسی لمحے عاشر احمر کے پیچھے ہوا اور کہا۔۔۔

"میرے پاس مت آئیے گا مجھے اس گناہ میں شریک کر کے مجھے گنہیگار اپنے کیا ہے۔۔۔میں کبھی کسی کو معاف نہیں کروں گا۔۔۔یہ سب اپ کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔عاشر نے درد سے چور لہجے میں کہا۔۔مریم غور سے دیکھ رہی تھی اس کی تڑپ کو۔۔۔اس نے ایک نظر مریم کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم عاشر۔۔۔۔احد گیلانی نے کہا۔۔۔

"اپ اچھی طرح جانتے ہیں میں کیا کہے رہا ہوں۔۔۔اج عمر کی سب یادوں کو اگ لگا دی ہے میں نے اور خود کو بھی اس اگ میں فنا کرنا چاہتا تھا۔۔۔پر یاد رکھیئے گا میں زندہ ہو کر بھی اپ کے لیئے ہمیشہ کے لیئے مر گیا ہوں اتنا سمجھ لیں۔۔۔

عاشر اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔اس نے ایک نظر بھی کسی پر نہ ڈالی۔۔۔مریم اس جنونی شخص کو جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔

عاشر نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔۔۔

احد گیلانی اور عائشہ اس کے پیچھے گئے پر وہ سب سے بے پرواہ ہو گیا تھا۔۔۔ضمیر کی ملامت انسان کی کیفیت کچھ ایسی ہی کر دیتی ہے۔۔۔

@@@@@@@@@

"پلیز احمر بھائی اپ عاشر سے کہیں وہ دروازہ کھول دے۔۔۔

مریم نے فکر سے کہا۔۔۔ایک وہی تھی جو بوکھلائی ہوئی تھی جس کی سمجھ سے باہر تھے یہ حالات۔۔۔

نوشابہ فکر سے دیکھ رہی تھی مریم کو۔۔۔نوشابہ اب تک کئی دفعہ احمر کو تسلی دے چکی تھی پر اب مریم کا یوں پریشان ہونا اسے احساس دلا رہا تھا اب عاشر اکیلا نہیں اس کے ساتھ اس کا بہتریں ہمسفر ہے جو اسے کبھی چھوڑ نہیں سکتا۔۔۔

"صبر کرو کچھ حوصلہ تو اسے اپنے اندر پیدا کرنے دو کہ وہ تم سے نظر ملا سکے, وہ تم سے ناراض نہیں وہ خود سے خفا ہے ہم سب سے خفا ہے۔۔۔ تم سے تو بس وہ شرمندہ ہے, تم سے نظر ملانے کے قابل وہ خود کو نہیں سمجھ رہا۔۔۔ احمر نے دھیمے لہجے میں اسے تسلی دی۔۔۔

"مریم اسے کچھ وقت دو, کچھ وقت لگے گا اسے سنبھلنے میں۔۔۔ اس بات پر یقین رکھو تمہارے شوہر نے جان بوجھ کر کبھی کسی ملازم تک کو تکلیف نہیں دی, وہ خود بھی خوش رہتا تھا اور دوسروں کو بھی خوش رکھنے کی کوشش میں ہلکاں رہتا تھا۔۔۔ وہ ہم سب سے الگ تھلگ رہا ہے ہمیشہ, اسے تو سیاست سے بھی نفرت رہی ہے ہمیشہ سے۔۔۔ تمہیں ایک دفعہ ہوٹل کے روم میں تکلیف دے کر کتنے دن وہ پریشان رہا صرف میں ہی جانتا ہوں, ہو سکے تو صرف اسے معاف کر دینا ورنہ وہ جی نہیں پائے گا۔۔۔

احمر کے ہر اک لفظ میں مریم سے التجہ تھی۔۔۔ احمر کے ہر اک لفظ کی سچائی کو وہ اچھی طرح سمجھ رہی تھی

۔۔۔

"احمر بھائی, میں اپ کو اور عاشر کو معاف کر چکی ہوں, عمر کا معاملا میں نے اللہ کے سپرد کر دیا ہے۔۔۔ یقین کریں ارسلان بھائی کبھی عمر کو مارنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے پر حالات ایسے ہو گئے۔۔۔ مریم کی بات کو احمر گیلانی نے کاٹا اور کہا۔۔۔

"بسس مریم اس بات کی اب صفائی مت دینا, ارسلان اور تم سے کوئی شکوہ نہیں ہمیں, ارسلان نے جو کیا وہ صحیح کیا۔۔۔ تم نے ہمیں معاف کیا یہی بہت ہے۔۔۔ بسس ہو سکے تو عاشر کا گلٹ کم کرنا ورنہ وہ زندہ نہیں رہ پائے گا اس گلٹ کے ساتھ۔۔۔ احمر نے مریم سے کہا۔۔۔

"جی بھائی, عاشر موقع دے تو اسے سمجھا سکوں۔۔۔ مریم نے سکون سے کہا۔۔۔

"اللہ تمہیں اور عاشر کو ایک ساتھ خوش رکھے۔۔۔احمر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اور مریم نے جھکی نظر سے "آمین" کہا۔۔۔

@@@@@@@@

"عاشر دروازہ کھولو, ہمارے لیے نہ سہی, مریم کے لیے کھول دو۔۔۔دیکھو وہ پریشان ہے, ناراضگی ہم سے ہے اس سے تو نہیں۔۔۔احمر نے شام میں اکر اس کے کمرے کا دروازہ بجایا۔۔۔

کافی دیر انتظار کے بعد اس نے دروازہ کھولا۔۔۔احمر جلدی سے اندر ایا۔۔

"پلیز عاشر, سمجھنے کی کوشش کرو, مجھے بھی کافی وقت بعد چلا عمر زیادتی پر تھا اگر مجھے اس کا دوست جمشید نہ بتاتا تو ہمیشہ بے خبر ہی رہتا مجھے افسوس ہے ہم اپنے چھوٹے بھائی پر نظر نہ رکھی جس کا نتیجہ یہ ہوا وہ کب برائی کی طرف چلا گیا ہمیں احساس نہ ہوا۔۔۔غلطی ہم سے ہی ہوئی ہے عاشر۔۔۔

احمر کے لہجے میں افسوس ہی افسوس تھا۔۔۔کچھ کوتاہیاں تو اس سے بھی ہوئیں تھیں جو عمر کی غلطیاں دیکھ نہ سکا۔۔۔

"میں نے اپ سے کہا تھا وہ شراب جیسی حرام چیز کو پینے لگا ہے اب وہ ہر برائی کی طرف جا سکتا ہے اپ نے کہا تھا ایسا کچھ نہیں, اج کل ہر کوئی پیتا ہے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔عاشر نے اسے پرانی بات کا حوالہ دیا جب اس نے پہلی دفعہ عمر کو پکڑا تھا شراب پیتے ہوئے اس وقت وہ انیس سال کا تھا۔۔۔پر تب احمر نے ہی عاشر کو سمجھایا تھا یہ اتنی بڑی بات نہیں اج کل عام ہے ہمارے سرکل میں۔۔

"مجھے احساس ہے اپنی غلطی کا, پیسے شہرت کے غرور نے تباہ کر دیا اس گھر کو۔۔۔احمر نے اعتراف کیا۔۔۔

عاشر سر پکڑ کے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"جو ہونا تھا ہو گیا عاشر خود کو اذیت دینے کا فائدہ۔۔۔احمر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"بھائی اتنا آسان نہیں خود کو معاف کرنا,ایک کمزور عورت پر اتنا ظلم ہم سب نے کیا ہے کیا کچھ ہم نے نہیں کیا اس کے ساتھ ,اپ کیسے پر سکوں ہو سکتے ہیں مجھ سے سانس بھی نہیں لی جا رہی یہ سوچ کر عمر کس بے دردی کے ساتھ جو سلوک کیا مریم سے ,فارم ہاؤس کے روم میں ,وہ اس کی ریکارڈنگ کر رہا تھا اپنے موبائل۔۔۔۔۔عاشر کہتا چلا گیا احمر کو اندازہ ہو رہا تھا اس کرب کا۔۔۔

"انسانیت کی موت اور کیا ہو گی ایک تھپڑ کا اتنا شدید بدلا۔۔۔ایسا تو نہیں تھا ہمارا چھوٹو پھر کب بنا سمجھ نہیں اتا اور اج میں نے سب ختم کر دیا ہے اس کی ہر یاد مٹا دی ہے اپنے اندر سے۔۔۔عاشر کے لہجے میں درد ہی درد تھا۔۔۔

"عاشر تم نے ٹھیک کیا پر مریم کو اتنا پیار اور توجہ دو کہ وہ بھول سکے وہ سارے لمحے۔۔۔میں بھی ان دنوں بہت اذیت سے گزرا جب جمشید نے مجھے اس حقیقت سے اگاہ کیا۔۔۔احمر نے ضبط سے کہا۔۔۔

دونوں بھائی ایک دوسرے کے گلے لگے دل کا بوجھ ہلکہ کر رہے تھے۔۔

@@@@@@@@@@

گھر کا ماحول عجیب ہی ہو گیا تھا۔۔۔ایسا اختتام ہو گا دن کا کسی نے سوچا نہ تھا۔۔۔

"اس گھر کا سکوں تباہ کر کے خود کھانا کھانے کی تیاری ہو رہی ہے,شرم نہیں اتی شوہر نے خود کو کمرے میں بند کیا ہوا ہے۔۔۔تمہیں تو بڑا سکوں اتا ہو گا عاشر کو اس حال میں دیکھ کر۔۔۔عائشہ ربانی نے غصے سے کہا ۔۔۔مریم کو دیکھ کر جانے کیوں اسے غصہ انے لگتا تھا۔۔۔

"میں اپ کے اگے جوابدہ نہیں ہوں اور نہ اپنی صفائی دینا پسند ہے مجھے کسی ایرے غیرے کو۔۔۔مریم نے اعتماد سے کہا۔۔۔

"بہت زبان چلنے لگی ہے تمہاری۔۔۔ میرے دونوں بھائیوں کو مٹھی میں کر کے بہت اکڑ رہی ہو۔۔۔ ویسے تینوں بھائی بھی کہے سکتی ہوں عمر کو بھی تم نے۔۔۔ عائشہ نے طنزیہ لہجے میں کہا اور آخری لفظ جان بوجھ ادھورے رہنے دی ئے۔۔۔

عائشہ ربانی کا مقصد اسے اسی اگ میں جلانا تھا جس میں اج وہ سب جلے ہیں اس کی وجہ سے۔۔۔ عائشہ ربانی کی بات نے اس کے تن بدن میں آگ ہی تو لگا دی تھی۔۔۔ پر لمحوں میں خود کو سنبھال کر بولی تو اس کا لہجہ مضبوط تھا۔۔۔

"آپ سے ایسی چھوٹی بات کی امید ہی تھی مجھے جو سمجھنا ہیں سمجھیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پر ایک بات کہوں اپ مجھ پر توجہ دینے کے بجائے اپنے شوہر اور بیٹی کی فکر کریں اور انہیں اپ کی توجہ کی ضرورت ہے ۔۔۔ مریم کے انداز پر عائشہ کو شدید غصہ ایا اس کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھی اس سے پہلے اس پر ہاتھ اٹھاتی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

"آپی اپ اپنی حد میں رہیں, میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت کسی کو نہیں دی میں نے۔۔۔ عاشر نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

"عاشر تم اس کل کی لڑکی کے لی ئے اپنی بہن کو۔۔۔ عائشہ چیخی تھی عاشر پر۔۔۔

"پلیز آپی, اپ بہن ہو وہ بیوی ہے میری, اپ کو اگر کوئی ذاتی مسئلہ ہے اس سے تو دور رہیں مریم سے پر اسے ذلیل کرنا یا طعنے مارنے سے گریز کریں۔۔۔ عاشر نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

"عاشر تمہیں بھی اب اس کے اگے کچھ نظر نہیں اتا۔۔۔ تم تو ایسے نہیں تھے۔۔۔ عائشہ افسوس کرتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

"آپ کھانا کھائیں گے۔۔۔ مریم نے پوچھا عاشر سے۔۔۔

"میرا موڈ نہیں ہے, تم بچوں کو دیکھ لو۔۔۔ عاشر نے نظر چراتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔ وہ اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں گریز تھا مریم کو براہراست دیکھنے میں۔۔۔ مریم کو احساس ہوا احمر بھائی نے بلکل ٹھیک کہا تھا عاشر اس سے شرمندہ ہے اس لیے اس سے نظر ملانے کے بجائے وہ اس سے نظرین چرا رہا تھا۔۔۔

وہ حیران ہی تھی عمر کے دونوں بھائی اس سے کتنے الگ تھے وہ تو عورتوں کو عزت دینا رشتوں کا تقدس برقرار رکھنے کے قائل تھے۔۔۔ دل میں چند ملال ہی رہ گئے تھے لگتا تھا وہ بھی وقت کے ساتھ دور ہو جانے تھے۔۔۔

@@@@@@@

"میں نے منع کیا تھا پھر کیوں لائی ہو۔۔۔ عاشر نے مریم سے کہا جو اس کے سامنے ٹرے رکھ کے خود بھی ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

"شکر ہے اپ نے دروازہ کھولا ورنہ۔۔۔ مریم نے سرے سے اس کی بات اگنور کی اور اپنی کہنے لگی تھی

۔۔۔

"میں تم سے کیا پوچھ رہا ہوں تم کیا بات کر رہی ہو۔۔۔ عاشر نے مریم کو ٹوکا۔۔۔

"وہی کر رہی ہوں جو ٹھیک ہے۔۔۔ چلیں کھانا کھائیں۔۔۔ مریم نے سکون سے کہا۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں کے بیچ کچھ نہ ہوا تھا۔۔۔

"پلیز مریم, مجھے اور شرمندہ نہ کرو یہ تاثر دے کر جو کچھ میں نے کیا تمہارے ساتھ تم سب بھول کر اگے بڑھ گئی ہو۔۔۔ جو کیا سب غلط فہمی کی بنیاد پر میں نے کیا۔۔۔ ابھی بہت مرحلے مجھے پار کرنے ہیں تم سے معافی مانگنی ہے تم سے اپنی سزا کا تعین کروانا ہے۔۔۔ ابھی بہت سے کام مجھے کرنے ہیں۔۔۔ ابھی ارسلان

بھائی سے بھی معافی مانگنی۔۔۔ وہ اس کے سامنے دوزانو بیٹھ چکا تھا۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بولا تھا۔۔۔ عاشر کا لہجہ یاسیت بھرا تھا۔۔۔

"بسس کریں عاشر, مجھے نہیں چاہیئے اتنا کچھ۔۔۔ مریم نے اس سے ہاتھ نہیں چھڑایا تھا بلکہ اور مضبوطی سے انہیں تھام کر بولی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو مریم ہم سب تمہارے گنہیگار ہیں بہت تکلیف اور اذیت سے گزرنا پڑا ہے تمہیں۔۔۔
عاشر کے لیئے واقعی سب بھولنا اتنا آسان نہ تھا مریم کو احساس ہوا وہ کتنا حساس ہے ہر معاملے میں۔۔۔
باہر سے اتنا سخت دکھنے والا شخص اندر سے اتنا نرم اور حساس جذبات رکھتا ہوگا مریم نے سوچا نہ تھا۔۔۔ وہ اسے بغور دیکھنے لگی۔۔۔

"عاشر میں نے اپ کو معاف کر دیا اور جہاں تک سزا کی تعین کی بات کر رہے ہیں تو وہ میں کیا کسی دوں گی جس نے اپنے قیمتی سال اذیت میں گزارے ہیں (اس سے بڑی سزا کیا ہو گی جو انسان کو خود کی نظروں میں گرادے)۔۔۔ مریم نے سکوں سے کہا۔۔۔

"پلیز مریم مجھے سزا دو تاکہ کچھ حد تک تو میرا ضمیر مطمئن ہو گا۔۔۔ عاشر نے اس کی گود میں سر رکھ کے کہا

۔۔۔

"کیسے بتاؤں عاشر مجھے تو اپ وہی اچھے لگتے ہیں مغرور سے ٹوٹے بکھرے بلکل اچھے نہیں لگتے۔۔۔ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے مریم نے سوچا۔۔۔ یہ بھی ایک طریقہ تھا اسے پر سکوں کرنے کا۔۔۔

"پلیز عاشر بھول جائیں جو ہوا دیکھیں میں بھی کوشش کروں گی بھولنے کی۔۔۔ پر ایک بات کا دکھ ہے اپ نے خود کو مارنے کی کوشش کیوں کی۔۔۔ جانتے ہیں اپ کو کچھ ہو جاتا میرا کیا ہوتا اپ نے بلکل نہیں سوچا۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی وہ آخر میں شکوہ کر گئی۔۔۔

"تمہارا سوچ کر ہی تو خود سزا دینے لگا تھا تمہارے ساتھ کی ہر اک زیادتی نے مجھے کئی موت مارا ہے مریم ----عاشر نے گود میں سر رکھے ہوئے کہا---

"بسسس عاشر اج کے بعد اپ ایسا کچھ نہیں کریں گے کیونکہ میں نے اپ کی ہر اک زیادتی کو معاف کیا, اور یہ میں دل سے کہے رہی ہوں----مریم کے لفظوں کی سچائی کو عاشر نے دل سے محسوس کیا---

"اٹھیں کھانے کو اتنا انتظار نہیں کرواتے گناہ ملے گا اللہ کی بھی ناراضگی ملے گی---مریم نے حکمیہ لہجے میں کہا---

عاشر اس کے حکم پر اٹھا---اج مریم نے اپنے ہاتھوں سے اسے نوالے بنا کر کھلائے جبکہ عاشر نے اسے اپنے ہاتھوں سے----

@@@@@@@@@@

کچھ دن میں عاشر سنبھل چکا تھا یہ سب مریم کی توجہ کا ہی اثر تھا اور دوسری طرف عاشر کی محبت میں وہ نکھرنے لگی تھی---نا عاشر نے ساہرا کا ذکر کیا نہ مریم کی ہمت ہوئی اس بارے میں پوچھنے کی---نوشابہ بھابھی دوبارہ چلنے لگی تھیں ان کی ٹانگ کا پٹا اتر چکا تھا---

احد گیلانی نے عاشر کو منانا چاہا پر ان کی کہے آخری لفظوں نے عاشر کا دل اور دکھا دیا---ان کے دل دکھانے والے لفظ کچھ یوں تھے---

"کس بات کا اتنا سوگ منا رہے تھے جو خود کو اگ میں جھوکنے چلے تھے ہاں---مرا تو تمہارا بھائی تھا جان اس کی گئی اس کا ہجر ہم جھیل رہے ہیں, اس لڑکی کا تو کچھ نہیں بگڑا تھا نا, نہ اس کا ریپ ہوا تھا, نہ اسے بیچا گیا, نہ اسے کوٹھے پر بٹھایا گیا---اس کے ساتھ کچھ نہیں ہوا الٹا تم سے نکاح کروا کے اس کی زندگی سنور گئی ورنہ خوابوں میں بھی تمہارے جیسا شوہر سوچا نہ ہوگا اسے تو سب مل گیا کھویا تو ہم نے عمر کو----احد گیلامی نے

مغرور لہجے میں کہا تھا یہ سب۔۔۔عاشر شاک ہی ہوا یہ جان کر اس کا باپ اچھی طرح جانتا تھا عمر نے مریم کے لیے کیا سوچ رکھا تھا۔۔۔ان کو کوئی فرق نہ پڑا تھا سب جان کر بھی۔۔۔عاشر کے اندر درد جاگا۔۔۔ایک بار پھر زخم ہرے ہو گئے تھے۔۔۔

"بسسس بابا سائیں بسس۔۔۔پھر کبھی ایسی گھٹیا بات سوچنا بھی مت۔۔۔۔مجھ سے بلکل مت کہنے کی کوشش کرنا۔۔۔عاشر اتنا ہی ان کسے کہہ سکا تھا کہ دوبارہ احد گیلانی بولے۔۔۔

"میں نے کیا غلط کہا ہے، جو کہا سچ اور سہی کہا ہے، ہماری سوسائٹی کے لڑکے ایسی عیاشیاں ہی کرتے ہیں عمر نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔غلطی اس لڑکی کی ہے جس نے اسے تھپڑ مار کر اکسایا ورنہ میرا بیٹا صرف دوستی

۔۔۔۔

اب کے عاشر نے ان کی بات کاٹ کر کہا۔۔۔

"بسسس ایک لفظ اور نہیں، اج سمجھ اگیا عمر کو ایسا بنانے میں اپ کا ہی ہاتھ تھا افسوس بابا سائیں افسوس ہوتا ہے اپ کو ایک عورت کا احساس ہی نہیں اس پر کیا گزری۔۔۔اپ کو سمجھانا بیکار ہے۔۔۔

"جاؤ جا کر بیوی کے پلو میں بیٹھ جاؤ۔۔۔احد گیلانی نے غصے سے کہا۔۔۔عاشر ان پر افسوس بھری نظر ڈالتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

خاموشی ناراضگی دونوں باپ بیٹے میں چل رہی تھی۔۔۔

عاشر نے اپنی طرف سے ارسلان قریشی سے مل کر معافی مانگی تھی اور اپنی غلطیاں بھی مان لیں تھیں۔۔۔

مریم کا بھائی بھی اس کی طرح اعلیٰ ظرف نکلا اس نے ارام سے معافی کا سندیسہ دے دیا۔۔۔ساتھ ساتھ احمر گیلانی گیلانی کے لیے شکریہ بھی کہا جن کی وجہ سے مریم کو اسانی رہی اس گھر میں۔۔۔عاشر ارسلان قریشی کے ظرف کا قائل ہوا۔۔۔

@@@@@@@@@

وقت پلٹے گا میری قسمت کی کایا

تمیں ہم بتائیں گے مکافات عمل کے معنی

گھر میں عجیب شور سا سمان بندھ گیا سب سے پہلے عاشر باہر نکلا۔۔۔

مریم ہاتھ میں ڈنڈا لیے اسے مار رہی تھی۔۔۔۔ وہ شاک ہو کر دیکھنے لگا۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا وہ اتنی بے دردی سے کسی کو مار بھی سکتی ہے۔۔۔

سارا گھر جمع ہونا شروع ہو گیا عائشہ کو غصہ ا رہا تھا اس کی اس حرکت پر وہ اسے روکنے کو بڑھی عاشر نے کلائی تھام لی ان کی۔۔۔

"عاشر دیکھ رہے ہو تمہاری بیوی کی حالت۔۔۔ عائشہ نے حیرت سے صدمے کی کیفیت میں کہا۔۔۔۔

"کچھ سوچ کر ہی کر رہی ہو گی, تھک جائے تو پوچھتا ہوں۔۔۔ عاشر کی نظر اب بھی مریم پر جمی تھی جو مارے جا رہی تھی۔۔۔

اتنا کہے کر عائشہ کی کلائی چھوڑ گیا وہ۔۔۔ وہ بھی ساکت کھڑی یہ تماشہ دیکھ رہی تھی اب۔۔۔

"بس کرو مریم مر جائے گا وہ۔۔۔ اب کے عاشر نے ڈنڈا پکڑ لیا کیونکہ خون سے لت پت وجود تڑپ رہا تھا زمیں پر۔۔ وہ جانتا تھا اس سے زیادہ سکت نہ رہی ہو گی اس میں۔۔۔

وہ ڈنڈا اس سے چھین کر پھینک چکا تھا۔۔۔ اچانک وہ عاشر کے سینے پر سر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔ وہ اس کی پینٹھ پر ہاتھ پھیرتا اسے ریلکس کرنے لگا۔۔۔

میرا ذکر پڑھنے والے میرا راستہ نہ چن لیں

سرورق یہ بھی لکھنا مجھے مات ہو گئی تھی

سب حیران پریشان تھے احمر اور نوشابہ ساکت کھڑے تھے۔۔۔

"کیا ہوا مریم۔۔۔اس طرح کا ریکشن تم نے پہلی دفعہ دیا ہے۔۔۔عاشر نے اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس نے گردن اٹھائی اور نوکروں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔عاشر کا حکم ملتے ہی سب ہٹ گ ۓ۔۔۔

"کیا ہوا مریم ایک بار پھر پوچھا اس نے سسکتی مریم کو دیکھ کر۔۔

"میرا تو صرف ایک ہی بھائی تھا اس لیۓ وہ میری حفاظت نہ کر سکا میرے ساتھ وہ سب ہوا پر اس کی اتنی سکیورٹی پھر اس کے ساتھ یہ سب کیوں اور کیسے ہو گیا۔۔۔مریم کے لفظ تھے یا کوئی آری جس نے ایک ہی وار میں عاشر اور احمر کو ذبح کر دیا تھا۔۔۔

اس کے مبہم لفظوں کی معنی ان کے سمجھ میں اگئے تھے۔۔۔نوشابہ اور عائشہ شاک ہو کر اس کے ان لفظوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔

"تم کس کی بات کر رہی ہو مریم۔۔۔عاشر نے مردہ لہجے میں پوچھا اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔احمر کی سب سماعتیں اس کی طرف متوجہ تھیں۔۔۔

"مریم جلدی کہو تم کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔احمر نے اب کے پوچھا۔۔۔اس کا دل ڈوب رہا تھا۔۔۔دل کی رفتار حد سے زیادہ تھی۔۔۔

اس نے انگلی سے اشارہ کیا اور سب کو لگا ان کے پیروں سے واقعی زمیں کھینچ لی گئی ہو جیسے۔۔۔

اس کا اشارہ پری کی طرف دیکھ کر۔۔۔سب نے سانس ہی روک لی تھی۔۔۔احد گیلانی کا کافی پرانا ڈرائیور یہ حرکت کرے گا کوئی سوچ نہیں سکتا تھا۔۔۔

"عاشر ایسا کیوں ہوا۔۔۔ مریم نے دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ دیا وہ سسک رہی تھی۔۔۔ جسے اس نے مارا تھا وہ ادھ مری حالت میں زمیں پر پڑا تھا۔۔۔

عائشہ اور احمر ایک جست میں پری کی طرف بڑھے۔۔۔ عائشہ کے اتنا پوچھنے کی دیر تھی "پری ڈرائیور انکل نے کیا کیا۔۔۔

پری نے ڈرتے ڈرتے سب بتا دیا۔۔۔ اس کے جسم کے نازک حصوں پر کس طرح کرتے تھے ڈرائیور انکل

۔۔۔

اس لمحے عائشہ کا دل چاہا زمین پھٹ جائے اور اس میں سما جائے۔۔۔ جسم بے جان ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ وہ بے جان مورت بنی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ زندہ موت کیا ہوتی ہے اج عائشہ کی سمجھ ایا تھا۔۔۔

احمر کے دل کی کیفیت عجیب تر ہوئی تھی۔۔۔ عاشر کی برداشت سے باہر تھا وہ کیا تسلی دیتا مریم کو۔۔۔

اسی لمحے ڈھڑام سے کسی کے گرنے کی آواز آئی۔۔۔ گرنے والا کوئی اور نہیں احد گیلانی تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@@

احد گیلانی ہاسپٹلائز تھے اور دوسری طرف عائشہ ربانی نے استعفیٰ دے دیا۔۔۔ یہ ایک بہت بڑا شاک تھا سب کے لیئے میڈیا اور ان کی اپنی پارٹی بلکہ اپوزیشن پارٹیز کے لیئے حیرت کا مقام تھا۔۔۔

گھر میں ایک بار پھر عجیب دکھ کا ماحول بندھ گیا۔۔۔ سب نے بمشکل اپنے اپ کو سنبھالا ہوا تھا۔۔۔

کچھ دیر میں عاشر کو ہاسپٹل جانا تھا کیونکہ احد گیلانی وہاں ایڈمٹ تھے جبکہ احمر الریڈی وہاں تھا۔۔۔

مریم عاشر کے پاس کھڑی تھی اسی وقت ملازمہ سامان لا رہی تھی۔۔۔ ملازمہ کے ہاتھ میں بیگز دیکھ کر عاشر نے پوچھا۔۔۔ "یہ کس کا سامان ہے۔۔۔

"یہ میرا سامان ہے عاشر, میں جارہی ہوں اپنے گھر۔۔۔عائشہ نے کہا اور اسی وقت نوشابہ اس کی بات سن کر پاس آئی۔۔۔

"پر آپی کچھ دن ٹھہر جائیں۔۔۔عاشر نے کہا۔۔۔

"عائشہ بھابھی ٹھہر جائیں۔۔۔نوشابہ نے بھی کہا۔۔۔جبکہ مریم خاموش تھی۔۔۔

"نہیں مجھے چلے جانا چاہیئے, میری بیٹی کو ماں اور باپ دونوں کی ضرورت ہے۔۔۔عائشہ نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔اسے اپنی غلطیوں کا احساس ہو گیا تھا۔۔۔ساری غلطی اس کی تھی جس نے کبھی اپنی بیٹی کی طرف توجہ نہ دی اپنا سارا وقت کیریئر کو دیا۔۔۔کاش کیریئر کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹی اور شوہر پر توجہ دیتی تو اج حالات مختلف ہوتے۔۔۔وہ تو اپنے ہاتھوں سے اپنا آشیانہ تباہ کر چکی تھی۔۔۔

"پر آپی۔۔۔کچھ کہتا پھر خاموش ہوا۔۔۔مریم جانے لگی کیونکہ اسے مناسب نہ لگا ان کے بیچ کھڑے رہنا ۔۔۔

"مریم بھابھی رکیں۔۔۔عائشہ نے جلدی سے کہا۔۔۔

وہ پلٹی ان کے پکارنے پر پہلی دفعہ عائشہ نے عزت سے اسے بلایا تھا۔۔۔

"جی آپی۔۔۔مریم نے مدہم لہجے میں کہا۔۔۔

"ہو سکے مجھے معاف کر دو, میں نے بہت ظلم کیا تم پر, بہت ظالم بن گئی تھی, میں نے عمر کے قتل کو اہمیت دی بجائے تمہارا درد سمجھنے کے۔۔۔اج مجھے احساس ہو گیا ہے میرا بھائی غلط تھا تم سہی تھی مجھے تمہارے درد کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔ہم نے دولت کے غرور میں گم تھے احساس ہی نہیں ہوا کتنا کچھ قیمتی کھو رہے ہیں ۔۔۔میں تمہاری اور نوشابہ بھابھی سب کی گنہگار ہوں, مجھے معاف کر دو میری بیٹی کے لیئے دعا کرنا

۔۔۔عائشہ کہتی شدت سے رو پڑی اور دونوں کے سامنے جھکی پر مریم نے ان کو روک لیا اور ان کے جڑے ہاتھ کھولے اور کہا۔۔۔

"بس کریں اپی, اپ کی تسلی کے لی ۓ میں نے اپ کو معاف کیا پری کے لی ۓ ہمارا پیار اور دعائیں ہیں۔۔۔ اللہ نے چاہا وہ اس فیض سے نکل ہی آئے گی۔۔۔

اب کے اس نے نوشابہ سے کہا۔۔۔

"میں ہمیشہ اپ کو بانجھ کہا, جانے کیسے کیسے لفظوں سے تکلیف دی۔۔۔ بانجھ اپ نہیں , میں تھی, جو ماں بن کر بھی ماں کا فرض نہ نبھایا پر اپ نے تو سب بچوں پر ممتا نچھاور کی, اپ کا جذبہ عزیم ہے نوشابہ بھابھی ۔۔۔ میری لاپرواہی کی میری بیٹی کو سزا ملی ہے دولت شہرت کے نشے نے مجھے تباہ کر دیا مجھے معاف کر دیں ۔۔۔ عائشہ نے درد سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

"عائشہ میں یہ بھی نہیں کہے سکتی جو ہونا تھا سو ہو گیا پر یہ ضرور کہوں گی بھول جاؤ اگے بڑھو ورنہ پری کا کیا ہوگا اس کے سامنے ساری عمر پڑی ہے یہ غم اپنے سینے میں دفن کر لو ورنہ پری کی زندگی ادھوری رہ جائے گی ۔۔اس کے انے والے کل کا سوچو, اس غم کو پینے میں ہی بھلائی ہے تمہاری اور پری کی۔۔۔ پری کو اس ادھورے پن کا احساس مت ہونے دو ورنہ وہ اپنا اعتماد کھو دے گی۔۔۔ نوشابہ کے لہجے ہر اک لفظ میں سچائی تھی جس کا مفہوم عائشہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔۔۔

"جو ہوا وہ یہیں پر ختم کر جاؤ وہاں بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اس بات کو یہیں دفن کر دو جس طرح ہم نے اس سچائی کو دفن کر دیا اپنے اندر۔۔۔ نوشابہ نے اس کی کتنی مشکلیں آسان کر دیں تھیں کتنے خوف اور وسوسے لے کر جا رہی تھی کہ اپنے شوہر کو اب کیا بتائے اور کتنا بتائے پر نوشابہ نے اسے احساس دلایا اسے کہ

اس بات کو دفن کر دینا اپنے سینے میں اسی میں بہتری ہے۔۔۔عائشہ کو یہی مناسب لگا اب اپنے شوہر کو نہ بتانے کا اٹل فیصلہ وہ کر چکی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

سماہرا بیڈ پر لیٹی تھی کتنے دنوں سے اسے بخار تھا۔۔۔زویا نے اچھی دوست ہونے کا فرض ادا کیا۔۔۔اس کی بھرپور تیمارداری کی۔۔۔

"اج کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔زویا نے پوچھا۔۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔سماہرا نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"اگر ٹھیک محسوس کر رہی ہو تو آؤ ڈائننگ پر ناشتہ کرو کچھ اچھا محسوس کرو گی۔۔۔زویا نے کہا اج سماہرا اسے کچھ بہتر لگی۔۔۔

"ہمم آتی ہوں۔۔۔سماہرا نے کسمسا کر کہا۔۔۔

"او کے آئی ایم ویٹنگ جلدی سے آؤ۔۔۔اتنا کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی اور وہ فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف بڑھی۔۔۔

سماہرا بالوں میں بینڈ ڈالتی ہوئی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی۔۔۔زویا نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔رف حلیےئ میں بھی وہ قیامت خیز حسن کی ملکہ لگی تھی زویا کو۔۔۔اسے دیکھ کر کوئی کہہ نہیں سکتا تھا وہ دو بچوں کی ماں ہے۔۔۔زویا کو دکھ ہوا اس کے لیےئ۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔سماہرا نے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں تم ناشتہ کرو۔۔۔زویا نے کہا اور دوبارہ اخبار دیکھنے لگی۔۔۔

"اتنا غور سے کیا پڑھ رہی ہو ایسی کون سی خبر آ گئی اخبار میں۔۔۔ مجھے تو زہر لگتا ہے اخبار پڑھنا۔۔۔ شاید اتنے دنوں کی مسلسل بیماری کی وجہ سے وہ چپ ہی تھی۔۔۔ اس لیئے اج ساہرا بول رہی تھی اتنا ورنہ چپ رہتی تھی زیادہ تر۔۔۔

"تین دن سے مسلسل یہی خبر گردش کر رہی ہے کہ تمہاری نند عائشہ ربانی نے سیاست چھوڑ دی اور احد گیلانی تمہارے سسر ہاسپیٹلائز ہیں انہوں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔۔۔ فی الحال سارا میڈیا اسی خبر کو کوریج کر رہا ہے اور اصل بات معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے پر واقعی بہت شاکنگ ہے یہ کہ اتنا عروج پر چل رہا تھا عائشہ ربانی کا سیاسی کیریئر اس طرح چھوڑ دیا یقین نہیں آتا۔۔۔ زویا نے اسے تفصیل بتائی۔۔۔

"واٹ اتنی بڑی بات ہو گئی تم نے بتایا نہیں زویا۔ ساہرا نے حیرت سے کہا۔۔۔

"کیا بتاؤں تم خود اتنا کٹ آف ہو کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔ اج ہی تو ٹھیک ہوئی ہو۔۔۔ بتانے والی تھی۔۔۔ زویا نے سکون سے کہا۔۔۔ پھر وہ دونوں ناشتہ کرنے لگیں کافی دیر بات ہوتی رہی اس موضوع پر۔۔۔

ابھی دونوں ناشتہ کر کے بیٹھی تھی کہ زویا کا موبائل بجنے لگا۔۔۔ اس نے کال کاٹی۔۔۔ دوبارہ کال آئی اور زویا نے کاٹ دی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ کس کی کال ہے۔۔۔ ساہرا نے پوچھا۔۔۔

"تمہارے شوہر عاشر کی ہے جسے پکا یقین ہے کہ تم میرے پاس ہو۔۔۔ جھوٹ بول بول کر تھک گئی ہوں اس لئے اب کال ہی نہیں اٹھاتی اور کیا کروں۔۔۔ زویا نے بیزار کن لہجے میں کہا۔۔۔ زویا کسی صورت ساہرا کا مان توڑ نہیں سکتی تھی۔۔۔

ایک بار پھر کال آئی زویا اس سے پہلے کہ کاٹتی ساہرا نے اٹھالی۔۔۔

عاشر شاید اتنے غصے میں تھا کہ بغیر سوچے نہ سلام نہ دعا کے سیدھا بولنا شروع ہو گیا۔۔۔اس کا لہجہ سخت اور دوٹوک تھا۔۔۔

"زویا اب فون نہیں کروں گا ڈائریکٹ گھر آؤں گا مجھے پتا ہے ساہرا یہیں ہے۔۔۔ کیسی دوست ہو تم اسے سمجھانے کے بجائے الٹا اس کا غلط کام میں ساتھ دے رہے ہو یہاں سب پریشان ہیں خاص کر اس کے ماں باپ اس کی گمشدگی پر اور تم نے اسے چھپایا ہوا ہے۔۔۔ آئے وارن یو زویا۔۔۔

اس سے پہلے عاشر غصے میں اور کچھ کہتا ساہرا نے جلدی سے کہا۔۔۔

"ہاں زویا کے پاس ہوں میں۔۔۔ کہو کیا کہنا ہے۔۔۔ ساہرا نے اس کی بات کاٹ کر دوٹوک لہجے میں کہا تھا

۔۔۔

عاشر اس کی آواز سن کر پرسکون ہوا اور کہا تو بس اتنا کہ "تم واپس آؤ گھر۔۔۔۔

"مجھے طلاق چاہیئے عاشر احد گیلانی۔۔۔ روڈ لہجے میں ساہرا نے کہا۔۔۔

"گھر آؤ پھر بات ہو گی۔۔۔ عاشر کا لہجہ ہنوز نرم تھا۔۔۔ جس پر ساہرا نے خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا۔۔۔

"اوکے آ رہی ہوں۔۔۔ پھر بھی میری ڈیمانڈ وہی ہو گی۔۔۔ لہجہ نرم نہ سہی پر پہلے جیسا روڈ نہ تھا ساہرا کا۔۔۔ پر انداز اٹل تھا اب بھی۔۔۔

"کب آ رہی ہو۔۔۔ عاشر کا وہی نرم انداز تھا۔۔۔

ساہرا حیران ہی تھی اس شخص کی برداشت پر۔۔۔ عاشر کا یہی انداز اسے اور احساس جرم میں مبتلا کرنے لگتا ۔۔۔ وہ اسے کچھ کہتا کیوں نہیں وہ طلاق مانگتی ہے تو اس پر کوئی گھٹیا الزام کیوں نہیں لگاتا کہ وہ کسی اور کے چکر میں ہے یا کوئی اور گھٹیا الزام۔۔۔ وہ عام مرد بن جاتا تو شاید ساہرا اس کے ساتھ گزارا کر لیتی پر اس کی اعلیٰ ظرفی اسے اور اذیت دیتی احساس جرم بڑھاتی تھی اس کا۔۔۔ عاشر کا رویہ ساہرا کو ذہنی اذیت سے دوچار

کرتا تھا۔۔۔وہ جتنا چاہے بدتمیزی کر لیتی پر اس کا رویہ نرم ہوتا وہ کبھی غصہ نہ ہوتا تھا اس پر۔۔۔دنیا کے لیے عاشر روڈ اور وگینٹ بندہ تھا پر سماہرا کے لیے ہمیشہ سے بہترین شخص تھا اس نے آج تک اس سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی۔۔۔اس نے نا صرف محبت کی تھی بلکہ اج تک اسے نبھاتا رہا تھا کبھی ایک حرف شکایت کا بھی نہ کرتا تھا اس سے۔۔۔یہی عاشر کی خوبیاں اس کا احساس جرم بڑھانے لگتیں تھیں ۔۔۔وہ اندر ہی اندر گھٹنے لگی تھی۔۔۔

"کوشش کروں گی کل تک ورنہ پرسوں تک پہنچ ہی جاؤں گی۔۔۔اتنا کہہ کر کال کاٹ دی اس نے بغیر عاشر کا جواب سنے۔۔۔

"سماہرا اسے سچ بتا دو اتنا اس کا حق ہے, تم نے اس سے اس کا بیسٹ فرینڈ چھینا ہے۔۔۔زیان عالم بے گناہ اسے اس الزام سے نجات دو وہ سب کی نظروں میں دوبارہ سرخرو ہو سکے۔۔۔

"مجھ میں اتنی ہمت نہیں زویا۔۔۔وہ اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں میں چھپائے رو پڑی شدت سے۔۔۔

زویا کو تکلیف ہوئی اپنی دوست کی بے بسی پر۔۔۔واقعی انسان گناہ آسانی سے کر لیتا ہے پر اپنے گناہ کا اعتراف کرنے سے ڈرتا ہے۔۔۔کاش انسان گناہ کرنے سے پہلے اتنا ڈرے تو بہت سے خسارے سے بچ سکے۔۔۔

"بے شک انسان خسارے میں ہے۔۔۔

@@@@@@@

عاشر انکل کو بتا چکا تھا سماہرا خیریت سے ہے۔۔۔جیسا اس نے کہا تھا وہ دو دن بعد شام میں اس کے گھر پہنچی تھی۔۔۔عاشر انتظار کرتا رہا وہ اپنے انے کا بتائے گی تو لینے پہنچ جائے گا۔۔۔پر سماہرا نے اسے بتانا ضروری نہ سمجھا۔۔۔

وہ شام میں لان میں بیٹھا تھا احمر اور نوشابہ بھی وہیں تھے۔۔۔ مریم بچوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔۔۔اور وہ لوگ چائے کے ساتھ لطف اندوز ہونے کے ساتھ بچوں اور مریم کو دیکھنے میں مصروف تھے۔۔۔۔

سماہرا نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔۔۔سب چونکے سوائے عاشر کے۔۔۔

سلام کا جواب سب نے دیا۔۔۔

"آؤ بیٹھو سماہرا۔۔۔کیسی ہو۔۔۔احمر گیلانی نے کہا۔۔۔۔

"جی بھائی ٹھیک ہوں,اپ سب کیسے ہیں احمر بھائی نوشابہ بھابھی۔۔۔اس نے ایک نظر مریم پر ڈالی جو بچوں کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔بچے اپنی ماں کو کیا پہچانتے جو کبھی ان سے ملی ہی نہیں۔۔۔۔

"ہمم ٹھیک ہیں۔۔۔احمر اور نوشابہ نے کہا۔۔۔نوشابہ نے چائے سرو کی جسے سماہرا نے تھاما۔۔۔

مریم نے بغور دیکھا سماہرا کو جو تصویروں سے بھی زیادہ حسین لگی تھی اسے۔۔۔اتنا حسن دیکھ کر چونکی تھی وہ۔۔۔ سماہرا نے ایک نظر اس پر ڈال کر دوبارہ نہ دیکھا سماہرا کو مریم معصوم اور کم عمر لگی۔۔۔ سوچ کر افسوس ہوا کس طرح اس کا نکاح عاشر سے ہوا تھا۔۔۔عاشر نے اسے حقیقت بتا دی تھی۔۔۔

مریم خاموشی سے اندر چلی گئی دکھی دل کے ساتھ۔۔۔۔عاشر اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

چائے دو گھونٹ بھرنے کے بعد سماہرا نے کہا۔۔۔

"کیا میں کچھ دیر اکیلے میں بات کر سکتی ہوں عاشر سے۔۔۔۔سماہرا ڈائریکٹ مدعے کی بات پر آئی۔۔۔

"ٹھیک ہے ہم اندر جاتے ہیں یا تم دونوں اندر جا کر بات کر سکتے ہو۔۔۔احمر نے کہا۔۔۔

"آپ لوگ اندر جائیں میں یہی پر بات کروگی عاشر سے۔۔۔سماہرا نے انکھ بھر کے دونوں بچوں کو دیکھا جو نوشابہ کے ساتھ اندر جا رہے تھے۔۔۔

@@@@@@@@@@@

عاشر کو افسوس ہوا ساہرا کو لان میں بات کرنے سے , پر وہ خاموشی سے بیٹھا رہا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے سے کترا رہے تھے۔۔۔

چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ساہرا نے کہا۔۔۔

"مجھے طلاق چاہیئے تم سے۔۔۔

"سوری میں نہیں دے سکتا۔۔۔ عاشر نے صاف لفظوں میں کہا۔۔۔

"آخر چاہتے کیا ہو تم۔۔۔ ساہرا نے تند لہجے میں کہا۔۔۔

"تم سے کچھ چاہا کب ہے میں نے۔۔۔ عاشر کے لہجے میں شکوہ سا آگیا۔۔۔ ساہرا کو ایک درد سا اپنے اندر اٹھتا محسوس ہوا۔۔۔ ساہرا کی نظر میں عاشر ایک چاہے جانے والا شخص تھا پر وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی جو کسی اور کا اسیر تھا۔۔۔ پر عاشر کا درد وہ محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

"یہی تو کہہ رہی ہوں میں نے تمہیں کوئی سکھ , کوئی خوشی نہیں دی, نا اچھی بیوی بن سکی , نا اچھی ماں ہوں پھر بھی مجھے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہو آخر کیوں۔۔۔ ساہرا نے اپنی غلطیاں گنوائیں کہ شاید اس کی نظر بدل جائے۔۔۔

"ساہرا یہ سب اتنی بڑی وجوہات نہیں جس کے لیئے تم سے علیحدگی چاہوں میں۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے واپسی کے راستے بند ہو جائیں جب تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو تو تمہارے لئے میرے پاس آنے کے راستے کھلے ہوں۔۔۔ عاشر نے سہولت سے کہا۔۔۔

"تمہارے پاس اپنی بیوی ہے تو پھر مجھے اس طرح خود سے باندھے رکھنے کا کیا فائدہ ہے میں نے کہا نہیں مجھ سے یہ سب برداشت نہیں ہو گا مجھے اس بے نام رشتے سے آزاد کرو۔۔۔ ساہرا نے کہا۔۔۔ اس بار اس نے

نظریں چرائیں۔۔۔اس کا نظر چرانا صاف ظاہر کر رہا تھا وہ صرف بہانہ بنا رہی تھی۔۔۔پچھلے پانچ سالوں سے ان کے رشتے میں یہی ہوتا رہا تھا۔۔۔

"سماہرا میں جانتا ہوں مریم وجہ نہیں اس طلاق کی۔۔۔تم اصل وجہ بتاؤ میں آزاد کردوں گا تمہیں۔۔۔نا میری دوسری شادی تمہارا پرابلم ہے اگر تمہیں پرابلم ہوتی تو چار سال پہلے تم مجھ سے علیحدگی اختیار کر لیتی اور طلاق کا مطالبہ کر لیتی پر ایسا کچھ نہیں کیا تم نے پھر اج کیوں خود کی زندگی تباہ کرنا چاہتی ہو۔۔۔عاشر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں کرنا چاہتی ہوں میری مرضی میری زندگی ہے بس عاشر میرا فیصلہ یہی ہے اور آخری ہے۔۔۔سماہرا نے چڑ کر کہا۔۔۔

"سوری میں ایسا کچھ نہیں کروں گا تم امریکہ جانا چاہتی واپس چلی جاؤ انکل آنٹی اب تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔میں خود انکل آنٹی سے بات کرلوں گا جیسے چاہو ویسے رہو کوئی تم سے کچھ نہیں کہے گا۔۔۔عاشر نے ایک تجویز دی۔۔۔

"عاشر میں فیصلہ کر چکی ہوں اور تمھیں میری بات ماننی ہوگی۔۔۔سماہرا کا انداز دو ٹوک تھا لہجہ اٹل تھا۔۔۔وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ اپنی سزا کا انتخاب کر چکی تھی۔۔۔عاشر کو اس بے نام رشتے میں باندھے رکھنا زیادتی لگتی تھی اسے۔۔۔سماہرا چاہتی تھی وہ کھل کے جی ئے اپنی زندگی اپنی دوسری بیوی کے ساتھ۔۔۔اس کی دوسری بیوی پر سماہرا نامی تلوار نہ لٹکی رہے تاکہ وہ کھل کے جی سکے اور اپنے شوہر سے بے انتہا محبت کرے یہ سوچ کر اس کا شوہر صرف اس کا ہے کسی اور کا نہیں۔۔۔کتنی عزیم عورت کیوں نہ ہو پر شوہر کا بٹوارہ اسے قبول نہیں اتنا سماہرا سمجھتی تھی۔۔۔پر سماہرا اپنے گلٹ میں خود کو تباہ کرنے کا ٹھان چکی تھی۔۔۔

"سوری ساہرا, تم مجھے وجہ دو, میں تمہاری بات مان لوں گا۔۔۔ عاشر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے روبرو ہوا ۔۔۔اس نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا تھا۔۔۔ ساہرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"جانتا ہوں , نہ تم اچھی بیوی بن سکیں اور نہ اچھی ماں پھر بھی تم میرے دو بچوں کی ماں ہو اور مجھے نہیں سمجھ میں آتا کہ میں تمہیں کیوں طلاق دوں, میرا ضمیر اجازت نہیں دیتا۔۔۔ جانے کیوں مجھے ایسا لگتا ہے تم خود کو تباہ کرنے کا ٹھان چکی ہو اور یقین مانو میں اس میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا جب مجھے یقین آ جائے گا اس طلاق میں تمہاری بہتری ہے تو میں آزاد کر دوں گا۔۔۔ کبھی میں تم سے شدید محبت کرتا تھا اس محبت کا تم نے خود گلہ گھونٹا ہے ساہرا۔۔۔ پھر بھی اس محبت کی بچی کُچی کچھ سانسیں بھی تمہارا برا نہیں چاہتیں۔۔۔ مجھے کوئی ایک وجہ تو دو تو میں تمہیں طلاق دوں ایک وجہ بس ایک وجہ۔۔۔

ساہرا نے شدت سے عاشر کی بے چینی محسوس کی۔۔۔ اب کے حوصلہ کر کے ساہرا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

"کیا یہ وجہ کافی نہیں ہے کہ میں نے زیان پر جھوٹا الزام لگایا اسے رسوا کر دیا اس کے اپنوں میں... تم دونوں کی بچپن کی دوستی توڑ دی میں نے۔۔۔ کیا یہ وجہ کافی نہیں ہے۔۔۔ مجھے معاف کر دو عاشر میں نے گناہ کیا, میں غلط تھی۔۔۔ زیان کی نیت صاف تھی فتور تو میری نیت میں تھا میں حاصل کرنا چاہتی تھی زیان کو۔۔۔ عاشر کے ہاتھ اس کے کندھوں سے گر گئے وہ شاک ہو کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ اپنی کہتی چلی گئی پر عاشر کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

چند دنوں میں کتنا کچھ سہے چکا تھا وہ شخص اج ایک اور صدمہ, عاشر کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

"عاشر مجھے معاف کر دو۔۔۔ میں تمہارے قابل نہیں۔۔۔ ساہرا نے سسکتے ہوئے کہا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے, دور ہو جاؤ میری نظروں سے نا میں تمہیں کبھی معاف کروں گا نہ کبھی خود کو کر سکتا ہوں جو تم نے اور میں نے زیان کے ساتھ کیا ہے۔۔۔ نکل جاؤ پھر کبھی اپنی شکل مت دکھانا مجھے۔۔۔ میں اپنے پیار کو نبھاتے نبھاتے اپنی دوستی سے بے وفائی کر گیا۔۔۔ ایک دفعہ سچ کہے دیتی چھوڑ دیتا تمہیں, میرا دوست میرا بھائی کیوں چھینا مجھ سے۔۔۔ وہ کہتا رہا اپنی صفائیاں دیتا رہا اور میں تمہاری محبت میں اندھا ہو کر اس کی سچائی دیکھی نہیں اور تمہاری مکاری کو پہچانا نہیں۔۔ نکل جاؤ اس سے پہلے کچھ غلط کر بیٹھوں میں۔۔ اس کے لہجے میں نفرت کی چنگاری تھی۔۔۔

ساہرا مردہ قدموں سے ناکام اور شکستہ ہو کر اس کے گھر سے نکلی تھی۔۔۔ پہلے تو وہ صرف اپنی نظروں میں گر گئی تھی اب تو وہ سب کی نظروں میں گر چکی تھی۔۔۔

@@@@@@@@@@

مریم عاشر کے پاس اکر کھڑی ہوئی جو کتنی دیر سے کمرے کی کھڑکی کے پاس کھڑا باہر دیکھے جا رہا تھا۔۔ بغیر پلکیں جھپکے ایک ہی منظر پر نظریں جمائے وہ دیکھتا رہا۔۔ اس نے مریم کے آنے کو بھی محسوس نہ کیا۔۔ مریم حیران تھی ساہرا کے اس طرح چلے جانے پر سب نے صرف عاشر کے آخری الفاظ سنے جب اسے نکلنے کا حکم دے رہا تھا۔۔۔

"عاشر۔۔۔ مریم نے دھیمے لہجے سے پکارا۔۔۔ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

عاشر ساکت تھا اس نے ایک بار پھر پکارا۔۔۔ جس پر وہ چونکا۔۔۔

ایک دم جلدی سے باہر کی طرف نکلا۔۔۔ مریم اس کے پیچھے کمرے سے باہر آئی۔۔۔ دل کو دھڑکا لگا جانے اب کیا کرے عاشر۔۔۔

عاشر رات کے اس پہر احمر کے روم کا دروازہ ناک کیا۔۔۔

دروازہ نوشابہ بھابھی نے کھولا۔۔۔عاشر کو دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔

"عاشر کیا ہوا اس وقت خیریت۔۔انہوں نے حیرت سے کہا۔۔

"مجھے معاف کر دیں بھابھی ماں, اپ نے اتنی دفعہ کہا تھا ایک دفعہ زیان کی سن لوں, میں نے نہیں سنی, ساہر اپر اندھا یقین کیا اگر اج وہ خود نہ بتاتی تو ہمیشہ بے خبر ہی رہتا۔۔۔عاشر نے تکلیف سے کہا اس کے لہجے میں دکھ تھا۔۔۔

"عاشر اندر آؤ بیٹھو۔۔۔۔احمر بھی دروازے پر آگیا اور اس کا ہاتھ تھامے اندر لے ایا۔۔۔

وہ نوشابہ بھابھی کے قدموں میں جا بیٹھا تھا۔۔۔۔

"میں دوست کا مان نہ رکھ سکا مجھے معاف کر دیں بھابھی۔۔۔آپ نے کتنا سمجھایا میں الٹا آپ سے ناراض ہونے لگتا تھا۔۔۔

"عاشر ریلکس ہو جاؤ تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔ہمارا سماج ہی ایسا ہے جس طرح کے حالات تھے اس میں ہمیشہ عورت کو سہی اور مرد کو غلط سمجھا جاتا۔۔۔

"میں نے بہت غلط کیا زیان کی ایک نہ سنی۔۔۔اس نے ہمیشہ میرا بھلا چاہا۔۔۔

"بسسس کرو عاشر, جاؤ آرام کرو, جو ہونا تھا سو ہو گیا, اج بھی تم ایک قدم بڑھاؤ گے میرا زیان دو قدم بڑھائے گا, یہ بات ایک بہن اپنے بھائی کے لیئے نہیں یہ ایک ماں اپنے بیٹے کے لیئے کہے رہی ہے کیونکہ اسے پالا تو میں نے ہی ہے۔۔۔تم بدلے تھے پر زیان آج بھی نہیں بدلا تمہارے لیئے۔۔۔عاشر تم ایک قدم بڑھا کر تو دیکھو۔۔۔نوشابہ بھابھی کے لہجے میں یقین تھا۔۔۔

"بھابھی میں نے اپ کا بہت دل دکھایا تھا۔۔۔میں کسی کا ہو نہیں سکا۔۔۔

اب کے احمر نے اسے اٹھایا اور کہا۔۔"چلو عاشر تمہیں آرام کی ضرورت ہے آؤ مریم تم بھی۔۔۔

مریم ان دونوں بھائیوں کے پیچھے کمرے سے نکل آئی۔۔۔نوشابہ اپنے آنسو پونچھنے لگی کہ خدا نے اس کے بھائی کو بے قصور ثابت کیا آخر۔۔۔

@@@@@@@@@@

زیان نے جیسے ہی ہاسپیٹل کے روم میں قدم رکھا سب خاموشی سے نکل گئے۔۔۔احسن صاحب اور اس کی بیوی کی آنکھوں میں التجا تھی اس سے کہ وہ ان کی سر پھری بیٹی کو سمجھالے اور اس جنونی کیفیت سے نکالے۔۔۔

ساہرا نے ایک نظر اسے دیکھ کر دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

"بسسس کرو ساہرا خود کو سزا دینا اس طرح نہیں گزرتی زندگی۔۔۔خود کو ختم کر لینا کسی مسئلے کا حل نہیں ۔۔۔۔

زیان کے لہجے میں دکھ تھا اس کے لیے کیا حالت بنالی تھی اس نے اپنی ایسی تو نہ تھی سمارا۔۔۔زندہ دل خوش مذاج حسین تر ہوا کرتی تھی وہ۔۔۔

"تو کیا اتنے بڑے گناہ کی معافی مانگ لینا اس مسئلے کا حل ہے۔۔۔۔ساہرا نے نظریں چرا کر کہا۔۔۔

"تم مانگ کر تو دیکھو وہ بھی مل جائے گی۔۔۔پر خدارا خود کو تباہ مت کرو, چاچا چاچی کی جان بستی ہے تم میں , تمہیں کچھ ہوا وہ بھی مر جائیں گے پلیز ایسا نہ کرو۔۔۔خودکشی حرام ہے اور تم نے وہ کر کے اپنی آخرت بھی تباہ کرنا چاہتی ہو۔۔۔زیان نے ہمیشہ کی طرح نرم لہجے میں کہا یہی تو اس کی شخصیت کی خاصیت تھی۔۔۔۔

ساہرا حیران ہی ہوئی تھی نفرت کے بجائے اتنی ہمدردی اس کے لیئے۔۔۔کیوں , یہ وہ ڈیزرو و نہیں کرتی ۔۔۔

"میں تمہاری اور عاشر کی گنہیگار ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہی ئے تھا, میں محبت میں خود غرض ہو گئی تھی کتنی زندگیاں تباہ کر دیں۔۔ تمہاری, عاشر کی, اپنی, اپنے بچوں کی۔۔۔ میری بھی بھلا معافی ہو سکتی ہے ۔۔۔۔ سماہرا نے درد سے چور لہجے میں کہا۔۔۔

"ہو سکتی ہے ہر گناہ کی معافی ہو سکتی ہے انسان خطا کا پتلا ہے... جب تک زندہ ہیں غلطیاں بھی کریں گے احساس ہونے پر معافی بھی مانگیں یہی زندگی کی حقیقت ہے۔۔۔ نکل آؤ خود اذیتی سے اگے بڑھو زندگی یہیں پر ختم نہیں ہوتی ابھی اور بھی امتحان ہیں اس کے سماہرا, تم کل بھی سب کے لی ئے اہمیت رکھتی اج بھی رکھتی ہو۔۔۔ تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں تمہارے ماں باپ میں, تمہیں کچھ ہوا وہ بھی مر جائیں گے ایسا مت کرو ۔۔۔ زیان نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

"مجھے معاف کر دو زیان میں نے تمہیں بہت دکھ دی ئے ہیں مجھے معاف کر دو۔۔۔ عاشر سے بھی ابھی معافی مانگنی ہے۔۔۔ سماہرا نے کہا۔۔۔

"میں نے تمہیں معاف کیا اور انشاء اللہ جلد عاشر بھی کر دے گا۔۔۔ زیان نے دل سے کہا۔۔۔

"میں بہت شرمندہ ہوں محبت کے اس جنون سے, میں نے محبت جیسے پاک جذبے کو رسوا کیا ہے زیان۔۔۔ سماہرا کے لہجے میں دکھ تھا۔۔۔

"ایسے مت کہو, محبت بے اختیاری عمل ہے جیسے اج تک تم اس میں بھٹک رہی ہو۔۔۔ اس میں ہمارا اختیار نہیں ہوتا پتہ نہیں کب کس لمحے کسی سے ہو جائے بلکل پتا نہیں چلتا۔۔۔ قصور تمہارا نہیں میں سمجھ سکتا ہوں اس درد کو۔۔۔ زیان کا لہجہ آخر میں یاسیت بھرا ہو گیا۔۔۔ بھاری لہجے میں کہتا ہوا اج بھی وہ اس کا دل دھڑکا رہا تھا پر اس کے آخری لفظوں پر وہ چونکی۔۔۔

"تو کیا تم بھی۔۔۔ وہ حیران ہی تو ہوئی تھی۔۔۔

"تم نہیں بچ پائی تو میں کیسے بچ سکتا ہوں اس جذبے سے۔۔۔ جسے میں چاہتا ہوں اسے بھی کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔۔ایک بات یاد رکھنا ساہرا محبت کرنا تو ہمارے اختیار میں ہے پر اسے حاصل کرنا یا نہ کرنا تو وہ خدا کی دین ہے جس پر وہ مہربان ہو۔۔۔ ہم نے اپنے حصے کی محبت کر لی ہے اور ہم اسے حاصل نہیں کر سکتے یہ بھی ہمیں سمجھنا ہو گا۔۔۔ بسسس اتنا سمجھ لو ساہرا، زندگی آسان ہو جائی گی۔۔۔

زیان نے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مریم کا معصوم چہرہ آنکھوں میں اترا یا اور جلدی سے خود کمپوز کیا اس نے۔۔۔

ساہرا کے اندر عجیب درد اٹھا اس کی تکلیف سوچ کر۔۔۔ وہ تو زیان کے لی ئے ہمیشہ سے دعا گو تھی۔۔۔ آج اسے محبت کی حقیقت سمجھ اگئی تھی اور یہ بھی کہ اسے اب کس کے لی ئے جینا ہے۔۔۔ اس کا مقصد صرف اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنا اور اپنے ماں باپ کے لی ئے جینا تھا۔۔۔ اسے زندگی کو جینے کا قرینہ دے گیا تھا وہ۔۔۔ اپنی خود ساختہ اذیتوں سے نکل آئی تھی وہ اج۔۔۔ اب سے زندگی کے ساتھ وہ بھی مسکرائے گی۔۔۔ اب صرف نام کو گزارے گی نہیں زندگی بلکہ جی ئے گے اسے اپنے مان باپ کے ساتھ۔۔

@@@@@@@@

اگلے دن شام کو وہ گھر ایا اک عجیب بوجھ خود پر محسوس کر رہا تھا کتنی آسانی سے زیان نے معاف کر دیا اسے ۔۔۔ نوشابہ بھابھی نے ٹھیک کہا تھا وہ ایک قدم بڑھائے گا زیان دو قدم اگے آئے گا۔۔۔ دل بوجھل ہو گیا تھا عاشر کا۔۔۔ وہ دوستی کے امتحان میں فیل ہو گیا تھا زیان تو ہمیشہ کی طرح سرخرو رہا۔۔۔

"عاشر کیا ہوا، زیان سر سے اپ کی بات ہوئی۔۔۔ مریم نے فکر سے پوچھا۔۔۔ وہ چاہتی تھی یہ ٹیشن بھی اس کی جلد دور ہو جائے اس لی ئے اس کا اداس چہرہ دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔۔۔

"ہاں بات ہوئی اور اس نے مجھے آرام سے معاف کر دیا جیسا بھابھی نے کہا تھا ویسا ہوا۔۔۔پر خود کی نظروں میں گر گیا ہوں میں مریم, اسے اتنا جلدی معاف نہیں کرنا چاہیے تھا کچھ تو کھری کھوٹی سناتا کچھ تو میرے دل کا بوجھ ہلکہ ہوتا پر اس نے تو بڑھا دیا۔۔۔عاشر نے تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

مریم بغور اسے دیکھتی رہی۔۔۔ مریم اس کا بریفکیس لے کر رکھنے لگی اسی لمحے عاشر کے کہے لفظوں نے اسے چونکا دیا۔۔۔وہ اس کے قریب ہوئی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے تم بھی مجھے چھوڑ کر چلی جاؤ میں اس لائق نہیں, میں اچھا دوست نہیں بن پایا, نہ اچھا بھائی, نہ اچھا باپ, تم بھی چلی جاؤ مریم تم بھی چلی جاؤ چلی جاؤ میں اچھا شوہر نہیں بن سکتا نا ہی بن پاؤں گا۔۔۔عاشر نے اسے خود سے دور کیا۔۔۔ مریم جو اس کا بوجھ ہلکہ کرنے کا سوچ بیٹھی تھی اس کے یہ لفظ سن کر دنگ رہ گئی۔۔۔

"مجھ جیسا ادھورا شخص کسی کو کچھ نہیں دے سکتا سمجھی ابھی وقت ہے چلی جاؤ۔۔۔خدا کا واسطہ ہے چلی جاؤ ۔۔۔عاشر نے اور شدت سے کہا وہ دنگ ہی رہ گئی تھی اس کی بات سن کر۔۔۔

"کیا کہا دوبارہ کہیں, چلی جاؤ۔۔۔ مریم نے شاک لہجے میں کہا۔۔۔

"ہاں ہاں چلی جاؤ ابھی وقت گیا نہیں چلی جاؤ چلی جاؤ خدا کا واسطہ ہے چلی جاؤ۔۔۔وہ ہذیاتی انداز میں چلایا

۔۔۔

وہ رخ موڑ گیا۔۔۔

مریم نے اس کے سامنے ہوئی اور کالر سے دبوچا اور کہا۔۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسی بکواس کرنے کی۔۔۔وہ اپ سے سیدھا تم پر آگئی تھی۔۔

"نہیں جاؤں گی کبھی نہیں جاؤں گی, اپ کے ساتھ رہوں گی خوش بھی رہوں گی, دیکھتی ہوں کیسے کرتے ہیں مجھے خود سے دور۔۔۔اپ کی بھی جان لوں گی اپنی بھی لے لوں گی, دماغ خراب ہو گیا ہے اپ کا سمجھے , سیدھا کرنا بھی خوب جانتی ہوں آپ کو خود سے دستبرداری نہیں کرنے دوں گی۔۔۔ سمجھے۔۔۔ سمجھے یا نہیں۔۔۔

اس کی کالر کو جھٹکا دے کر دوبارہ مریم نے ہو چھا جیسے تصدیق چاہ رہی ہو ایسا ہی ہے نہ۔۔۔

"سنائی نہیں دیا جو جواب نہیں دے رہے۔۔۔ مریم ایک بار پھر چلائی۔۔۔عاشر نے نظر اٹھا کر دیکھا جس میں حیرت تھی اس کے ریکشن پر۔۔۔

"نہیں چھوڑوں گا اتنا حق جتانے کے بعد بلکل بھی نہیں۔۔۔عاشر کا اتنا کہنے کی دیر تھی وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔۔وہ اس کی پیٹھ تھپکنے لگا۔۔۔دونوں کو تکلیف تھی اپنی اپنی جگہ پر

۔۔۔۔

"پھر کیوں چھوڑنے کی بات کی آپ نے ایسا خیال بھی کیوں آیا آپ کو۔۔۔ مریم نے اس کے سینے سے سر اٹھا کر کہا۔۔۔

"تم سے زبردستی تعلق بنانے کی شرمندگی جو تھی اسی لیے تمہیں موقع دینا چاہ رہا تھا۔۔۔مجھے معاف کر دو سچ میں سب سے زیادہ تم سے اور زیان سے ہی شرمندہ ہوا ہوں دونوں کو بہت تکلیف دے چکا ہوں۔۔۔ زیان کی آنکھوں میں تمہارے لیئے بے پناہ محبت دیکھی ہے میں نے۔۔۔ آخر میں وہ اعتراف کرنے سے خود کو روک نہ پایا وہ کہے گیا بے ساختہ۔۔۔ ہر مریم ذرہ نہ چونکی کیونکہ وہ پہلے سے ہی باخبر تھی اس سے

۔۔۔

"عاشر یہ بکواس مجھ سے نہ کریں, مجھے صرف اپ سے محبت ہے سمجھے۔۔۔ ہمارے تعلق سے محبت ہے ۔۔۔ مجھے کسی اور کی محبت کی ضرورت نہیں مجھے صرف اپ کی ضرورت ہے۔۔۔ مریم نے پہلے لفظ چڑ کر کہے تھے پر آخری لفظوں میں گذارش تھی عاشر سے۔۔۔ مشرقی عورت کا اصل روپ لگی مریم, عاشر کو ۔۔۔ جو صرف اپنے شوہر کی ہی ہے۔۔۔

چند لمحے خاموشی کی نظر ہو کر گزرے۔۔۔ عاشر نے اس کا سر سینے سے اٹھایا اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔۔۔

"میں ساہرا کو کبھی اس تعلق سے ازاد نہیں کروں گا یہ رشتہ اس کی سزا ہے مرتے دم تک اسے یہ سزا جھیلنی ہے۔۔۔ نہ اسے بساؤں گا۔۔۔ کیا پھر بھی تم رہو گی میرے ساتھ مریم۔۔۔ عاشر نے اپنا ارادہ بتا کر اس سے سوال کیا۔۔۔

"عاشر وہ اپ کا اور ساہرا کا معاملہ جس پر میں کچھ کہے نہیں سکتی نا مجھے کہنے کا حق ہے۔۔۔ پر اگر میری رائے جاننا چاہیں گے تو کچھ کہوں گی۔۔۔ مریم نے بغیر جھجھکے اس آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔۔

" ہممم کہو, میں تمہیں سننا چاہتا ہوں۔۔۔ عاشر نے اجازت دی۔۔۔

"عاشر جو اپنی موت آپ مر رہا ہوں اسے تم کیا سزا دو گے سزا تو اسے دینی چاہیئے جسے اپنی غلطی کا احساس نہ ہو۔۔۔ جو پہلے ہی سزا بھگت رہا ہو اپنے ضمیر کی عدالت میں اسے سزا دے کر آپ کو کوئی سکون اور تسلی نہیں ملنے والی۔۔۔ آپ نے زیان کی آنکھوں میں محبت دیکھی ہے نا ایک بار ساہرا کی آنکھوں میں بھی ضرور دکھیۓ گا میں نے اس کی آنکھوں میں تکلیف درد اذیت دیکھی تھی۔۔۔ مریم نے سکوں سے اپنی بات واضع کی۔۔۔

مریم کے کہے لفظوں نے عاشر کے اندر ایک قیامت برپا کر دی۔۔۔اس کی انکھوں میں سب لمحے اتر آئے جب سماہر اگھٹ گھٹ کے رویا کرتی تھی تڑپا کرتی تھی اس کی تڑپ بے چینی سب یاد تھا اسے ہر لمحہ اذیت میں رہتی تھی جسے وہ زیان کی دی اذیت سمجھتا رہا حقیقتاً وہ اس کا اپنا گلٹ تھا۔۔۔ہاں وہ اپنے گلٹ میں ہی جی رہی تھی۔۔۔عاشر نے خود سے اعتراف کیا۔۔۔

"تم ٹھیک کہے رہی ہو مریم , مجھے کیا ملے گا اسے زبردستی خود سے باندھے رکھنے پر , اسے میں کیا سزا دوں جو خود جھیل رہی ہے پہلے سے ہی سزا , جب زیان مجھے معاف کر چکا ہے تو میں بھی سماہر اکو معاف کر کے خود کو اس بوجھ سے آزاد کر دوں جو ایک عرصے سے میں نے خود پر رکھا ہوا ہے۔۔

وہ حیران ہوئی عاشر کی بات پر۔۔۔کچھ لمحوں کی خاموشی بعد وہ اس کے ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔۔۔

"جانے میری کونسی نیکی کا ثمر ہو تم مریم جو اللہ نے مجھے تم سے نوازا ہے۔۔۔عاشر نے اسے خود سے لگایا۔۔۔اج سب بوجھ دلوں سے ہٹ گئے زندگی پر سکوں سی لگنے لگی تھی اسے۔۔۔دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور محبت ان دونوں پر مسکرائی۔۔۔

آخر ان کا ہجر ختم ہوا۔۔۔

ختم شُد